حدیثِ نبوی

علامہ سید عبدالحی حسنیؒ

محمد الحسنی ٹرسٹ
تکیہ کلاں، رائے بریلی

حدیثِ نبوی

یعنی

رسول اللہ ﷺ کی اخلاقی و معاشرتی تعلیمات کا مجموعہ

از : حضرت مولانا حکیم سید عبد الحیٔ حسنی رحمۃ اللہ علیہ
(والد ماجد حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ : مولانا شمس الحق ندوی
مدیر تعمیر حیات، استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ترتیب : مولانا عمار حسنی ندوی
مہتمم مدرسہ مظہر الاسلام بلوچ پورہ لکھنؤ

طابع و ناشر

محمد الحسنی ٹرسٹ

تکیہ کلاں، دائرہ شاہ علم اللہ، رائے بریلی (یوپی)

بار اوّل

۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱ء

نام کتاب	:	حدیث نبوی
نام مؤلف	:	حضرت مولانا سید عبدالحی حسنیؒ
نام مترجم	:	مولانا شمس الحق ندوی
نام مرتب	:	مولانا عمار حسنی ندوی
صفحات	:	
طباعت	:	کاکوری آفسٹ پریس لکھنؤ
کمپوزنگ	:	ناشر کمپیوٹر امین آباد لکھنؤ۔ فون : 281223
تعداد	:	۲۰۰۰ (دو ہزار)
ہدیہ	:	
اسٹاکسٹ	:	ندوی بک ڈپو لکھنؤ
ناشر و طابع	:	محمد الحسنی ٹرسٹ، رائے بریلی (یوپی)

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ کی توفیق پر محمد الحسنی ٹرسٹ سراپا، سپاس اور تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہے۔ جس نے سب سے پہلے "قرآنی افادات" کی طباعت کی سعادت حاصل کی، اور قارئین نے بھی اس کی دل کھول کر پذیرائی کی، اور تیسرے ایڈیشن کی ضرورت پیش آگئی۔

اس نفع بخش اور عظیم و جلیل تحفہ کے بعد "حدیث نبوی" پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، جو "قرآنی افادات" کے مؤلف مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے والد ماجد حضرت مولانا حکیم عبدالحی صاحبؒ کے انتخاب کردہ مجموعہ احادیث "تہذیب الاخلاق" کا ترجمہ ہے جس کے عالم عرب میں کئی ایڈیشن شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں، اور یہ کتاب ہمارے یہاں کے مدارس میں بھی داخل نصاب ہے اس کا اردو ترجمہ ذیلی عنوانات اور مختصر حاشیہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کو قبول فرما کر اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ اور عام قارئین کے لئے نافع بنا کر زیادہ سے زیادہ حضرات کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمہ مکرم و محترم مولانا شمس الحق صاحب ندوی مدظلہ العالی نے کیا تھا، جو تعمیر حیات میں بالاقساط شائع ہوتا رہا، لیکن بعض موانع کی وجہ سے اس کو کتابی شکل میں شائع کرنے میں کافی تاخیر ہوئی، عزیزی مولوی عمار حسنی سلمہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی عنوانات لگائے اور جو احادیث "معارف الحدیث" اور زادِ سفر میں مل گئیں ان کا ترجمہ بھی وہیں سے لے لیا۔ عبادات سے متعلق حصہ کو اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے جو ان شاء اللہ بعد میں الگ سے شائع کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو ان کی خدمت کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ علم اور دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ (آمین)

والسلام

ناشر

۲۰؍ صفر ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از :- حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین محمد وآلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں بعثت نبوی کے بنیادی مقاصد اور اہم ترین فوائد چار آیتوں میں بیان فرمائے ہیں، پہلی آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی زبانی ارشاد ربانی ہے :

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (البقرۃ، آیت:۱۲۹)

اے ہمارے رب بھیج ان میں ان ہی میں سے ایک رسول جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بے شک تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

دوسری آیت میں نعمتوں کی تذکیر کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے :

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (البقرۃ، آیت:۱۵۱۔۱۵۲)

جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا تم ہی میں سے جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

تیسری آیت میں ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

بے شک احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مومنین پر جبکہ اس نے ان میں ایک رسول بھیجا ان ہی میں سے جو انکو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انکا تزکیہ کرتا

وَاِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ۔
(آل عمران، آیت: ۱۶۴)

ہے اور انکو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے گرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

چوتھی آیت میں ارشاد ہے :

هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُم یَتْلُوا عَلَیْهِم آیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِم وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ۔
(الجمعہ، آیت: ۲۔۴)

وہ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انھیں میں کا ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے گرچہ وہ لوگ اس سے قبل کھلی گمراہی میں تھے۔

ان چاروں آیتوں میں بعثت کے چار بنیادی مقاصد بیان کئے گئے ہیں (۱) تلاوت۔ (۲) تعلیم کتاب۔ (۳) تعلیم حکمت۔ (۴) تزکیہ نفوس۔ یہی دعوت دین کے چار اہم اور بنیادی ارکان ہیں اور اسی سے اصلاح و تربیت کے میدان میں اعجاز نبوی ظاہر ہوتا ہے، ان کے علاوہ جتنے بھی احکامات اور قوانین ہیں وہ سب انھیں کی تکمیل کے طور پر ہیں۔

تہذیب اخلاق اور تزکیہ نفوس کی دعوت نبوی میں بڑی اہمیت رہی ہے اور بڑے وسیع پیانہ پر آپ ﷺ نے اس کو اجاگر فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں عام طور پر حکمت کا لفظ اخلاق فاضلہ اور اسلامی آداب کے لئے استعمال ہوا ہے، سورہ اسراء میں پندرہ اسلامی صفات بیان کی گئی ہیں۔، پھر اخیر میں ارشاد ہے :

ذٰلِكَ مِمَّا اَوْحٰی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِکْمَةِ۔
(الاسراء، آیت: ۳۹)

یہ ان چیزوں میں سے ہے جسکی وحی کی گئی آپ کی طرف آپکے رب کی جانب سے حکمت میں سے۔

حضرت لقمان علیہ السلام کے ذکر میں ارشاد ہوتا ہے :

وَلَقَدْ آتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ۔
(لقمان، آیت: ۱۲)

اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔

اس کے بعد اخلاق عالیہ اور صفات حسنہ کی تعلیم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام کی تعلیمات کا سرچشمہ ان کی وہ حکمت تھی جو ان پر اللہ کی ایک خاص نعمت تھی۔ اس کے علاوہ متعدد آیات میں اخلاق و صفات کے لئے حکمت کا استعمال ہوا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی اصطلاح میں حکمت کا اخلاق سے خاص ربط ہے۔ اور ان میں سے ایک کا وجود دوسرے کے بغیر ناممکن ہے۔ آپ ﷺ نے اخلاق کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے اور اس کو مقاصد بعثت میں شمار فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔ — مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ میں مکارم الاخلاق کی تکمیل کروں۔

خود آپ ﷺ کے بارے میں ارشاد ہے:

إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ — آپ بلند اخلاق والے ہیں۔

صحابہ کرام کی جماعت آپ ﷺ کے بلند اخلاق کا پرتو تھی۔ آپ کی صحبت کیمیا اثر سے ان کے اندر وہ بلند اخلاق پیدا ہوگئے تھے جن کا تصور بھی کسی جماعت بشر میں مشکل ہے خود اس کی شہادت قرآن مجید میں موجود ہے ارشاد ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ۔ (الحجرات، آیت: ۷۔۸) — اور لیکن اللہ نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈال دی اور نفرت ڈال دی کفر کی گناہ کی اور نافرمانی کی۔

آپ ﷺ نے بھی اس کی شہادت دی فرمان نبوی ہے:

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔ — میری امت کے بہترین لوگ میری صدی کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں گے (یعنی دوسری صدی) پھر جو ان کے بعد ہوں گے (یعنی تیسری صدی)۔

دوست و دشمن سب اس کے معترف ہوئے، تاریخ میں ان کے مکارم اخلاق، فضائل اعمال، حسن سیرت و اخلاق کے ایسے نمونے موجود ہیں جو نادر الوقوع بھی ہیں اور قابل فخر بھی

اور یہ سب آپ کی تربیت اور صحبت کا صدقہ تھا۔ اور آج بھی جو اخلاق و کردار کا وجود ہے وہ سب اسی در کا طفیل ہے۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے ۔ یہ سب پودا انہیں کی لگائی ہوئی ہے

زمانہ نبوت میں براہ راست استفادہ کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے اقوال وافعال کے ذریعہ (جسکو اصطلاح میں علم حدیث سے تعبیر کیا جاتا ہے) یہ سلسلہ چلتا رہا، ایمان کی تازگی، دلوں کی زندگی، نفوس کے تزکیہ اور اخلاق فاضلہ کے حصول کا یہی سب سے زیادہ مفید اور اہم ذریعہ تھا۔

ابتدائی صدیوں میں جب حدیث کی تدوین کا کام ہوا تو مختلف موضوعات سے متعلق احادیث جمع کی گئیں۔ اور خاص طور پر احادیث احکام پر توجہ مرکوز کی گئی، اس کے بعد اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ احادیث یکجا کی جائیں جو تہذیب اخلاق اور تزکیہ نفوس کے باب سے تعلق رکھتی ہیں علماء نے اس طرف توجہ کی اور متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔ لیکن ان میں سر فہرست تین کتابیں ہیں جن کو قبول عام اور اوج تام حاصل ہوا، ان میں پہلی کتاب امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری کی "الأدب المفرد" (۱) ہے دوسری کتاب امام منذری کی "الترغیب والترھیب" ہے جو ضخیم چار جلدوں مین طبع ہوئی ہے تیسری اس سلسلہ کی مقبول ترین کتاب امام نووی کی ریاض الصالحین" (۲) ہے جو بہت سے مدارس میں داخل نصاب ہے، لیکن اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ طلبہ مدراس کے لئے اس سے مختصر اور سہل کتاب ہو جس سے استفادہ آسان ہو، اور وہ مندرجہ بالا کتابوں کے لئے مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہو۔

راقم کے علم میں تھا کہ والد ماجد مولانا حکیم سید عبد الحی حسنیؒ نے اس موضوع پر ایک مختصر اور جامع کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اس کا نام انھوں نے "تلخیص الاخبار" رکھا تھا، اور

---

(۱) اس کتاب کا شستہ اردو زبان میں مولانا عبد القدوس ہاشمی ندوی نے ترجمہ کیا ہے اور وہ شائع بھی ہوا ہے۔

(۲) اسکا اردو ترجمہ راقم کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ تسنیم صاحبہ نے کیا ہے اور وہ زاد سفر کے نام سے مقبول ہے۔

"منتھی الافکار" کے نام سے دو جلدوں میں اس کی نفیس شرح بھی فرمائی تھی، راقم نے محسوس کیا کہ اس کتاب سے خلا بہتر طریقہ پر پُر ہو سکتا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے "تہذیب الأخلاق" کے نام سے کتاب شائع کی گئی اور مدارس میں داخل نصاب ہوئی (۱)۔

یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے، اور مصنف کتاب کے حفید سعید برادر زادہ عزیز مولوی محمد الحسنی مرحوم کے نام پر قائم ٹرسٹ سے یہ کتاب شائع ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرمائے۔

أبو الحسن علی الندوی

۶/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

---

(۱) ترجمہ از عربی و تلخیص: مولوی بلال عبد الحی حسنی ندوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مولانا محمد رابع حسنی ندوی

ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء

اسلام اور دوسرے ادیان کے درمیان ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ اسلام اپنے ماننے والے کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ وہ صرف بعض عقیدوں اور عبادت کی صرف بعض شکلوں میں محدود نہیں، وہ صحیح معنوں میں دین ہے جس کے معنی عربی میں زندگی کا معمول اور طریقہ کار ہے اور انسان کا وہ عمل ہے جو وہ اپنی پسند اور اپنے مقصد سے کرتا ہے۔ اس طرح عربی میں دین کے لفظ کا استعمال انسان کی زندگی میں اختیار کردہ طریقوں کا احاطہ کر لیتا ہے اور اسلام میں دین کا مفہوم اسی وسعت میں اختیار کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی آیت ہے کہ ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ کہ اللہ کے یہاں دین تو اسلام ہے۔ یعنی زندگی کا وہی طور طریق قابل قبول ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ﴿ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناًفلن یقبل منه ﴾ کہ جو شخص اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں کے علاوہ طریقوں کو اختیار کرے گا تو وہ منظور نہیں کیا جائے گا۔ اور اسلام کا بتایا ہوا طور و طریق وہ طور و طریق ہے جو ہم کو قرآن مجید سے پھر آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے برتے ہوئے اور بتائے ہوئے احکام اور عمل سے پہونچا ہے اور وہ ہے اللہ کو خدائے واحد مان کر اس کی مرضی اور اس کے حکم کے مطابق طریقہ زندگی اختیار کرنا، دوسرے معنوں میں اپنے کو خدائے واحد کے حکموں اور مرضیات کے حوالہ کر دینا ہے، اور یہی اسلام کے لفظ کے معنی بھی ہیں اور مسلمان سے یہی مطلوب بھی ہے کہ

وہ خود کو اپنے پروردگار کے حوالہ کردے یعنی اپنی مرضی کو اس کی مرضی کا تابع کردے۔

یہ بات اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں مذہب کا مطلب ایک یا کئی خداؤں کو مانتے ہوئے صرف ایک متعین طریقہ سے ان کی عبادت کرلینا ہے۔ ان کے یہاں مذہب زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے لئے کوئی متعین احکام نہیں رکھتا ہے لیکن اسلام میں صرف ایک محدود عقیدہ اور کچھ متعینہ شکلوں کی عبادت ہی نہیں بلکہ عقیدہ وعبادت کے ساتھ ساتھ معاملات ومعاشرت اور اخلاق کے لئے خصوصی ہدایات اور رہنمائیاں ہیں اس میں عدل وانصاف، اخلاق کی درستگی اور نیکی، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، ظلم وزیادتی سے گریز، بے حیائی اور گندی باتوں سے پرہیز، شرافت وانسانی خوبیوں کو اختیار کرنا ہے۔ یہ تمام باتیں اسلام میں دین کے اندر ہی داخل ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں جگہ جگہ انبیاء علیہم السلام کے تذکرہ میں آتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو صرف اللہ کی عبادت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنے والدین کیساتھ اچھا برتاؤ کرو، کہیں آتا ہے کہ ناپ وتول میں بے ایمانی نہ کرو۔ اور کہیں آتا ہے کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اسی طرح اسلام نے دین کو پوری انسانی زندگی پر پھیلا دیا ہے اور زندگی کو اس کا پابند بنایا ہے۔ جس کا بیان قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر آیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے کلام یعنی حدیث شریف میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام نے زندگی کے تمام پہلوؤں کو دین کے احاطے میں کر دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''**المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه**'' کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی زیادتی سے تمام مسلمان محفوظ رہیں اور ہجرت کرنے والا دراصل وہ ہے جو ان تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے اسی طرح اسلام کے ماننے والے کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اللہ اور اس کے رسول کا کیا حکم ہے اور کیا طریقہ کار ضروری اور مفید ہے اس کی

تفصیل ہم کو رسول اللہ ﷺ کی ہدایات اور احکامات میں ملتی ہے۔ اور یہ احکامات آپ کی احادیث میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ کی نبوی زندگی ۲۳ سال ہوئی۔ ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں جو آپ نے دین کی دعوت و تبلیغ میں صرف کئے اور اس کے سلسلہ میں لوگوں کی بے اعتنائی، ایذا رسانی اور دھمکیوں کو برداشت کرنے میں گذارے، آپ نے یہ سب برداشت کیا، کوئی جواب نہیں دیا بلکہ قرآن کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے جو اس مرحلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ کہ نماز (یعنی عبادات الٰہی) کو ادا کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔ یعنی کسی کی شرارت اور ایذا رسانی کا جواب نہ دو، انتقام نہ لو۔ حتیٰ کہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ آئے، پھر دس سال مدینہ منورہ میں لوگوں کو دین اسلام کی طرف متوجہ کرنے اور دین اسلام کی تفصیلات بتانے اور ان پر عمل کروانے میں گذرے۔ مدینہ منورہ پہونچ کر کفار کی زیادتیوں کا جواب دینے کی اجازت ملی اور کفار نے جب مسلمانوں پر حملے کئے اور جنگیں کیں تب آپ نے اپنے رفقاء کے ساتھ ان حملوں اور جنگوں کا مقابلہ کیا۔ اور بہادری اور غیرت دینی اور اسلام کو سر بلند رکھنے والے جذبہ سے کام لیا اور ان جنگوں میں بھی اعلیٰ انسانی اقدار کا لحاظ رکھا۔ یہ سب آپ کے رفقاء اور ساتھ دینے والوں (صحابہ کرامؓ) نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کانوں سے سنا اور ان سب پر عمل کیا اور اپنے بعد والوں کو سنایا، بتایا، پھر ان کے سننے اور دیکھنے والوں نے اپنے بعد کے لوگوں کو بتایا اور سنایا اور یہ سب حدیث شریف کے ذخیروں میں محفوظ ہو گیا۔ حدیث کے معنی گفتگو اور باتوں کے ہیں۔ حدیث رسول کا مطلب رسول کی باتیں اور گفتگو کے ہوئے اور یہ سب گفتگو اور باتیں دین اسلام کی باتیں ہوئیں۔

رسول کی باتیں ارشادات اور ہدایات میں وہ ذخیرہ ہے جن سے دین اسلام اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ سامنے آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے اس طرح حدیث شریف اللہ تعالیٰ کے کلام ”قرآن مجید“ کے ساتھ اسلام کی تمام باتوں کا ذخیرہ اور خزانہ ہے۔ اسی لئے مسلمانوں کو اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق کرنے کے لئے حدیث کو سننا، پڑھنا اور معلوم کرنا ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور حدیث شریف اصلاً عربی زبان میں ہیں۔ حدیث شریف میں ایک حصہ تو حضور ﷺ کی ان ہدایات اور رہنمائی کا ہے جن کا تعلق زیادہ تر مذہب کے عبادتی اور معاملاتی پہلو سے ہے۔ اور یہ زیادہ تر فقہ کے نام سے اور مسائل عبادات واحکام الٰہی کے جاننے کے لئے با قاعدہ پڑھا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں دوسرا حصہ اخلاق وسیرت سازی سے تعلق رکھتا ہے اور ان کا اخلاق کی درستگی اور سیرت سازی میں اور انسان کی زندگی اور طور وطریق کو بہتر بنانے اور ترقی دینے میں بڑا کردار ہے۔ حدیث شریف کے مسائل عبادت واحکام فقہ تو کوئی بھی عالم دین حسب ضرورت وطلب بتاسکتا ہے اور مدرسہ میں پڑھا سکتا ہے اور یہ سلسلہ الحمد للہ دور اول کے بعد ہی سے قائم چلا آرہا ہے لیکن دوسرا پہلو جو اخلاق کی درستگی اور سیرت سازی کا ہے اس کے لئے حضور ﷺ کی احادیث طیبہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے کیونکہ اصلاح باطن اور تقویٰ اور خوف خدا سب سے زیادہ خوف آخرت سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے لئے حدیث شریف میں بڑا ذریعہ اور اس کے مضامین اس کا بڑا ذخیرہ ہیں۔

عربی میں تو اس موضوع پر کئی تصانیف ہیں لیکن اردو میں اس کا انتظام بہت کم تھا ابھی ایک تھوڑی مدت ہی گذری کہ طریق نجات کے نام سے حدیث شریف کا ایک انتخاب پھر "زادِ سفر" کے نام سے دوسرا ترجمہ احادیث سامنے آیا جو عربی کے ایک اہم مجموعہ احادیث "ریاض الصالحین" کا ترجمہ ہے، طریق النجات اور زادِ سفر کے علاوہ کئی مفصل اور شرح کے ساتھ منتخب احادیث کے ترجمے کئے گئے جیسے معارف الحدیث وغیرہ، لیکن بعض پہلوؤں کے اعتبار سے "طریق النجات" اور "زادِ سفر" کے بعد یہ تیسرا مجموعہ اردو میں پیش کیا جارہا ہے جو ایک بڑے عالم دین مولانا سید عبدالحی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے جمع کردہ مجموعہ احادیث کا اردو ترجمہ ہے جو ندوہ کے ایک بڑے استاد مولانا شمس الحق صاحب ندوی نے کیا ہے اور مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے فرزند اکبر کے پوتے مولوی عمار عبد العلی حسنی ندوی نے ذیلی عنوانات اور ضروری حواشی تحریر کئے۔اس طرح یہ مجموعہ طباعت کے لئے تیار کر لیا ہے۔

مولانا سید عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ تقریباً موجودہ دور ہی میں تھے اس لئے ان کے مجموعہ میں وقت کی ضرورت اور موجودہ مسلم نسل کی اہلیت کی بڑی رعایت ہے۔چنانچہ یہ مجموعہ موجودہ دور کے لئے بڑا سازگار ہے۔اس طرح اردو داں مسلمانوں کے لئے یہ ایک مفید کام انجام پا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی

از مولانا ڈاکٹر عبدالعلی حسنی ندوی۔ایم،بی،بی،ایس

عالم محقق، مورخ کبیر مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب حسنی رحمۃ اللہ علیہ رائے بریلی کے خانوادۂ سادات کے چشم وچراغ ہیں، یہ وہ سادات کا خاندان ہے جس کے مورث اعلیٰ شیخ الاسلام سید قطب الدین محمد المدنی ہندوستان آئے، یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حقیقی بھانجے تھے، اور جلیل القدر اولیاء اللہ میں سے تھے، سلطان قطب الدین ایبک آپ کا مرید تھا، آپ کو رویائے صادقہ میں بارگاہ نبویؐ سے حکم ملا کہ ہندوستان جاکر ظلمت کفر مٹائیں، چنانچہ آپ چھٹی صدی کی ابتداء میں ہندوستان تشریف لائے، اور دعوت اسلام کا عظیم کام اور جہاد کر کے اس ظلمت کدہ کو نور اسلام سے منور کیا، آپ کی اولاد میں اتنے علماء واولیاء پیدا ہوئے کہ کم خاندانوں میں ہوئے ہوں گے، ان میں حضرت سید شاہ علم اللہؒ (جن کی اتباع سنت میں نظیر نہیں تھی) اور پھر حضرت سید احمد شہیدؒ کو زیادہ شہرت و مقبولیت ملی، حضرت سید صاحب شہید قدس سرہ کے انفاس قدسیہ سے جو فائدہ پہونچا ہے، اس کی دور دور نظیر نہیں۔

اس سلسلہ کی ایک مبارک کڑی مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب (سابق ناظم ندوۃ العلماء) کی ذات گرامی ہے، آپ ۱۸/رمضان المبارک ۱۲۸۶ھ (۲۲/دسمبر ۱۸۶۹ء) میں اپنے وطن دائرہ شاہ علم اللہؒ (تکیہ کلاں) بیرون شہر رائے بریلی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مولانا حکیم سید فخر الدین ایک یگانۂ روزگار فاضل، متبع سنت بزرگ اور شاعر بھی تھے، خیالؔی تخلص کرتے تھے، نانی

صاحبہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں اور نہایت خدا رسیدہ، عابد و زاہد خاتون تھیں، آپ خیر و صلاح کے ماحول میں علماء، بزرگوں کی گود میں پروان چڑھے بڑی سلیم فطرت اور پاک صاف طبیعت پائی تھی، آپ کے بڑے بیان کرتے تھے کہ بچپن سے ہی نہایت سنجیدہ مزاج، خاموش اور متین تھے، نہ کبھی شرارت کی، نہ کسی کا دل دکھایا، نہ کسی سے لڑے جھگڑے، کھیل کود کی طرف زیادہ طبیعت راغب نہیں ہوتی تھی، نہ کسی کی شکایت کرتے تھے، نہ کسی کو ضرر پہونچنے دیتے تھے، کوئی بدزبانی بھی کرتا تو خاموش رہتے، اور کچھ کہتے نہیں تھے۔

جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی بزرگوں سے پائی پھر لکھنؤ آئے اور وہاں کے مشہور علماء سے منقولات و معقولات کی بعض اہم کتابیں پڑھیں، ان میں خصوصیت سے مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی اور مولانا سید امیر علی ملیح آبادی قابل ذکر ہیں، کانپور گئے وہاں حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، اور ان کی شفقتیں و محبتیں لیں، بھوپال جو کہ اس زمانہ میں علم و فضل کا مرکز بنا ہوا تھا، آپ گئے اور شیخ عبد الحق کابلی سے فیض اٹھایا، حدیث شریف کا درس شیخ حسین بن محسن انصاری یمنی سے لیا اور وہاں ان کے باکمال صاحبزادے شیخ محمد سے ادب اور افسر الاطباء حکیم عبد العلی سے طب پڑھا، دار العلوم دیوبند کے سابق صدر مدرس مولانا سید احمد دہلوی سے ریاضی پڑھی، اس کے بعد ایک علمی و تاریخی سفر دہلی کا کیا، اور دیوبند، گنگوہ، سہارنپور، سرہند بھی گئے، اور وہاں کے بڑے علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضری دی، میاں نذیر حسین دہلوی اور مولانا عبد الرحمٰن پانی پتی نے حدیث کی اجازت دی۔

آپ نے جس ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں، وہ ایسا روحانی تربیت گاہ تھا، جس سے ہزاروں تشنہ کام دور دور سے آکر سیراب ہوتے تھے، آپ غیر محسوس طور پر ان انوار سے بہرہ اندوز ہوتے رہے، یہی دبی ہوئی چنگاریاں تھیں، جنہوں نے فراغت تعلیم کے بعد شعلہ زن ہونا

چاہا، چنانچہ قطب عصر حضرت مولانا فضل رحمٰنؒ گنج مرادآبادی سے بیعت ہوگئے، اور مولانا کی توجہات لیں، لیکن جلد ہی ان کی وفات ہو جانے کی وجہ سے زیادہ استفادہ نہ کرسکے، چنانچہ منازل سلوک اپنے خسر حضرت شاہ ضیاء النبی صاحب اور اپنے والد ماجد اور شاہ عبد السلام صاحب حسینی ہنسوی کے بعض خلفاء کی خدمت میں طے کئے، اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، جو کہ مکہ معظمہ ہجرت کر چکے تھے، سے خط کے ذریعہ بیعت کی، اور اجازت بیعت وارشاد بھی پائی۔

آپ اصلاح معاشرہ، تبلیغ دین، اور اشاعت علم کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، ندوۃ العلماء کی تحریک جب شروع ہوئی، تو اس کے بنیادی اور اہم لوگوں میں آپ تھے، اور اس کے لئے بڑے جوش واستقلال اور ایثار ومحنت کے ساتھ اپنی خدمات پیش کیں، آپ کے خلوص استقلال اور معاملہ فہمی پر آپ کے علم وفضل کے اعتراف کے ساتھ تمام ارکان ندوہ کو بھرپور اعتماد تھا، آپ نے دار العلوم میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیئے، مولانا سید سلیمان ندویؒ اسی زمانہ کے طالب علم ہیں، ندوۃ العلماء میں ایک مدت تک بحیثیت مددگار ناظم کے کام کیا، پھر متفقہ طور پر ناظم چنے گئے، اور اس منصب پر ۸/ سال فائز رہے۔

آپ بڑے درجہ کے عالم، شیخ، مربی، اور مؤرخ تھے لیکن تمام علوم میں زیادہ دلچسپی و تعلق حدیث شریف سے تھا، اور اس کے لئے آپ اپنا زیادہ وقت صرف کرنا چاہتے تھے، اسی لئے حدیث کا مجموعہ مرتب کیا، اور سنن ابوداؤد پر حواشی بھی تحریر فرمائے، ذریعہ معاش کے حصول میں آپ اتنا ہی وقت لگانا چاہتے تھے، جس سے صحیح طور پر گذر بسر ہو سکے، اس میں انہاک نہیں چاہتے تھے، بلکہ بہتوں کا علاج بلا فیس کرتے تھے، اور یہ خیال بھی دل میں نہیں آنے دیتے تھے کہ آمدنی بڑھائی جائے، آپ کی سیرت توکل کا پورا مظہر تھی، خرچ کرنے میں بھی سنت کا پورا لحاظ فرماتے تھے، ذخیرہ نہیں کرتے تھے، روز کا روز خرچ کرتے تھے، اور کہتے کہ رزق کا ذمہ دار اللہ ہے۔

آپ کا مزاج خالص علمی و دینی تھا، دنیا سے جو کچھ تعلق تھا وہ کتب بینی اور تصنیف وتالیف

کا تھا،تنہائی پسند کرتے تھے، بے ضرورت ملتے جلتے نہیں تھے، کوئی بات زبان سے نہ نکالتے تھے، بے ضرورت نہ کسی کے یہاں جاتے نہ کسی کو بے ضرورت بلاتے، اگر کوئی آجاتا تو اچھے اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے، آپ اپنے معمولات کے بڑے پابند تھے، اس میں فرق نہ آنے دیتے تھے، قرض کی ضرورت پڑتی تو لیتے لیکن جلد ہی ادا کرنے کی کوشش کرتے، غریبوں اور بیکسوں کی ہمدردی وجذبۂ تعاون کا یہ عالم تھا، کہ اکثر مساکین و بیوگان کے وظائف ماہوار مقرر تھے، والدین کے انتہائی مطیع وفرمانبردار تھے ہی ان کے احباب و متعلقین کا بڑا خیال رہتا تھا، اور گھر میں اس کی تاکید بھی کرتے تھے، جس سے تکلیف پہونچتی اس کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتے۔

حافظہ کمزور تھا لیکن نہایت ذہین تھے، ذکاوت وفراست کا یہ حال تھا، کہ مخالف بھی آپ کی فراست سے ڈرتا تھا، ہر معاملہ کو شریعت کے ترازو میں تولتے تھے، نمود و نمائش سے آپ کی طبیعت کو تنفر تھا، کسی کا دل دکھانا جانتے ہی نہیں تھے، تقویٰ کا یہ حال تھا، کہ حرام ومشتبہ مال سے اللہ نے ہمیشہ بچائے رکھا، آخر عمر میں بس اب یہ تمنا تھی کہ وطن (تکیہ کلاں دائرہ شاہ علم اللہؒ) رائے بریلی میں جاکر ندی کنارے گوشہ نشیں ہوکر قرآن وحدیث کے درس میں اپنی عمر صرف کردیں لیکن ندوہ کی ذمہ داریوں اور مشغولیت نے اس کی اجازت نہیں دی، ندوہ کی نظامت کی ذمہ داری سنبھال کر ایک وصف اور کھل کر سامنے آیا، وہ دوسروں کے جذبات کا لحاظ اور ان کے اختیارات میں دخل نہ دینا اور اپنے اختیارات کے حدود میں دوسرے معتمدین سے مشورہ لینا۔

علمی وادبی صلاحیت خوب بڑھی ہوئی تھی، تاریخ سے بڑا لگاؤ تھا، خاص طور پر اسلامی ہندی تاریخ میں بلند پایہ رکھتے تھے، بلکہ اس شعبہ کے امام تھے، اس کی کھلی دلیل آپ کی مایہ ناز کتابیں "نزهة الخواطر" (جس میں ساڑھے چار ہزار اعیانِ ہند کا تذکرہ ہے) ۸ر جلدوں میں، اور "الثقافة الإسلامية في الهند" (جس میں ہندوستان میں انجام دئے گئے تمام اسلامی علوم

وفنون کا جامع تذکرہ ہے) اور "الهند في العهد الإسلامي" ہیں، اس کے علاوہ "یادایام" "شرح معلقه" "الغناء في الإسلام" "گل رعنا" آپ کی اہم تصنیفات ہیں اور "تهذیب الاخلاق" ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ کا ایک حسین ترین انتخاب ہے (۱)۔

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کی کتابوں میں مقبولیت رکھی ویسے ہی آپ کی اولاد کو بھی قبولیت و محبوبیت عطا فرمائی، بڑے صاحبزادے مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب ہیں جو ایک مدت ندوۃ العلماء کے ناظم رہے اور بڑے متبع السنت عالم وحاذق طبیب تھے، اور اللہ نے آپ کو اعلیٰ درجہ کی فراست و بصیرت عطا فرمائی تھی، ان کے ایک فرزند مولانا سید محمد الحسنی مرحوم تھے اور پانچ صاحبزادیاں۔

دوسرے صاحبزادے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو سلف کی یادگار، ملت کی آبرو، اور برکۃ العصر تھے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات کو خوب عام فرمائے۔ ان دو عالی مرتبت اور قابل فخر فرزندوں کے علاوہ دو صاحبزادیاں بھی اپنے پیچھے چھوڑی تھیں، ان میں بڑی صاحبزادی مولانا سید محمد ثانی مرحوم و مولانا سید محمد رابع صاحب و مولانا سید محمد واضح صاحب کی والدہ ہیں، رحمها الله تعالىٰ رحمة واسعة، "دوسری صاحبزادی سیدہ امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایک صاحب تصانیف بزرگ خاتون تھیں امام نوویؒ کی کتاب "رياض الصالحين" کا ترجمہ زادِ سفر کے نام سے کیا، جو بڑا مقبول عام ہوا، غفر الله لها ورفع درجاتها۔

(تلخیص مولوی محمود حسن ندوی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید کا بیان

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:-

﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

(بقرہ آیت۔ ۱۶۳)

اور تمہارا خدا ایک خدا ہے، بجز اس کے کوئی خدا نہیں، بے انتہا رحم و کرم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا۔

اور ارشاد ہے:-

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾

(بقرہ آیت۔ ۲۵۵)

اللہ (وہ ہے کہ) کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند۔

اور ارشاد ہے:-

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(آل عمران ۱۸)

اللہ کی گواہی ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اس کے اور فرشتوں اور اہل علم کی (بھی گواہی یہی ہے) اور وہ عدل سے انتظام رکھنے والا معبود ہے، کوئی معبود نہیں ہے بجز اس زبردست حکمت والے کے۔

اور ارشاد ہے:-

﴿قُلْ يَااَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْ اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّانَعْبُدَ اِلاَّ اللّٰهَ وَلَانُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَّلَايَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْ فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾
(آل عمران آیت۔۶۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف آجاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ پروردگار نہ ٹھیرائے پھر پس اگر وہ روگردانی کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:۔

﴿مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَاداً لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾
(آل عمران آیت۔۷۹)

کسی بشر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ تم میرے بندے بن جاؤ علاوہ اللہ کے بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) اللہ والے بن جاؤ (یہ) اس لئے (اور بھی) کہ تم پڑھاتے ہو کتاب (آسمانی) کو اور خود بھی (اسے) پڑھتے ہو۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّاهُوَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَارَطْبٍ وَّلَايَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ﴾
(سورۃ الانعام آیت۔۵۹)

اور اس کے پاس ہیں غیب کے خزانے انھیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا اور وہ ہی جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز مگر یہ کہ یہ سب روشن کتاب میں موجود ہے۔

اورارشاد ہے:-

﴿بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ. وَّخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴾

(سورہ الانعام آیت ۱۰۱-۱۰۲)

موجد ہے آسمانوں اور زمین کا، اس کے اولاد کہاں سے ہوسکتی ہے۔ درآنحالیکہ اسکی بیوی ہی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو خوب جانتا ہے، یہ ہے اللہ تمھارا پروردگار کوئی خدا نہیں بجز اس کے، ہر شئے کا پیدا کرنے والا۔ پس اسی کی عبادت کرو۔ اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔

اورارشاد ہے:-

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

(سورۂ الحشر آیت۔۲۲)

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا، وہی نہایت مہربان ہے، باربار رحم کرنے والا۔

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ. هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورۂ الحشر آیت۔۲۳-۲۴)

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سالم ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنیوالا ہے زبردست ہے۔ خرابی کا درست کرنے والا ہے۔ بڑا عظمت والا ہے۔ پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے۔ وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک ٹھاک بنانے والا ہے۔ صورت بنانے والا ہے۔ اسی کے اچھے اچھے نام ہیں۔ اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔

﴿اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الحَیُّ القَیُّوْمُ لاَتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلاَ نَوْمٌ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلاَّ بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَاخَلْفَھُمْ وَلاَیُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِہٖ اِلاَّ بِمَاشَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ وَلاَیَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَالعَلِیُّ العَظِیْمُ﴾

(سورۂبقرہ آیت ۲۵۵)

اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند۔ اس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ایسا ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے سفارش کرسکے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے۔ اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اس سب کو، اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتے سوا اس کے جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سجار کھا ہے آسمانوں اور زمین کو۔ اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں۔ اور وہ عالیشان ہے عظیم الشان ہے۔

ارشاد ہے:-

﴿قُلْ ھُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُواً اَحَدٌ﴾

(سورۂالاخلاص)

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

اور ارشاد ہے:-

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الاَرْحَامِ وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ مَاذَا تَکْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِیْ

بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا

نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾
(سورۂ لقمان آیت ۳۴)

عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے خبر رکھنے والا ہے۔

اور ارشاد ہے:-

یَاصَاحِبَیِ السِّجْنِ أَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلاَّ اَسْمَاءً سَمَّیْتُمُوْھَا اَنْتُمْ وَآبَاءُ کُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلاَّ لِلّٰہِ اَمَرَ اَنْ لاَّتَعْبُدُوْا اِلاَّ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَالنَّاسِ لاَیَعْلَمُوْنَ﴾
(سورۂ یوسف آیت ۴۰)

اے یاران مجلس جدا جدا معبود اچھے یا اللہ اکیلا سب پر غالب تم لوگ تو اسے چھوڑ کر بس (چند) ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ داداؤں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری ہے۔ حکم (اور حکومت) صرف اللہ ہی کا حق ہے، اسی نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی پرستش نہ کرو یہ ہی دین مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

اور ارشاد ہے:-

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلاَ یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَداً﴾

(سورۂ الکہف آیت ۱۱۰)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمھارا ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس تو بس یہ وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ سو جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ

توحید۔ اسلام کا سب سے پہلا قدم

۱-   حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ لہٰذا تم ان کو سب سے پہلے خدا کو ایک ماننے کی دعوت دینا، جب وہ اس کو سمجھ لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ (بخاری)

توحید ہی عذاب سے بچنے کا ذریعہ

۲-   حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

(پھر فرمایا) کیا تم کو معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جواب میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔ (بخاری)

غیب کا علم صرف خدا کو ہے

۳-   حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ مفاتیح الغیب (۱) یہ پانچ چیزیں ہیں جن کو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا واقعات رونما ہوں گے اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بچہ دانیوں میں کیا ہے۔ (نر یا مادہ) اور اس کے سوا کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب ہوگی۔ اور کسی کو نہیں معلوم کہ اس کی موت کس سرزمین پر ہوگی۔ اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔ (بخاری)

ہر کام اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہوتا ہے

۴۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک رات حدیبیہ میں تمام رات پانی برسا، صبح کو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم جانتے ہو کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا، لوگوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے فرمایا کہ آج صبح کے وقت میرے بعض بندے میری قدرت کے قائل ہوئے۔ اور بعض منکر۔ جنھوں نے کہا یہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوئی۔ تو یہ میرے مومن بندے ہیں، ستاروں کے منکر ہیں۔ جنھوں نے کہا کہ بچھتر کے سبب سے ہوئی تو وہ میرے منکر ہیں اور ستاروں کے معتقد ہیں۔ (مسلم)

شگون اور رمل کا حکم

۵۔ حضرت معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اسلام لائے ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے اسلام کا دور ہے۔ لیکن ابھی ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، رسول اللہ

(۱) غیب ان پانچ چیزوں ہی میں منحصر نہیں بلکہ بات یہ ہے لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان چیزوں کا علم ہو سکتا ہے اور پوچھنے والے بھی زیادہ تر انہی چیزوں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اسلئے ان پانچ چیزوں کا نام لے لیا اور ان کو "مفاتیح" کے لفظ سے ادا کر دیا ورنہ غیب غیب ہے اس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہاں جتنا اللہ کسی کو بتا دے اتنا ہو سکتا ہے، کوئی بھی خود سے غیب کا جاننے والا نہیں ہو سکتا۔

ﷺ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس نہ جانا، میں نے عرض کیا ہم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شگون لیتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے جس کو لوگ اپنے دل میں پاتے ہیں۔ پس ان کو چاہئے کہ یہ چال ان کو کام سے نہ روکے۔ میں نے عرض کیا ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو خط کھینچتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے تو اگر لوگوں کا خط ان کے خط کے موافق ہے تو ٹھیک ہے (۱) (مسلم)

نحوست اور بدشگونی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوت چھات (۲) کوئی چیز نہیں۔ نہ پرندوں سے شگون (۳) لینا درست ہے نہ ہامہ (۴) کا کوئی وجود ہے اور نہ صفر (۵) (مہینہ میں کوئی نحوست ہے) (بخاری)

اللہ کی یاد، اسی سے سوال، اسی سے استمداد

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا، لڑکے! میں تم کو کچھ الفاظ بتاتا ہوں تم اللہ کے حکموں کی نگہداشت کرو۔ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد رکھو۔ اس کو اپنے سامنے پاؤ گے جب سوال کرنا تو اللہ ہی سے کرنا، جب مدد چاہنا تو اللہ سے ہی چاہنا۔ جان لو کہ اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کر لے کہ تجھ

(۱) اس سے مراد ممانعت ہے کیونکہ جب علم اس خط کے کھینچنے کا مفقود اور معدوم ہوا تو اس پر عمل کرنا حرام ہے۔ یعنی وہ کیا جانے پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے۔ پس جب نہ معلوم ہوا تو حرام ہے۔

(۲) بیماری کا لگنا یا نہ لگنا یہ سب ارادہ الٰہی پر منحصر ہے، یہ اعتقاد رکھنا کہ لازمی طور سے چھوت کا اثر ہوتا ہے یہ صحیح نہیں، اس میں اسی کی نفی کی گئی ہے۔

(۳) پرندوں سے شگون لینا، ان کے داہنے بائیں اڑنے سے اور کسی طریقے سے صحیح نہیں ہے۔

(۴) الو کے بولنے بیٹھنے یا اوپر سے اڑنے کو منحوس جاننا یا یہ تصور رکھنا کہ یہ مقتول کی روح ہے۔ جو قاتل سے انتقام کا مطالبہ کرتی پھرتی ہے، جب انتقام لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتی ہے۔

(۵) مختلف مہینوں اور ساعتوں کو منحوس سمجھنے کا عقیدہ ہر جگہ پایا جاتا رہا ہے، آپ ﷺ نے اس طرح کے عقائد اور خیالات کو باطل قرار دیا، سب مہینے اللہ کے ہیں کسی میں بھی کوئی اچھا کام کیا جا سکتا ہے۔

کو نفع پہونچائے تو تجھ کو کچھ نفع نہیں پہونچا سکتی۔ مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ اور اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرلے کہ تجھ کو نقصان پہونچائے تو نقصان نہیں پہونچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھالئے گئے اور صحیفے خشک کر دیئے گئے۔(۱) (ترمذی)

حاجت روا صرف اللہ کو سمجھنا چاہئے

۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے۔ یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ بھی اللہ تعالیٰ (ہی) سے مانگے۔ (ترمذی)

غیر قوموں کا شعار نہیں اپنانا چاہئے

۹۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے گلے میں سونے کا صلیب پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدی! اس بت کو (اپنے گلے سے اتار کر) پھینک دو، پھر میں نے آپ کو "سورۃ البراۃ" کی یہ آیت پڑھتے سنا ﴿اتخذو احبارھم ورھبانھم اربابامن دون اللہ﴾ (۲) (انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر عالموں اور راہبوں کو خدا بنالیا) پھر ارشاد فرمایا وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال کر دیتے تو یہ لوگ حلال سمجھنے لگتے اور جب کسی چیز کو ان پر حرام کرتے تو یہ اس کو حرام سمجھتے۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی مقدر کا لکھا اب نہیں مٹ سکتا۔

(۲) اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی حلال چیز کو کوئی حرام نہیں کر سکتا اور حرام بتائی ہوئی چیز کو کوئی حلال نہیں کہہ سکتا، نہ کوئی عالم اور نہ کوئی بزرگ اور جو ایسا کرنے والے آدمی کی بات مان لے اور اسکے لئے حرام و حلال کرنے کی اجازت سمجھے تو وہ اس وعید میں شامل ہو جائے گا۔

غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی ممانعت

۱۰۔ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں (مقام) حیرہ گیا، تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ (اے اللہ کے رسولؐ) میں حیرہ گیا تھا (تو میں نے وہاں یہ) دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، آپ تو کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ اگر تم میری قبر کے پاس سے گذرے تو کیا اس کو سجدہ کروگے؟ میں نے عرض کیا نہیں تب آپ نے فرمایا تم (لوگ) ایسا نہ کرو۔ (۱) (ابو داؤد)

اللہ کی ذات سفارش سے بلند و بالا ہے

۱۱۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا حضورؐ لوگ پریشان ہیں اہل و عیال بھوکے ہیں مال ختم ہو گیا، جانور مر گئے، آپ اللہ سے ہمارے لئے بارش کی دعا فرمایئے۔ ہم آپ سے اللہ کے دربار میں سفارش کی درخواست کرتے ہیں۔ اور اللہ سے آپ کے دربار میں سفارش چاہتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اللہ کی پاکی و بزرگی بیان کرنے لگے۔ اور برابر سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر ظاہر ہونے لگا پھر آپ نے فرمایا۔ تمھارا بُرا ہو، تم کو سمجھنا چاہیئے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش نہیں چاہی جا سکتی ہے۔ اللہ کی شان اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ (ابو داؤد)

---

(۱) صحابہ کرامؓ کو اللہ کے رسول کے سامنے سجدہ کرنے کا کبھی خیال بھی نہیں آیا جب دوسرے ملک میں سجدہ کرتے دیکھا تو ان کو بھی خیال پیدا ہوا لیکن انھوں نے خیال پر عمل نہیں کیا بلکہ پہلے دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا اور اپنی آخری وصیت میں ان لوگوں پر لعنت بھیجی جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ اور جشن گاہ بنالیا تھا۔

نبی بھی عالم الغیب نہیں ہے

۱۲- حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور شب زفاف میں اس طرح میرے بستر پر بیٹھے جیسے آپ بیٹھے ہوئے ہیں(۱) اتنے میں ہماری کچھ بچیاں دف بجانے لگیں اور ہمارے باپ دادوں میں جو کام آئے تھے انکی مرثیہ خوانی کرنے لگیں اتنے میں ایک لڑکی نے کہا اور ہم میں ایک ایسے نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں(۲) آپؐ نے فرمایا یہ چھوڑ دو (مت کہو) وہ کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

بیجا اور حد سے بڑھی تعریف سے ممانعت

۱۳- حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میری حد سے بڑھی ہوئی تعریف نہ بیان کرنا جیسا کہ نصاریٰ نے (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی غلط اور حد سے بڑھی مدح و توصیف کی۔ میں تو اس کا بندہ ہوں تو تم بھی (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔(۳) (بخاری)

بندہ اور بندی کی نسبت صرف اللہ کی طرف کی جائے گی

۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی شخص ہرگز نہ کہے میرا بندہ، میری بندی، (اس لئے کہ) تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو

---

(۱) یہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(۲) غیب دانی کی نسبت اپنی طرف سن کر رسول اللہ ﷺ نے فوراً اصلاح فرمادی تاکہ آگے چل کر عقیدہ نہ بگڑنے پائے۔

(۳) عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کے معجزے دیکھ کر یہ کہنا شروع کردیا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں کچھ نے کہا اللہ ان کی صورت میں جلوہ گر ہو گیا ہے اور زیادہ ترنے تثلیث کا عقیدہ اختیار کرلیا اسی طرح اگر اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھے تو مشرک ہو جائے گا، یا کہے کہ آپ عالم الغیب ہیں، حاضر ناظر ہیں مختار کل ہیں یہ سب ہی شرک کی باتیں ہیں۔

اور تمھاری سب عورتیں اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں، لیکن چاہئے کہ وہ یوں کہیں میرا غلام میری باندی، میرے نوجوان مرد، اور میری نوجوان عورت (میرے لڑکے میری لڑکی) اور غلام (اپنے آقا کو) میرا رب نہ کہے، اس کو چاہئے وہ یوں کہے میرے آقا اور میرے مولا اور ایک روایت میں ہے کہ غلام مولیٰ بھی نہ کہے اس لئے کہ تمھارا مولا اللہ ہے۔ (مسلم)

قسم صرف اللہ کی کھائی جائے

۱۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے

۱۶- حضرت عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا حجر اسود چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان، اگر میں رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ چومتا۔(۱) (بخاری ومسلم)

---

(۱) حضرت عمرؓ نے امت کو عقیدہ کی خرابی سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے جہاں جہاں بیجا عقیدت اور تقدس پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اس کا علاج فرمادیا، یہاں حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے واضح کردیا کہ نفع و نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسری طرف بیعت رضوان جس درخت کے نیچے ہوئی تھی اس کو بھی کٹوادیا تاکہ اس درخت سے بیجا وابستگی نہ ہو جائے۔

اخلاص وللّٰہیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

﴿ وَمَا أُمِرُوْا اِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوْا الزَّكَاةَ، وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾
(سورۃ البینۃ آیۃ ۵)

حالانکہ انھیں یہی حکم ہوا تھا، کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں، کہ دین کو اسی کے لئے خالص رکھیں، یکسو ہو کر، اور نماز کی پابندی رکھیں، اور زکوۃ دیا کریں، یہی طریقہ ہے (ان) درست مضامین کا۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا، وَلاَ دِمَاؤُ هَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوىٰ مِنْكُمْ﴾
(سورۃ الحج الآیۃ ۳۷)

اللہ تک نہ انکا گوشت پہونچتا ہے، اور نہ انکا خون، البتہ اسکے پاس تمھارا تقویٰ پہونچتا ہے۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿ لاَ تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ. ﴾
(سورۃ البقرۃ ۲۶۴)

صدقوں کو احسان رکھ کر اور اذیت پہونچا کر باطل (برباد) نہ کرو۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿ یُرَاؤُوْنَ النَّاسَ وَلاَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلاَّ قَلِیْلاً ﴾ (سورۃ النساء ۱۴۲)

(صرف) دکھاوا کرتے ہیں، اور اللہ کی یاد کچھ یوں ہی سی کرتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿ اَلاَ لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ﴾ (سورۃ الزمر ۳)

یادرکھو عبادت خالص اللہ ہی کے لئے ہے۔

مقبول عمل کا وسیلہ مصیبت سے نجات دیتا ہے

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، کہ تم سے پہلے تین آدمی (کہیں) روانہ ہوئے، راستہ میں شام ہو گئی انھوں نے ایک غار میں پناہ لی، جب اس میں داخل ہوئے تو ایک پتھر گر پڑا، اور غار کا دروازہ بند ہو گیا، ان لوگوں نے کہا اس پتھر سے کوئی نجات نہیں دے سکتا، ہاں یہ کہ اللہ تعالی کو اپنے کسی عمل کی یاد دلاتے ہوئے پکارو، ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ بوڑھے تھے، اور میں ان سے پہلے اپنی بیوی بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، ایک دن میں چارے کی فکر میں دور تک چلا گیا، راستہ میں مجھ کو شام ہو گئی، جب گھر پلٹا تو ان کو سوتا ہو اپایا، میں نے برا سمجھا کہ ان کو بے آرام کر دوں، یا ان سے پہلے بیوی بچوں کو دودھ پلاؤں، پیالہ میرے ہاتھ میں تھا، اور میں ان کے جاگنے کے انتظار میں رہا، یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی، اور بچے میرے پاؤں پر لوٹ رہے تھے، میں نے ان کو دودھ پلایا، اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری خوشی کیلئے کیا ہے، تو اس پتھر کو ہم سے دور کر، پس پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی، وہ مجھ کو بہت محبوب تھی، ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو اتنا چاہتا تھا، کہ جتنا کسی مرد کو عورت سے محبت ہو سکتی ہے، ایک دن میں نے اسے بلایا تو اس نے انکار کر دیا، یہاں تک کہ قحط سے پریشان ہو کر وہ میرے پاس آئی، میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے، کہ وہ مجھ سے تخلیہ میں ملے، وہ راضی ہو گئی، جب میں نے ارادہ کیا، تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور ناحق میری عزت نہ لے، میں یہ سن کر باز رہا،

حالانکہ وہ مجھے بہت محبوب تھی، پھر میں نے اس سے روپیہ بھی واپس نہیں لیا، اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کی خواہش میں کیا، تو ہمیں اس مصیبت سے رہائی عطا فرما، تو پتھر کھسک گیا، مگر اتنا کہ نکل نہیں سکے۔

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے کچھ مزدور کام کے لئے بلائے اور ان کو پوری پوری مزدوری دی، سوائے ایک آدمی کے کہ وہ چلا گیا تھا، میں نے اس کی مزدوری سے تجارت کی کچھ عرصہ میں تجارت خوب نفع لائی، ایک دن وہ آیا اور کہا کہ اللہ کے بندے میری مزدوری دے، میں نے کہا یہ جتنی چیزیں تم دیکھ رہے ہو، اونٹ، گائے، بکری، غلام سب تمہارے ہیں اور تمہاری مزدوری سے ہیں، اس نے کہا کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہو، میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا، یہ حقیقت ہے تو وہ سب لیکر چلا گیا، اے اللہ اگر میری بات تجھے پسند آئی ہو، تو ہم کو اس تنگی سے نجات عطا فرما، چنانچہ وہ پتھر ہٹ گیا اور سب باہر نکل آئے۔ (بخاری ومسلم)

تین ریاکاروں کا انجام

۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلا شخص، جسکے خلاف قیامت کے دن فیصلہ عدالت خداوندی کی طرف سے دیا جائے گا، ایک آدمی ہوگا جو (میدان جہاد میں) شہید کیا گیا ہوگا، اسے خدا کے سامنے لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کو بتائے گا، کہ میں نے تجھے کیا کیا نعمتیں دی تھیں، وہ اللہ کی نعمتوں کو پہچان لے گا، تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا، وہ جواب دے گا کہ میں نے آپ کی راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو اسلئے جہاد میں حصہ لیا تھا، تاکہ تیری بہادری کے چرچے ہوں (سو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا اور دنیا میں) تیری بہادری کے چرچے ہوئے، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اور وہ اوندھے منھ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اسی کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہوگا، جس نے علم دین

حاصل کیا ہوگا، اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی ہوگی، اور قرآن بھی خوب پڑھا ہوگا، اس کو بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی عطا کی ہوئی نعمتیں بتائے گا، وہ سب کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا، بتا تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ (اور ان کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا) وہ کہے گا، اے اللہ! میں نے آپکا علم حاصل کیا، اور دوسروں کو سکھایا، اور آپ ہی کی رضا کے لئے آپ کی کتاب قرآن پاک میں مشغول رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ بات جھوٹ کہی تو نے تو علم دین اسلئے حاصل کیا تھا اور قرآن تو اسلئے پڑھا تھا، کہ عالم و قاری کہا جائے سو (تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو چکا اور دنیا میں) تیرے عالم و عابد اور قاری ہونے کا چرچا خوب ہو چکا، وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور اسی کے ساتھ ایک تیسرا شخص بھی ہوگا، جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی، اور ہر طرح کا مال اس کو عطا فرمایا ہوگا، وہ بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی نعمتیں بتلائے گا، (کہ میں نے تجھے یہ یہ نعمتیں دی تھیں) وہ سب کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا، تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ (اور کن مقاصد کے لئے استعمال کیا) وہ عرض کرے گا اے خدا جس جس راستہ میں اور جن جن کاموں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا، درحقیقت یہ سب کچھ تو نے اسلئے کیا تھا، کہ دنیا میں تو سخی مشہور ہو (اور تیری فیاضی و داد و دہش کے چرچے ہوں) سو (تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا اور دنیا میں) تیری فیاضی و داد و دہش کے خوب چرچے ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے لئے بھی حکم ہوگا، اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

صرف وہی عمل قابل قبول ہے جو اللہ کے لئے ہو

۱۹- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں،

جس نے جہاد کیا اور اس نے (جہاد کے ذریعہ) اجر (ثواب) اور شہرت چاہی، اس کو کیا ملے گا، تین بار اس شخص نے اپنے سوال کو دہرایا، اور ہر بار رسول اللہ ﷺ یہی فرماتے رہے، کہ اس کو کچھ بھی نہ ملے گا، پھر آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول کرتا ہے، جو صرف اسی کے لئے کیا گیا ہے، اور اسی کی رضا جوئی مدنظر ہو، (ابو داؤد، نسائی)

اللہ کی خوشنودی اخلاص سے اسکی عبادت واطاعت کرنے میں ہے

۲۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص محض تنہا خدا کی خاطر اور کسی غیر کو اسکی عبادت میں شریک کئے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوا، نماز کا اہتمام کرتا رہا، زکوٰۃ دیتا رہا، وہ اس حال میں وفات پائے گا کہ اللہ جل شانہ، اس سے راضی ہونگے۔ (ابن ماجہ)

دنیوی فائدے کے لئے دینی علم سیکھنے والے کا برا انجام

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وہ علم جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس کو دنیا کے کسی فائدہ کے لئے سیکھتا ہے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ (ابو داؤد)

اللہ جل شانہ، ہر قسم کی شرکت سے بے نیاز اور سخت بیزار ہے

۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ میں شرک اور شرکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں(۱)، جو شخص کوئی عمل (عبادت وغیرہ) کرے جس میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک

---

(۱) یعنی جس طرح اور شرکاء شرکت پر راضی ہو جاتے ہیں، اور اپنے ساتھ کسی کی شرکت منظور کر لیتے ہیں اس طرح میں راضی نہیں ہوتا، کسی کی ادنیٰ شرکت گوارہ نہیں کر سکتا، ہر قسم کی شرکت سے بالکل بے نیاز اور سخت بیزار ہوں۔

(معارف الحدیث)

کرے (یعنی اس سے اس کی غرض میری رضا اور رحمت کے علاوہ کسی اور سے بھی کچھ حاصل کرنا یا اس کو معتقد بنانا ہو) تو میں اس کو اور اس کے شرک کو دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

بزرگوں کے بھیس میں آکر دھندا کرنے والوں کی عبرتناک سزا

۲۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا! آخری زمانہ میں کچھ ایسے (مکار) لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، وہ لوگوں پر اپنی درویشی و فقر (بزرگی) ظاہر کرنے (اور ان کو متاثر کرنے کے لئے) بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے، ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی، اور دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے، (ان کے بارے میں) اللہ کا فرمان ہے یہ لوگ (میرے ڈھیل دینے اور فوری پکڑ نہ کرنے سے دھوکا کھا رہے ہیں یا (مجھ سے نڈر ہو کر) میرے مقابلہ میں جرأت کر رہے ہیں، مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان (مکاروں پر انہی میں سے ایک ایسا فتنہ کھڑا کروں گا، جو ان میں کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران و پریشان بنا کے چھوڑے گا۔ (ترمذی)

تین باتیں دل کے مرض کا تریاق ہیں

۲۴۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے، جس نے میری بات سنی اور اسے (بغیر کسی کمی یا زیادتی کے) دوسروں تک پہونچایا، تین (ا) باتیں ایسی ہیں کہ (ان کے ہوتے ہوئے) مسلمانوں کا دل فریب نہیں کھاتا۔ عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنا، ۲۔ مسلمانوں کے رہنماؤں کے ساتھ خیر خواہانہ سلوک کرنا۔ ۳۔ مؤمنین کی جماعت سے الگ نہ ہونا، (کیونکہ) ان کی دعائیں ان لوگوں کو بھی اپنے دامن میں لے لیتی ہیں، جو ان کے پیچھے ہوتے ہیں، جس شخص کا مقصد و نیت (صرف)

(ا) جس شخص کے اندر حدیث میں مذکور صفات پائی جائیں گی، اس کا دل ہر قسم کی کدورت و خیانت سے پاک اور ہر طرح کے بگاڑ اور کجی سے محفوظ رہے گا۔ (مجمع بحار الانوار)

دنیا طلبی ہوگی، فقر و فاقہ (کاڈر) اس پر مسلط کر دے گا، اس کی جائداد کو پراگندہ کر دے گا، اور ملیگا اسے اتنا ہی جتنا مقدر ہو چکا ہے، اور جس شخص کا مقصد و نیت آخرت طلبی ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دے گا، اور اس کی جائداد کی نگہداشت کرے گا، اور دنیا ذلیل و خوار ہو کر اس کے قدموں پر گرے گی۔ (مسند احمد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے

۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، اللہ نہ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ شکلوں (صورتوں) کو، بلکہ اس کی نظر تمھارے دلوں پر رہتی ہے۔ (مسلم)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

۲۶۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ تمام انسانی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (۱) ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ملے گا، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہوگی، اور جو دنیا کے حصول کے لئے کرے گا، یا کسی عورت سے نکاح کے لئے کرے گا، تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی، جس کے لئے ترک وطن کیا۔ (بخاری و مسلم)

---

(۱) تمام اعمال کے صلاح و فساد اور مقبولیت و مردودیت کا مدار نیت پر ہے، یعنی عمل صالح وہی ہوگا، اور اسی کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہوگی، جو صالح نیت سے کیا گیا ہو، اور جو "عمل صالح" کسی بری غرض اور فاسد نیت سے کیا گیا ہو، وہ صالح و مقبول نہ ہوگا، بلکہ نیت کے مطابق فاسد و مردود ہوگا، اگرچہ ظاہری نظر میں "صالح" ہی معلوم ہو۔ (معارف الحدیث)

کتاب وسنّت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

﴿مَافَرَّطْنَافِی الکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ﴾
(الانعام آیت ۳۸)

ہم نے اپنے رجسٹر میں کوئی چیز نہیں چھوڑ رکھی ہے۔

اور ارشاد ہے:-

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِی شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾
(نساء آیت ۵۹)

پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اسکو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو۔

اور ارشاد ہے:-

﴿فَلَاوَرَبِّكَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ، ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَیْتَ، وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾
(نساء آیت ۶۵)

سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایماندار لوگ نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہو آپ کو حکم نہ بنالیں پھر جو فیصلہ آپ کردیں اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو پورا پورا تسلیم کرلیں۔

اور ارشاد ہے:-

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾
(نور آیت ۵۱)

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ (رسول) ان کے درمیان فیصلہ کردیں تو وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔

اور ارشاد ہے:-

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾
(حشر آیت ۷)

تو رسول جو کچھ تم کو دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس سے وہ تمھیں روک دیں رک جایا کرو۔

اور ارشاد ہے:-

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾
(آل عمران آیت ۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ، لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْراً ﴾
(احزاب۔ آیت ۲۱)

رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے تمھارے لئے، یعنی اسکے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور روزِ آخرت سے، اور ذکر الٰہی کثرت سے کرتا ہو۔

اور ارشاد ہے:۔

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾
(نور، آیت ۶۳)

ان لوگوں کو جو اللہ کے حکم کی مخالفت کر رہے ہیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان پر (دنیا ہی میں) آفت نازل ہو جائے یا انھیں کوئی دردناک عذاب آپکڑے۔

سب سے بہتر طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے

۲۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، فرماتے فرماتے آپؐ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، آواز تیز ہو گئی، غصہ زیادہ ہو گیا، ایسا معلوم ہو تا تھا، کہ آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں، جو صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے، اور آپؐ نے فرمایا میری پیدائش اور قیامت اس طرح قریب ہے جس طرح شہادت اور بیچ کی انگلی اور فرماتے تھے: امابعد! بہترین کلام کتاب اللہ ہے، اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ بدترین کام نئی نئی باتیں (بدعتیں) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے! میں ہر مومن کا اسکے نفس سے زیادہ مستحق ہوں۔ اگر کسی شخص نے مال چھوڑا تو وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے اسکی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ (مسلم)

ہر بدعت گمراہی ہے

۲۸- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی بلیغ و موثر نصیحت فرمائی جس سے ہمارے دل دہل گئے۔ اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کیا! یارسول اللہؐ! یہ نصیحت تو ایسی ہے گویا ہم آپؐ سے رخصت ہو رہے ہیں۔ تو آپؐ ہمیں وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تم کو تقویٰ (یعنی خدا کے پاس ولحاظ) کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سن کر اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی حاکم ہو۔ اور تم میں جس کی عمر دراز ہو گی وہ بہت اختلاف (انتشار) دیکھے گا۔ تو چاہئے کہ میری اور خلفائے راشدین کی

سنت کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑے اور نئی نئی باتوں سے بچے۔ دین کے اندر پیدا کی جانے والی ہر نئی چیز بدعت ہے۔ اور بدعت گمراہی ہے۔(۱) (ابوداؤد، ترمذی)

اطاعت میں نجات اور نافرمانی میں ہلاکت ہے

۲۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور اس پیغام کی مثال جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس شخص کی سی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا، پھر کہا، اے لوگو! میں نے خود لشکر کو دیکھا ہے میں برہنہ (کھلا ہوا) ڈرانے والا ہوں(۲) بچنے کی تدبیر کرو، اس اطلاع کے بعد اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی، اور رات رہے بہت تڑکے وہاں سے نکل لئے اور اطمینان کے ساتھ چل دئے۔ اور خطرہ سے بچ گئے۔ کچھ نے اس ڈرانے والے کو جھٹلایا اور وہیں (مقیم) رہے، صبح ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا۔ اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ (تو پہلی) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری بات مانی، اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں (یعنی شریعت) اس پر عمل کیا۔ اور

---

(۱) کسی ایسی چیز کو جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے دین میں شامل نہ کیا ہو اور اس کا حکم نہ دیا ہو، دین میں شامل کر لینا اور اس کا جزو بنا دینا، اس کو ثواب اور تقرب الی اللہ کے لئے کرنا، اسی کی کسی خود ساختہ شکل اور اپنے وضع کئے ہوئے شرائط اور آداب کی اسی طرح پابندی کرنا جس طرح ایک شرعی حکم کی پابندی کی جاتی ہے، بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اس میں کسی کی تخصیص اور استثناء نہیں، جو اس میں کسی کو مستثنا کرتا ہے، وہ گویا بقول مجدد الف ثانی کہتا ہے بعض بدعتیں گمراہی ہیں اور بعض ــــــــــــ یہ حدیث کی صریح مخالفت ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور امام مالک نے یوں فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے کہ جس نے اسلام میں کوئی بدعت پیدا کی اور وہ اس کو اچھا سمجھتا ہے تو وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے (نعوذ باللہ) پیغام پہونچانے میں خیانت کی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، پس جو بات عہد رسالت میں دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین میں نہیں ہو سکتی ہے۔ (علمائے دین شرک و بدعت کے خلاف کیوں)

(۲) زمانہ جاہلیت میں خطرہ سے ڈرانے کے لئے آدمی برہنہ ہو کر اور کپڑے سر پر رکھ کر دوڑا ہوا آتا تھا، اور قوم کو آگاہ کرتا تھا، پھر یہ لفظ محاورہ کے طور پر بولا جانے لگا۔

(دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری بات نہ مانی اور میری لائی ہوئی حق باتوں (شریعت) کو جھٹلایا۔ (بخاری)

ہر حال میں کتاب وسنّت پر عمل اور حق بات کہنے کی جرأت

۳۰- حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت کی، کہ ہم سنیں گے اور مانیں گے تنگی میں، آسانی میں، راحت میں، اور تکلیف میں خواہ ہم پر بے انصافی کی جائے۔ یا خود غرضی اور نیز اس بات پر کہ ہم حکومت میں حکومت والوں سے نہ لڑیں(۱) جب تک کھلا ہوا کفر نہ دیکھ لیں، اور اللہ کی طرف سے اس بارے میں کوئی دلیل نہ ہو، اور اس پر کہ حق بات کہیں جہاں بھی ہوں، اور اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈریں۔ (بخاری ومسلم)

کامیابی آپ ﷺ کی چال چلنے میں ہے

۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسا کام کیا جسکے اندر سہولت تھی (۲)، کچھ لوگوں نے اس سہولت کو کم درجہ کا سمجھ کر نہ اپنایا، رسول اللہ ﷺ کو انکے اس عمل کی خبر پہونچی، تو آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ وہ اس عمل سے بچتے ہیں، جس کو میں کرتا ہوں، خدا کی قسم میں ان سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور ان سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ (بخاری)

علم کس طرح اٹھے گا

۳۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

---

(۱) مسلمان اہل حکومت کے متعلق یہ حکم ہے۔

(۲) یعنی شادی بیاہ کرنا، کچھ دن روزہ رکھنا، کچھ دن نہ رکھنا، اس کے برخلاف کچھ لوگوں نے یہ طے کرلیا تھا کہ وہ نہ شادی بیاہ کریں گے نہ کبھی روزہ افطار کریں گے اور نہ رات کو سوئیں گے، اس کو آپؐ نے ناپسند فرمایا ہے۔

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ نے تم کو علم دیا ہے تو اس کو اس طور سے نہیں اٹھائے گا، کہ لوگوں کے دلوں سے دور کردے، بلکہ علماء کو اٹھالے گا، اور علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے، یہاں تک کہ جاہل لوگ رہ جائیں گے، ان سے مسائل پوچھے جائیں گے، تو وہ اپنی رائے سے مسئلہ بتائیں گے، تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بخاری)

سنت سے بے رخی آپ ؐ سے بے تعلقی ہے

۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، جو میری سنت (طریقہ) سے اعراض کرے گا (اسکو چھوڑ دے گا) وہ ہم میں سے نہیں ہے (اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں) (مسلم)

جس نے دین میں نئی چیز پیدا کی

۳۴- حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز پیدا کی، جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے (نا قابل توجہ ہے)۔ (بخاری ومسلم)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا، وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا، وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا، اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ، فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ﴾

(التوبۃ، آیت: ۲۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمھارے باپ اور تمھارے لڑکے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارے کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جسکے بگڑ جانے سے تم ڈر رہے ہو اور وہ گھر جنھیں تم پسند کرتے ہو (یہ سب) تم کو اللہ اور اسکے رسولؐ سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہوں تو تم منتظر رہو یہاںتک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِيْ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾

(المائدۃ، آیت: ۵۴)

اے ایمان والو، تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے، سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنھیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾

(البقرۃ، آیت: ۱۶۵)

اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں

حلاوت ایمانی کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں

۳۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے اندر تین باتیں ہوں اس کو ایمان کی حلاوت (چاشنی ولذت) محسوس ہو گی۔

۱۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲۔ وہ کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے۔

۳۔ وہ کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا اتنا ہی ناپسند کرے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

رسول اللہ ﷺ کی محبت سب پر غالب ہونی چاہئے

۳۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری محبت اہل وعیال، مال ودولت اور تمام لوگوں کی محبت پر غالب (اور زیادہ) نہ ہو جائے۔ (مسلم)

۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اور مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے والد، اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کو محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری)

جو جس سے محبت کرے گا اسکا حشر اسی کے ساتھ ہو گا

۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے فرمایا: ایک اعرابی (بدو) نے حضور ﷺ سے پوچھا، قیامت کب آئے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس اعرابی نے کہا، اللہ اور رسول ؐ کی محبت (جواب میں) حضور ﷺ نے فرمایا: تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔ (اس پر) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، مجھے (خدا سے) امید ہے کہ ان حضرات کے ساتھ ہوں گا چاہے ان کے جیسے کام نہ کر سکوں۔ (مسلم)

۳۹۔ ایک اور روایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا، اے رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے لوگوں سے محبت کی، لیکن ان کے مرتبہ کا نہیں ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، مومن جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم)

کسی ولی سے نفرت اور دشمنی رکھنے والے کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ

۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے دوست (ولی) سے دشمنی رکھے گا (۱) میں نے اس سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ میرے بندوں کا فرائض سے نزدیکی (قرب) حاصل کرنا جس قدر مجھے محبوب ہے اس قدر کسی نیکی سے نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (۲) (بخاری)

---

(۱) اللہ کے "ولی" کی سب سے بڑی پہچان جو اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے وہ فرائض کی مکمل پابندی کے ساتھ نوافل کا اہتمام، نماز باجماعت، دوسری عبادات، حقوق واجبہ کی ادائیگی اور نیکی کے کاموں میں سبقت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا خود معمول تھا۔

(۲) اس مقبولیت کے آثار لوگوں کے برتاؤ میں، اخلاق میں فوراً ظاہر ہوتے ہیں جن کو معمولی قسم کا آدمی بھی سمجھ لیتا ہے۔ لوگوں کی نگاہیں، تیور، انداز، سب بدل جاتے ہیں۔ اور دنیا اس کے لئے وہ دنیا نہیں رہتی جو ہمیشہ سے تھی، ایک عارف کا قول ہے کہ مجھے خدا کی محبت و ناراضگی کا اندازہ اپنی سواری کے جانوروں اور ملازمین کے طرز عمل اور معاملہ سے ہو جاتا ہے۔ جب خدا خوش ہوتا ہے اور میرا معاملہ اس سے درست ہوتا ہے تو میرے سب تابعدار اور سعادتمند ہوتے ہیں ورنہ سب کی نگاہ اور تیور بدلے ہوتے ہیں۔

اہل بیت کی محبت

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (الاحزاب، آیت: ۳۳)

اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے۔

اور ارشاد ہے:

﴿قُلْ لاَّ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشوری، آیت: ۲۳)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں طلب کرتا ہاں رشتہ داری کی محبت ہو۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج، آیت: ۳۲)

اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

اہل بیت کی محبت ایمان کی علامت ہے

۴۱۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع) خم نامی تالاب (غدیر خم) کے پاس کھڑے خطبہ دے رہے تھے آپ نے حمد و ثنا اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا، امابعد! میں بھی ایک آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے

پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کو قبول کروں (اور اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں) میں تم میں دو اہم چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اوّل اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے جس میں ہدایت و نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب لو اور اس کو مضبوطی سے پکڑو، پھر اللہ کی کتاب کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا۔ میرے گھر والے، میں تم کو یاد دلاتا ہوں ان کے بارے میں اللہ کو، تم کو یاد دلاتا ہوں ان کے بارے میں اللہ کو۔ (۱) (مسلم)

اہل بیت کی فضیلت

۴۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ صبح کو نکلے، آپ کالے بالوں کی (کامدار) چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس میں اونٹوں کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے، آپؐ نے ان کو چادر میں لے لیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے وہ بھی (حضرت حسنؓ کے ساتھ) چادر میں آگئے (تھوڑی ہی دیر میں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں، ان کو بھی آپؐ نے چادر میں کر لیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے، ان کو بھی آپؐ نے اسی چادر میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ، وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (اے اہل بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور

---

(۱) اس حدیث میں اہل بیت کی بڑی منقبت اور فضیلت ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پوری امت کو اہل بیت سے محبت ہونی چاہئے۔ (منتہی الافکار) مؤطا کی ایک روایت اور بعض دوسری صریح روایتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دو اہم اور غیر معمولی چیزیں اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت ہیں۔ جن کی تائید قرآن مجید کی آیات سے بھی ہوتی ہے۔ اس روایت کے الفاظ سے دوسری چیز کا اہل بیت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ حدیث شریف کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت کے حقوق کیطرف توجہ دلانی مقصود ہے۔ تاکہ ان کی حق تلفی نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے تعلق کی وجہ سے جو حقوق ہیں انکو نبھائے جائیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ شرح حدیث ثقلین از مولانا عبد الشکور لکھنوی، ترجمان السنہ جلد اول از مولانا بدر عالم میرٹھی، تحفۂ اثنا عشریہ از حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی۔

فرمادے۔ اور تمہیں خوب پاک کر دے۔(۱) (مسلم)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ

۴۳۔ حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میری جزو (بدن) ہے۔ (میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے) جس نے فاطمہ کو ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔ (بخاری)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی محبوبیت

۴۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ آپ ﷺ کے کندھے پر چڑھے ہیں اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت فرما۔ (بخاری)

سیدنا حسنؓ کی رسول اللہ ﷺ سے مشابہت

۴۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی سے زیادہ کوئی رسول اللہ ﷺ سے مشابہ نہ تھا۔ (بخاری)

جگر گوشۂ رسولؐ کے بدبخت قاتلین کی مذمت

۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ تو پوچھتے ہیں (حالانکہ انہی لوگوں نے) رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہؓ) کے لاڈلے (حضرت حسینؓ) کو قتل کر ڈالا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

---

(۱) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ محققین اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگرچہ آیت میں خطاب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ہے، لیکن اہل بیت اس بشارت میں داخل ہیں۔ (تحفۂ اثنا عشریہ)

اہل بیت کرام میں سب سے زیادہ محبوب حضرات حسنین ہیں

۴۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا: حسن و حسین۔

آپؐ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے، میرے دونوں بچوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں کو سونگھتے اور لپٹاتے۔ (ترمذی)

نوجوانانِ اہل جنت کے سردار

۴۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ جنت والوں کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت علیؓ کی محبت ایمان کی علامت

۴۹۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ اور وہ تمام مومنوں کے محبوب ہیں۔ (ترمذی)

۵۰۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔(۱) (ترمذی)

---

(۱) روافض (شیعوں) نے اس حدیث (من کنت مولاہ فعلی مولاہ، جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں) کو توڑ موڑ کر اپنے من چاہے معنی پہنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سے حضرت علی کی امامت و خلافت بلا فصل کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے ایک مجتہد نے اس کے ثبوت کی خاطر کئی جلدیں لکھ ڈالیں لیکن اس میں صرف بات کا بتنگڑ بنایا اور کاغذی عمارت تعمیر کرنی چاہی ہے۔ جو لاحاصل اور بے سود ہے (منتہی الافکار) یوں حدیث سند کے اعتبار سے اس درجہ کی نہیں کہ اس سے ایسا اہم استدلال کیا جاسکے۔ دوسرے شواہد سے وہ بس "درجہ حسن" تک پہونچتی ہے۔ (حاشیہ جامع الاصول از عبد القادر ارناؤوط)

حضرت علیؓ کا مقام و مرتبہ

۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دنیا و آخرت دونوں جگہ میرے بھائی ہو۔ (ترمذی)

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی فضیلت و مرتبہ

۵۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ (بیوی) پر رشک نہیں کیا سوائے (حضرت) خدیجہؓ کے۔ حالانکہ میری شادی سے پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ مگر آپؐ ان کا کثرت سے ذکر فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا تھا کہ ان (خدیجہؓ) کو موتی کے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دیں۔ آپؐ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لئے کافی ہوتا۔ (بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ کی فضیلت

۵۳۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (تابعی) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اے ام سلمہؓ تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ دو (۱) عائشہ کے علاوہ تم میں کوئی نہیں ہے جس کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل ہوئی ہو۔ (بخاری شریف)

---

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازواج مطہرات میں بڑا بلند مرتبہ تھا جیسا کہ اس روایت اور دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ یہ جانتے تھے اس لئے حضرت عائشہ کے دن کے لئے ہدیے تحفے اٹھا رکھتے تھے۔ اس طرح حضرت عائشہ کے پاس جب نبی کریم ﷺ کا قیام ہوتا تو ہدیے زیادہ آتے۔ اس سلسلہ میں دوسری ازواج مطہرات نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ کہلوایا اور شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا الفاظ ارشاد فرمائے: تفصیلی حالات کے لئے سیرت عائشہ از حضرت علامہ سید سلیمان ندوی ملاحظہ ہو۔

صحابہؓ کرام کی محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ، رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ، تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا، يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ، وَرِضْوَانًا، سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ. ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الاِنْجِيْلِ، كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَآزَرَهٗ، فَاسْتَغْلَظَ، فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ، يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾

(الفتح، آیت:۲۹)

محمدؐ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ تیز ہیں کافروں کے مقابلہ میں، مہربان ہیں آپس میں تو انھیں دیکھے گا کہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں ان کے آثار سجدہ کی تاثیر ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا وصف یہ ہے کہ وہ جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی، پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنہ پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگے۔ (یہ نشو ونما صحابہ کو اس لئے دیا) تاکہ کافروں کو ان سے جلائے اور اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام کئے، مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ، خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

(التوبۃ، آیت:۱۱۰)

اور جو مہاجرین وانصار میں سے سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگوں نے نیک کرداری میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی ان میں یہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿لَايَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ، وَقٰتَلَ. اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

(الحدید، آیت:۱۰)

تم میں سے جو لوگ فتح (مکہ) سے پہلے ہی خرچ کر چکے اور لڑ چکے وہ ان کے برابر نہیں جو بعد فتح لڑے اور خرچ کیا، وہ لوگ درجہ میں بڑھے ہوئے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد کو خرچ کیا اور لڑے اور اللہ نے بھلائی کا وعدہ تو سب سے ہی کر رکھا ہے اور اللہ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔

صحابہؓ کو ہدف ملامت بنانے کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ ہے

۵۴۔ حضرت عبداللہ بن فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا۔ (یاد رکھو) جو ان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا۔ جو ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے

تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا تو قریب ہے کہ وہ گرفت کر لے۔(۱) (ترمذی)

نبوی صدی سب سے زیادہ روشن اور افضل صدی

۵۵۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ میری صدی (زمانہ) کے ہیں پھر وہ لوگ (تابعین) ہیں جو ان کے متصل ہیں، پھر ان کے بعد وہ لوگ (تبع تابعین) ہیں جو ان کے متصل ہیں۔(۲)

عمران کہتے ہیں کہ یہ یاد نہیں کہ پہلی صدی کے بعد دو بار فرمایا یا تین بار۔ پھر ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے کہ بغیر طلب گواہی دیتے پھریں گے، خیانت کریں گے، ان میں امانت نہ ہوگی۔(اور نہ ان پر اعتماد کیا جائے گا۔ نذریں مانیں گے، پوری نہ کریں گے۔ اور ان میں مٹاپا (۳) پیدا ہوگا۔ (بخاری)

صحابہ کرام سب سے برگزیدہ اور برتر لوگ

۵۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں سب سے بہتر لوگ میری صدی (زمانہ) کے لوگ ہیں پھر وہ جو انکے بعد آئیں گے۔ پھر ان کے بعد آنے والے، پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے ہوگی۔ اور قسم گواہی کو مات دے دے گی۔(۴) (بخاری)

---

(۱) صحابہ کرام سے بغض کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اللہ سے بغاوت کا اعلان کر دیا۔ اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کی پکڑ سے بچ نہ سکے گا۔

(۲) کیونکہ شمع رسالت سے جو جتنا قریب ہوگا اتنا ہی منور و روشن ہوگا۔ صحابہ کرام اسی شمع کے پروانے ہیں۔

(۳) مجاہدہ اور محنت سے بچیں گے، عیش پسندی اور راحت طلبی پیدا ہو جائے گی۔

(۴) بے جھجک وہ جھوٹی قسمیں کھائیں گے اور جھوٹی گواہیاں دیں گے۔ نہ اللہ کا خوف مانع ہوگا نہ معاشرہ سے شرم۔

صحابہ کرام کا معمولی صدقہ ہمارے بڑے صدقات پر بھاری ہے

۵۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برانہ کہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے (اس خرچ کرنے والے) کا ثواب ان کے ایک مد (سیر بھر) یا آدھ مد کے ثواب کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری)

جنگ بدر میں شریک صحابہ و فرشتوں کا مرتبہ

۵۸۔ حضرت رافع بن رفاعہ فرماتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اہل بدر کو آپ کس شمار میں سمجھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا (ہم ان کو) مسلمانوں میں افضل ترین سمجھتے ہیں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات فرمائی۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا۔ یہی حکم ان فرشتوں کا ہے جو بدر میں شریک تھے۔ (بخاری)

شرکاءِ بدر و حدیبیہ کی فضیلت

۵۹۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، میں پوری امید کرتا ہوں کہ جو بھی بدر و حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں وہ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا ہے "وان منکم الا واردھا" اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا گذر اس تک نہ ہوا ہو) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے نہیں سنا ہے وہ فرماتا ہے "ثم ننجی الذین اتقوا" (پھر انھیں ہم نجات دے دیں گے جو اللہ سے ڈرتے تھے) (ابن ماجہ)

مسلم کی ایک روایت حضرت ام بشر سے ہے کہ اصحاب شجر میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا، جس نے اس کے نیچے بیعت کی۔

۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ہم صلح حدیبیہ کے وقت چودہ سو تھے، (تو ہم کو مخاطب کرتے ہوئے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آج روئے زمین پر تم (لوگ) سب سے بہتر ہو۔ (بخاری ومسلم)

انصار سے محبت ایمان کی علامت اور بغض نفاق کی علامت

۶۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا، کہ ان سے محبت کرنے والا مومن ہوگا، اور بغض (نفرت) رکھنے والا منافق، جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا، جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ (بخاری)

حضرت ابو بکرؓ کا مقام

۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں (خدا کے سوا) کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔(۱) (بخاری ومسلم)

حضرت عمرؓ کی خصوصیت

۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ صاحب الہام (۲) ہوئے تھے، میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو

---

(۱) حضرت ابو بکر کے فضائل بیشمار ہیں، حضرت عمر اپنے عہد خلافت میں فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق صرف غار ثور والی رات کی خدمت اور قتال مرتدین کا کارنامہ مجھے دیدیں اور میری ساری عمر کے تمام اعمال لے لیں تو میں ہی فائدہ میں رہوں گا، خلیفہ رسول کا خطاب بھی صرف انہی کے لئے استعمال ہوا۔

(۲) جس قدر خوارق عادات اور مکاشفات کا ظہور حضرت عمر سے ہوا کسی صحابی سے منقول نہیں، آپ کی رائے کے موافق وحی کا نزول، ساریۃ الجبل اور دریائے نیل کا واقعہ اسکے شاہد عدل ہیں۔

یقیناً وہ عمر ہیں۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ کی حیا

۶۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے حیا (شرم) کرتے ہیں (۱)۔ (مسلم)

حضرت علیؓ کی فضیلت

۶۵۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبہ پر حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی طرف سے تھے۔ (۲) (بخاری)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی برکت سے بارش ہونا

۶۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن الخطاب حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگتے، اور کہتے اے اللہ! ہم تیرے دربار میں اپنے نبی کا وسیلہ اختیار کیا کرتے تھے اور تو بارش برسادیتا تھا، ہم اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں، تو بارش نازل فرمادے، بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

حضرت زبیر بن العوامؓ کا امتیاز

۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں میرے مددگار زبیرؓ ہیں۔ (بخاری)

---

(۱) اسی حیا ہی کا نتیجہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل بھی کوئی نازیبا کام آپ نے نہیں کیا، یہانتک کہ محاصرہ کے زمانہ میں جو کئی دن تک جاری رہا کوئی سخت جملہ زبان سے ادا نہیں فرمایا۔

(۲) امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آپ کے فضائل میں اس کثرت کے ساتھ روایات ہیں کہ کسی صحابی کے متعلق یہ کثرت نہیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی قربانی

۶۸۔ حضرت قیس بن حازمؒ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن میں نے حضرت طلحہ کا ہاتھ شل دیکھا، اس ہاتھ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ کی حفاظت کا فرض انجام دیا تھا۔

(بخاری)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی خاص فضیلت

۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپؐ نے جمع کئے ہوں کسی کے لئے اپنے ماں باپ سوائے سعد بن ابی وقاص کے، غزوۂ اُحد کے دن میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے، سعد تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ (۱)(بخاری و مسلم)

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کا رتبہ

۷۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے، اس امت کے امین ابو عبیدہ ہیں۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے نبیؐ کی دعا

۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے سینہ سے لگایا، اور دعا دی اے اللہ اس کو حکمت سکھا دے۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا صلاح و تقویٰ

۷۲۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک صالح (نیک بخت) ہیں۔ (بخاری)

---

(۱) اس سے حضرت سعدؓ کے مرتبہ کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی رسول ﷺ سے مشابہت

۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو چال ڈھال اور شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے بہت قریب ہو تاکہ اس سے یہ چیز حاصل کریں (اور اس کی پیروی کریں) انھوں نے فرمایا: میں ابن ام معبد (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) سے بڑھ کر کسی کو شکل و صورت اور چال ڈھال میں رسول اللہ ﷺ سے قریب تر نہیں پاتا۔ (بخاری)

حضرت سعد بن معاذ (انصاری) رضی اللہ عنہ کے انتقال پر عرش الٰہی کی جنبش

۷۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر عرش الٰہی ہل گیا۔ (بخاری)

چار قرآن والے صحابہؓ

۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، ان چار سے قرآن سیکھو، ۱۔ عبداللہ بن مسعود، ۲۔ سالم مولی ابی حذیفہ، ۳۔ ابی بن کعب اور ۴۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم (۱)۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو زندگی میں ہی جنت کی بشارت

۷۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کے متعلق جو زمین پر چل پھر رہا ہو فرماتے نہیں سنا کہ یہ جنت والوں میں سے ہے سوائے عبداللہ بن سلامؓ کے۔ (بخاری)

---

(۱) یہ چاروں حافظ قرآن تھے اور قرآن مجید براہ راست خاص طور سے حاصل کیا اور سیکھا تھا۔

اللہ کے محبوب رسولؐ کے محبوب صحابیؓ

۷۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت کے معاملہ نے قریش کو فکر مند کر دیا، انھوں نے کہا اس معاملہ میں (سفارش کی) کون ہمت کر سکتا ہے سوائے رسول اللہ ﷺ کے محبوب اسامہ بن زیدؓ کے (کہ یہ جرأت وہ ہی کر سکتے ہیں) (بخاری)

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی منقبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) جعفر سے فرمایا کہ: اخلاق وعادات اور شکل وصورت میں تم میرے مشابہ ہو۔(ترمذی)

دوستی ہو یا دشمنی خدا کے لئے ہو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿لاتَجِدُ قَوْمًا يُؤمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَلَو كَانُوا آبَاءَ هُمْ، اَوْ اَبْنَاءَ هُم، اَوْ اَخْوَانَهُمْ، اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ، أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الاِيْمَانَ، وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الاَنْهَارُ، خَالِدِيْنَ فِيْهَا، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾

(المجادلۃ، آیت: ۲۲)

جولوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جنکے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش۔

اور ارشاد ہے۔

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾

(المائدۃ، آیت: ۵۵)

تمھارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبرؐ اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔

اور ارشاد ہے۔

﴿لاَیَتَّخِذِ الْمُؤمِنُوْنَ الکَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلاَّ اَنْ تَتَّقُوا مِنْھُمْ تُقَاۃً﴾ (آل عمران، آیت:۲۸)

مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں۔ ہاں اگر اس طریقہ سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو۔ (تو مضائقہ نہیں)

عرش کا سایہ

۷۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت و بڑائی کی وجہ سے جو آپس میں محبت کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔ آج میں ان پر اپنا سایہ کروں گا آج میرے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

اللہ کی محبت ان لوگوں کے لئے

۸۰۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے لئے باہم محبت کرنے والوں اور میرے واسطے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جلنے والوں اور میری ہی رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو گئی۔

(مؤطا امام مالک)

مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے جانا

۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے دوسری بستی روانہ ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ مقرر کیا جب یہ اس کے پاس سے گذرا تو فرشتہ نے کہا۔ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو اس

شخص نے جواب دیا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جارہا ہوں فرشتہ نے کہا۔ کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جو اس کو نبھاتے ہو اس نے کہا نہیں۔ مجھکو اس سے للّٰہی محبت ہے فرشتہ بولا، میں اللہ کا قاصد ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے محبت کی جیسے تم نے اس کے لئے محبت کی (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی محبت ماسوا سے زیادہ ہو

۸۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس کو ایمان کی حلاوت محسوس ہو گی۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں دوسری بات یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے تو للّٰہی محبت کرے تیسری بات یہ کہ کفر کی طرف واپس ہو جانا جس سے اللہ نے اس کو بچایا ہے اتنا ہی ناپسند ہو جتنا آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے۔ (بخاری و مسلم)

سات قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں

۸۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ "قیامت کے دن" اپنا سایہ کرے گا جس دن بجز اللہ کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ا۔ منصف حاکم ۲۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو و نما پائی ۳۔ نماز کا ایسا پابند شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد میں لگا رہے ۴۔ وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں، ملیں تو اس کے لئے ملیں جدا ہوں تو اسی کے لئے جدا ہوں ۵۔ ایسا شخص جس کو ذی حیثیت اور حسین و جمیل عورت معصیت کی دعوت دے اور وہ یہ کہتا ہوا انکار کر دے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں ۶۔ ایسا شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (قریب ترین شخص کو بھی صدقہ کرنے کا علم نہ ہو) ۷۔ ایسا شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اسکے آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری و مسلم)

کام خالص اللہ کے لئے کرنا چاہئے

۸۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے خدا کے لئے محبت کی اور خدا کے لئے غصہ کیا خدا کے لئے دیا اور خدا کے لئے روکا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ (ابوداؤد)

۸۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ مسلمان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے اور کسی سے ناراض ہو تو خدا کے لئے ناراض ہو۔ (ابوداؤد)

مسلمان کی اہمیت

۸۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کے لئے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے (۱) تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے مبارک ہو تیرا چلنا مبارک ہو تم نے جنت میں ایک جگہ بنالی۔ (ترمذی)

جس سے محبت ہو اس کو بتادے

۸۷۔ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو بتادے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں (۲)۔ (ابوداؤد و ترمذی)

---

(۱) اس دولت اور اس اجر و ثواب سے لوگ بہت غافل ہیں۔ اللہ کیلئے محبت کرنے محض اللہ کی خوشی کیلئے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کیلئے جانے کا رواج روز بروز کم ہوتا جارہا ہے اغراض و خواہش نفس یا مادی فوائد کیلئے ملنا، جلنا، ہنسنا، بولنا، چلنا، پھرنا رہ گیا ہے۔

(۲) اس کا کھلا ہوا نفسیاتی اثر ہوتا ہے، اگر آدمی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور میرا خیال کرتا ہے تو دل اس کی طرف کھنچنے لگتا ہے۔

مسلمانوں کی عزت و آبرو کا پاس و لحاظ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسىٰ اَنْ يَّكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ، وَلَانِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسىٰ اَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ، وَلَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ، وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ﴾ (الحجرات، آیت: ۱۱)

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے "تمسخر کریں" ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور عیب نہ لگاؤ ایک دوسرے کو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہیں۔

اور ارشاد ہے:

﴿اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ، اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَاتَجَسَّسُوا، وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾ (الحجرات، آیت: ۱۲)

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بیشک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا، فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾
(الاحزاب، آیت: ۵۸)

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انھوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

اور ارشاد ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾
(المائدۃ، آیت: ۳۲)

جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا یعنی ایک جان بلا عوض جان کے قتل کی جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کا قتل کیا اور جو اسکی زندگی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا۔

مسلمان بڑا قابل احترام ہے

۸۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا لوگو! آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حرمت (احترام) کا دن ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا قابل احترام شہر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حرمت کا مہینہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمھارا خون، تمھارا مال، تمھاری عزتیں اس دن اس شہر اور اس مہینہ ہی کی طرح قابل احترام ہیں بار بار آپؐ نے یہ فرمایا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہونچادیا اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہونچادیا حضرت ابن عباس نے فرمایا خدا کی قسم امت کے نام یہ حضور ﷺ کی وصیت ہے۔ جو موجود ہے اس کو چاہئے کہ غائب کو وصیت پہونچادے تم ہمارے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو۔ (بخاری)

کتاب اللہ ہمارے لئے اسوہ ہے

۸۹۔ حضرت یزید بن شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا خدا کی قسم کتاب اللہ کے سوا ہمارے پاس اور کوئی کتاب نہیں جسکو ہم پڑھیں، اور ہاں جو اس صحیفہ (۱) میں ہے پھر اسکو کھولا تو اسمیں دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور بہت سارے زخموں کے تاوان کا ذکر تھا اور یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، ذمہ لینے میں تمام مسلمان برابر ہیں، ان کا ایک ادنیٰ شخص بھی ذمہ لے سکتا ہے جس نے کسی مسلمان سے بد عہدی کی، اس پر خدا کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکے کسی فرض و نفل کو قبول نہیں فرمائیں گے۔ (مسلم)

مومن، مومن کا معاون ومددگار ہے

۹۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مومن، مومن کے لئے دیوار کی طرح ہے کہ اسکا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط و محکم کرتا ہے۔

(بخاری ومسلم)

ایمان والے کو ہر مومن کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے

۹۱۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: آپس میں محبت کرنے، ایک دوسرے پر باہم رحم کرنے اور ایک دوسرے پر لطف و مہربانی کرنے میں مومنین کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بخار و بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

---

(۱) اس حدیث سے اس باطل عقیدہ کی جڑ کٹ جاتی ہے جو شیعوں کے یہاں پایا جاتا ہے کہ حضرت علی کے پاس کوئی مخصوص صحیفہ تھا اور اللہ کے رسول نے ان کو خاص وصیت کی تھی۔

مسلمان بھائی کی مدد سے اللہ کی نصرت

۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے۔ جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی مدد و نصرت فرماتا رہتا ہے۔ جو کسی کی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک نہ ایک پریشانی سے اسکو بچالے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری)

مسلمانوں کی تحقیر کرنے اور ان کا ساتھ چھوڑنے کی حرمت

۹۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو۔ دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ(۱)، نہ آپس میں بغض و عداوت رکھو نہ ایک دوسرے سے مقاطعہ کرو اور اپنا سودا دوسرے کے بیچنے کے وقت آگے نہ کرو۔ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ اسکو حقیر سمجھے پھر آپ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ پرہیزگاری(۲) اس جگہ ہے ایسا تین مرتبہ کیا آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اسکی آبرو اور اسکا مال حرام ہے۔ (مسلم)

مسلمانوں سے ناحق بدظنی کرنے کی حرمت

۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے کسی کی بات کان لگا کر مت سنو، کسی کے عیب کی جستجو مت

---

(۱) کوئی شخص سامان کی قیمت میں محض بیوقوف بنانے اور دھوکہ دینے کی خاطر اضافہ کردے، اور خریدنے کا ارادہ بھی نہ ہو۔
(۲) تقویٰ اور پرہیزگاری کا تعلق دل سے ہے بناوٹ اور تصنع سے نہیں ہے۔ (زادسفر)

کرو ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش مت کرو(۱) آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں غصہ نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کا بائیکاٹ کرو ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔ (مسلم)

تین دن سے زائد مسلمان سے مقاطعہ کی حرمت

۹۵۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین رات سے زائد جدا رہے اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔ (بخاری)

مسلمانوں کو ایذا دینے اور ان سے بدزبانی کرنے کی حرمت

۹۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان تو وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (مسلم)

کفریہ اعمال سے بچنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کی حرمت

۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ تمہارا بھلا ہو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (مسلم)

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

۹۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکا قتل کرنا کفر ہے۔ (مسلم)

---

(۱) غلط کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جذبہ اچھا ہے۔

ایک دوسرے کے مال کو ناحق لینے کی حرمت

۹۹۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا حق قسم کھا کے چھینا اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے جہنم میں داخلہ ضروری کر دیا اور جنت کو اس پر حرام کر دیا۔ ایک شخص نے پوچھا! اللہ کے نبی چاہے وہ تھوڑی ہی چیز ہو آپؐ نے فرمایا چاہے وہ پیلو کی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

اس قدر مسلمان قابل احترام ہے

۱۰۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی طرف کسی لوہے (دھاردار چیز) سے اشارہ کیا فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک یہ اس کو چھوڑ نہ دے چاہے وہ باپ یا ماں کی نسبت سے اسکا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۱۰۱۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاوجہ مسلمان کی عزت و آبرو پر زبان درازی کرنا بدترین ظلم ہے۔ (ابوداؤد)

غیبت کرنے پر سخت سزا

۱۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میری معراج کرائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے پیتل کے ناخون تھے ان سے وہ اپنے سینوں اور چہروں کو نوچ رہے تھے میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزت و آبرو کو مجروح کر دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

منافقوں کے لئے وعید

۱۰۳۔ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے

صرف زبان سے ایمان لانے والو اور دل سے یقین نہ کرنے والو! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ انکی عزت کے پیچھے پڑو۔ جو انکی عزت کے پیچھے پڑے گا تو اس شخص کی عزت کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے پیچھے پڑے اسکو اسکے گھر میں رسوا کر دے گا۔ (ابوداؤد)

مسلمان کو منافق سے بچانے والے کے لئے اللہ کی رحمت

۱۰۴۔ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی مومن کو منافق سے بچایا، مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسکے گوشت (یعنی جسم) کو جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہو گا کہ اپنے اس فعل سے اس میں عیب لگا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا جب تک کہ اس نے جو بہتان لگایا ہے اسکا تاوان دیکر چھٹکارانہ حاصل کر لے۔ (ابوداؤد)

بعض مواقع پر مومن کی مدد و حمایت ضروری ہو جاتی ہے

۱۰۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ بے سہارا چھوڑ دے گا جہاں اسکی بے عزتی ہو رہی ہو اور اسکی حرمت و آبرو پر دھبہ لگایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ بے سہارا چھوڑ دے گا جہاں وہ اسکی مدد کا طلبگار ہو گا اور جو شخص بھی کسی مسلمان کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا جہاں اسکی عزت پامال ہو رہی ہے اور اسکی آبرو کی پردہ دری کی جارہی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی مدد ایسی جگہ فرمائے گا جہاں اسکی مدد کی اس بندے کو ضرورت ہو گی۔ (ابوداؤد)

مومن کی عظمت

۱۰۶۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اللہ کے گھر کی طرف یا یہ فرمایا کہ کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تمھاری کیا بڑائی ہے اور تمھاری حرمت کتنی بڑھی ہوئی ہے مومن اللہ کے نزدیک تم سے زیادہ محترم ہے۔ (ترمذی)

محنت ومزدوری اور ہاتھ سے کمانے کی اہمیت وفضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعۃ، آیت:۱۰)

پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

اور ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (البقرۃ، آیت:۱۹۸)

اسکا تمھیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں تجارت کے ذریعہ) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرۃ، آیت:۲۷۵)

حالانکہ بیع کو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام۔

اور ارشاد ہے:

﴿لَا تَاْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ (النساء، آیت:۲۹)

اے ایمان والو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر اسکی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو تو جائز ہے)

اور ارشاد ہے:

﴿وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (الفاطر، آیت: ۱۲)

اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلی آتی ہیں، تاکہ تم اسکے فضل سے معاش تلاش کرو۔

اور ارشاد ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (النور، آیت: ۳۷)

یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

اور ارشاد ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۶۷)

مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کھاتے ہو اور جو چیزیں ہم تمھارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔

مانگنا اچھی چیز نہیں

۱۰۷۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر آئے، اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے، اس کو بیچے اللہ اس کی وجہ سے بقدر ضرورت دے دے، تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دیں نہ دیں۔ (بخاری)

۱۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے، تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں نہ دیں۔ (بخاری ومسلم)

بڑے بڑے پیغمبر اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

۱۰۹۔ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے بیشک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔(بخاری)

حضرت زکریاؑ کی محنت و مزدوری

۱۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔(مسلم)

صدقہ و خیرات میں مالداروں کا حق نہیں ہے

۱۱۱۔ حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور دونوں نے صدقہ و خیرات مانگا، آپ ﷺ نے نظر ڈالکر اوپر سے نیچے تک دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو توانا و تندرست محسوس کیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، تم چاہو تو میں تم کو دیدوں، (مگر یہ سمجھ لو کہ) اور (تم جیسے) تندرست و توانا لوگوں کا اس میں حصہ نہیں ہے۔(ابوداؤد و نسائی)

یتیم کے مال کو تجارت کر کے بڑھانا چاہیئے

۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی یتیم کا ولی بنے اس کو چاہئے کہ اس یتیم کے مال کو تجارت کر کے بڑھاتا رہے، ایسا نہ کرے کہ اس کو بڑھائے نہیں اور صدقہ دیتے دیتے اسکا مال ختم ہو جائے۔ (ترمذی)

زمانۂ حج میں تجارت کا جواز

۱۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز (ان جگہوں پر لوگ میلہ کے طور پر بازار لگایا کرتے تھے) زمانہ جاہلیت کے بازار تھے، تو صحابہ کرامؓ نے زمانۂ حج میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، "لیس علیکم جناحٌ ان تبتغوا

فضلاً من ربکم" اس کا تم کو کوئی گناہ نہیں کہ (تم حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) رزق تلاش کرو، اپنے پروردگار سے۔ (بخاری)

تجارت کی برکت

۱۱۴۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن الربیع کے درمیان مواخات کروائی، تو سعد بن الربیع نے کہا، کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، میں اپنا آدھا مال تم کو دیتا ہوں، تم دیکھو میری دونوں بیویوں میں سے جس کے خواہشمند ہو اس سے میں تمھارے لئے دستبردار ہو جاؤں (طلاق دیدوں) جب عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کرلو، حضرت عبدالرحمن نے فرمایا، مجھ کو اس کی ضرورت نہیں (بس مجھ کو یہ بتادو کہ) یہاں کوئی بازار ہے، جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو؟ سعد بن ربیع نے کہا، قینقاع کا بازار ہے، دوسرے دن حضرت عبدالرحمن بازار گئے، اور پنیر اور گھی لائے، پھر اسی طرح برابر صبح جاتے رہے، تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا، کہ ایک دن آئے، اور ان کے کپڑوں پر سہاگ عطر کا اثر تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے شادی کرلی؟ انھوں نے کہا (جی) ہاں، آپؐ نے پوچھا کس سے؟ انھوں نے جواب دیا، انصار کی ایک خاتون سے، پھر آپؐ نے پوچھا: کیا دیا؟ (مہر) تو انھوں نے عرض کیا کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے، (یعنی ۳ درہم) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

مہاجرین کا تجارت اور انصار کا کھیتی باڑی کرنا

۱۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ تم لوگ کہتے ہو، کہ ابو ہریرہ، رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت کثرت سے بیان کرتا ہے، کیا بات ہے کہ مہاجرین و انصار ابو ہریرہ کی طرح رسول ﷺ کی حدیثیں نہیں بیان کرتے، تو وجہ اسکی یہ ہے کہ مہاجرین تجارتی کاروبار کے سلسلہ

سے بازاروں میں مشغول رہتے تھے، اور میں ہر چیز سے فارغ ہو کر خدمت رسالتمآب ﷺ میں حاضر رہتا تھا، وہ غیر حاضر رہتے میں حاضر رہتا، وہ بھول جاتے میں یاد کر لیتا اور میرے انصار بھائیوں کو اپنی کھیتی باڑی سے فرصت نہ ملتی، اور میں فقراء صفہ میں سے ایک فقیر تھا، جب وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ (بخاری)

حضرت ابو بکرؓ کا تجارت میں مشقت اٹھانا

۱۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بار خلافت سنبھالا تو فرمایا کہ میری قوم کو معلوم ہے کہ میرے پیشہ کی آمدنی میرے اہل و عیال کے نان و نفقہ کے لئے ناکافی نہیں تھی، اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں، لہٰذا اب ابو بکر کے متعلقین اس (سرکاری) مال سے کھائیں گے، (مسلمانوں کے نفع کے خاطر) تجارت میں لگائیں گے۔(۱) (بخاری)

بیع صرف کا حکم

۱۱۷۔ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ تجارت کرتے تھے، ہم نے آپ ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا، کہ اگر دست بدست (نقد) ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو درست نہیں (۲)۔ (بخاری)

---

(۱) حضرت ابو بکرؓ کے تقویٰ و پرہیز گاری اور عزیمت پر عمل کی مثال نہیں مل سکتی اسی لئے آپ کو صدیقیت کا وہ بلند مقام ملا، جو آپ ہی کا حصہ تھا، آپ نے خلافت کے بعد جب مجبوراً بیت المال سے کچھ لینا شروع کیا، تو اسکے بعد مسلمانوں کے معاملات کی نگہداشت ان کی تجارت کے فروغ اور ان کی غذا کی فراہمی کے لئے کوشاں رہے، جو آپ پر بحیثیت خلیفہ واجب نہیں تھا۔ (خلفاء راشدین، مجمع بحار الانوار)

(۲) سونے چاندی اور ایک دوسرے کی آپس میں بیع کے بارے میں تفصیلی مسائل ہیں، جو فقہ کی کتابوں سے دیکھنا چاہئے۔

مقروض سے مطالبہ کرنے میں نرمی اور خرید و فروخت میں سخاوت

۱۱۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا ایک بندہ جس کو اللہ نے مال سے سرفراز کیا تھا، اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کیا گیا، (یعنی قبر میں یا حشر کے دن) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا عمل کئے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، "ولا یکتمون اللہ حدیثاً" (اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے) وہ بندہ عرض کرے گا کہ تو نے مجھ کو مال عطا فرمایا تو میں لوگوں کے خرید و فروخت کے وقت نرمی اور سخاوت سے کام لیتا تھا، مالدار سے آسانی کا برتاؤ کرتا تھا، اور نادار کو مہلت دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں تجھ سے زیادہ درگذر کا حق رکھتا ہوں، پھر فرمائے گا، میرے بندہ کو درگذر کرو، عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

بیچی جانے والی چیز کا عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید

۱۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے آپؐ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کر دیا، تو آپؐ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا، آپؐ نے اس غلہ فروش دوکاندار سے فرمایا کہ یہ تری اور گیلا پن کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ غلہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں، آپؐ نے فرمایا اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ رہنے دیا، تاکہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے، جو آدمی دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

جھوٹ سے تجارت کی برکت کا اٹھنا

۱۲۰۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک الگ نہ ہوں(۱) اگر وہ سچ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت دی جائے گی، اور اگر جھوٹ بولیں (گے) تو ان کی سوداگری کی برکت ہٹادی جائے گی(۲)۔ (بخاری ومسلم)

دھوکہ باز تاجر کا حشر خراب ہوگا

۱۲۱۔ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تاجر لوگ سوائے ان کے جنھوں نے تقویٰ، نیکی اور سچائی کا رویہ اختیار کیا، قیامت میں فاجر اور بدکار اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی)

شجر کاری اور کاشت میں نفع ہی نفع

۱۲۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے، اور اس سے انسان فائدہ اٹھائیں یا پرند تو اسکے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

بٹائی پر زمین دینا

۱۲۳۔ حضرت عمرو بن دینار تابعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے طاؤس (تابعی) سے ایک بار کہا آپ بٹائی پر زمین اٹھانا چھوڑ دیتے تو اچھا ہوتا، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ

---

(۱) خرید و فروخت کے معاملہ میں اگر بیچنے والا یا خریدنے والا یا دونوں میں سے کوئی ایک یہ شرط کرے کہ ایک دن یا دو تین دن تک مجھے اختیار ہوگا کہ میں چاہوں تو اس معاملہ کو ختم کردوں تو جائز ہے، امام نسائی اور دوسرے ائمہ کے نزدیک اس طرح کئے بغیر بھی دونوں کو اس وقت تک معاملہ فسخ کرنے کا اختیار رہتا ہے، جب تک وہ دونوں اسی جگہ رہیں، لیکن اگر کوئی ایک بھی اس جگہ سے ہٹ جائے اور علاحدہ ہو جائے تو یہ اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۲) ایک چیز ہے روپیہ کی زیادتی اور ایک چیز ہے روپیہ کی برکت، برکت یہ ہے کہ اس کا ان کو موقع ملے کہ روپیہ کام آئے نیک عمل کی توفیق ہو یہ نہیں ہوگا۔ (زادسفر)

نے اس سے منع فرمایا تھا، تو انھوں نے کہا میرا طریقہ یہ ہے کہ میں کاشتکاروں کو کاشت کے لئے زمین بھی دیتا ہوں اور اس کے علاوہ بھی ان کی مدد کرتا ہوں، اور امت کے بڑے عالم یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ کو بتایا تھا، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے زمین کو بٹائی پر اٹھانے سے منع نہیں فرمایا البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنی زمین اپنے دوسرے بھائی کو کاشت کے لئے دے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مقررہ لگان وصول کرے۔ (بخاری)

پیداوار کے نصف حصہ پر معاملہ

۱۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے پیداوار (کاشت ہو یا پھل) کے نصف حصہ پر معاملہ کیا، آپ اپنی ازواج مطہرات کو سو وسق (۱) عنایت فرماتے، اسی ۸۰ وسق کھجور اور بیس ۲۰ وسق جو، حضرت عمرؓ نے خیبر کے حصے کر دئے اور ازواج مطہرات کو اختیار دیا، کہ زمین و پانی والا حصہ لے لیں یا سابقہ حصہ ان کے لئے برقرار رکھا جائے، تو ان میں سے کسی نے زمین والا حصہ لیا اور کسی نے وسق والا حصہ، حضرت عائشہؓ نے زمین والا حصہ اختیار کیا۔ (بخاری)

---

(۱) اہل مدینہ کے ناپ کے پیمانوں میں اہم پیمانے مُد، صاع، اور وسق تھے، مُد دو چلو کے بقدر غلہ یا پانی کو کہتے تھے یہ دو چلو متوسط آدمی کے ہاتھوں کے بقدر پائے گئے ہیں، چار مُد کا ایک صاع اور ساٹھ ۶۰ صاع کا ایک وسق شمار کیا جاتا تھا۔ ایک مُد مساوی ہوگا، ۵۴۴ گرام وزن کے گیہوں یا ۸۱۶ گرام پانی اور ایک صاع مساوی ہوگا، ۲۱۷۶ گرام وزن کے گیہوں یا ۳۲۶۴ گرام پانی کے، (جزیرۃ العرب)

زہد و قناعت اور اللہ پر یقین

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (ھود، آیت:٦)

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ، يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ، تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ، لَايَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾

(البقرۃ، آیت: ۲۷۳)

(اور ہاں تم جو کچھ خرچ کرو گے تو) ان حاجت مندوں کے لئے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافہ سے ان کو صاف پہچان لو (کہ حاجت مند ہیں اور شرم کے سبب) لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا، لَمْ يُسْرِفُوْا، وَلَمْ يَقْتُرُوْا، وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾

(الفرقان، آیت: ٦٧)

اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ وہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ ضرورت سے زیادہ نہ کم۔

اور ارشاد ہے:

﴿مَاأُرِیْدُ مِنْھُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنَ، اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ، ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ﴾ (الذاریات:۵۷۔۵۸)

میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں خدا ہی رزق دینے والا زور آور اور مضبوط ہے۔

مال میں برکت کا طریقہ

۱۲۵۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ مال سر سبز و شاداب ہے، جو اس کو بے پرواہی کے ساتھ لے گا، تو اس میں برکت ہو گی، اور جو نفس کی طمع کے ساتھ لے گا، تو برکت نہ ہو گی، اور یہ مثال ایسی ہے کہ آدمی کھاتا ہے، اور سیر نہیں ہوتا، اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

دولت کی کثرت کا نقصان

۱۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال میں بڑی کشش اور مٹھاس ہے، موسم بہار میں جو سبزہ اگتا ہے، (وہ ایسا لذیذ ہوتا ہے کہ) اس کو جانور اتنا کھا جاتا ہے، کہ پیٹ پھول آتا ہے، اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے، سوائے اس جانور کے جو کھاتا ہے پھر جب پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ دھوپ کھاتا ہے جگالی کرتا ہے، اور پاخانہ پیشاب کرتا ہے اور پھر وہ دوبارہ کھاتا ہے، (اس سے اس کو نقصان نہیں پہونچتا) یہ مال بھی بڑا میٹھا ہے، جو اس کو جائز طریقہ سے حاصل کرتا ہے، اور پھر صحیح محل میں خرچ کرتا ہے، تو اسکے لئے کیا خوب رزق ہے اور جو اس کو غلط طریقہ سے حاصل کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہوتی ہے، جو کھاتا جاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔ (بخاری)

دنیا کا جال

۱۲۷۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں تمہارے لئے فقر کو نہیں ڈرتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تمہارے لئے بھی دنیا اسی طرح نہ پھیلادی جائے جیسے تم سے اگلوں کے لئے پھیلائی گئی تھی، تو تم اس سے محبت کرنے لگو جس طرح کہ وہ محبت کرنے لگے تھے، اور جیسے ان کو (آخرت سے) غافل کیا تم کو بھی کہیں غافل نہ کردے۔ (بخاری)

دنیا سے محبت کرنے والے کا حال

۱۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دینار و درہم کا بندہ (یعنی روپے پیسے کا چاہنے والا) تباہ و برباد ہوا، اگر اس کو دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے۔ (بخاری)

انسان کی تمنائیں ختم ہونے والی نہیں

۱۲۹۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر انسان کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ چاہے گا کہ اس کو دو وادی مل جائیں، اسکے منہ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے، (یعنی اسکی تمنائیں جب تک موت نہ آجائے ختم نہیں ہوسکتی ہیں) اللہ تعالٰی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بے مانگے حاصل ہونے والے مال کے لینے میں کوئی حرج نہیں

۱۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ عنایت فرمایا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے زیادہ جو محتاج ہو اس کو عنایت فرمادیں، آپؐ ارشاد فرماتے کہ اس کو

لے لو اپنی ملکیت بنالو یا اس کو صدقہ کردو، اور جو مال تم کو بلا مانگے اور بلا لالچ کے مل جائے اس کو لے لو، اور جو اس طرح نہ حاصل ہو اسکے پیچھے اپنے کو نہ تھکاؤ۔ (مسلم)

سامان ضرورت بھر ہو

۱۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ خوش نصیب وہ ہے جو اسلام لایا، اور ضرورت بھر سامان رکھتا ہے، اور جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس پر وہ قانع ہے۔ (مسلم)

تلاش رزق میں پرہیزگاری

۱۳۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! خدا سے ڈرو، اور تلاش رزق کے سلسلہ میں نیکی اور پرہیزگاری کا رویہ اختیار کرو، پس کوئی متنفس اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، تو اگر روزی میں تاخیر ہو جائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اور تلاش رزق کے سلسلہ میں نیکی اور پرہیزگاری کا رویہ اختیار کرو، اور جو حلال و جائز ہے اس کو اختیار کرو، اور جو حرام و ناجائز ہے اس کو ترک کرو۔ (ابن ماجہ)

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

۱۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ دولت و استغناء مال کی کثرت سے نہیں ہوتا، بلکہ مالداری دل کی دولت ہے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافروں کی سی زندگی گزارو

۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح رہو جیسے ایک مسافر راہ گیر۔ (بخاری)

خدااور مخلوق کی محبوبیت کانسخہ

۱۳۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے بارے میں زُہد اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور جو لوگوں کے پاس ہے اس کی طمع نہ کرو (بے فکر اور غنی ہو جاؤ) لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ)

اپنے مال میں انسان کا اصلی حصہ

۱۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے میرا مال، میرا مال، اس کا مال تو تین ہی چیزیں ہیں، جو اس نے کھایا فنا کیا، جو پہنا پرانا کیا، یا صدقہ کیا، تو اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنالیا، اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ چلا جائے گا، اور لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔ (مسلم)

قیامت میں چار سوال

۱۳۷۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی بندہ کے قدم نہ ہٹیں گے جب تک چار باتوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے گا۔

(۱) اسکی عمر کے متعلق کس میں فنا کی۔

(۲) علم کے متعلق کہ اس سے کیا کام کیا۔

(۳) مال کے متعلق کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

(۴) اور جسم کے متعلق کہ کس میں پرانا کیا۔ (ترمذی)

خیر کے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ (سبا، آیت: ۳۹)

اور جو تم خرچ کرو گے وہ اس کا (تمھیں) عوض دے گا۔

اور ارشاد ہے:

﴿ وَمَاتُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ، وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلاَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ، وَاَنْتُمْ لَاتُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۷۲)

اور (اے مومنو) تم جو مال بھلی راہ میں خرچ کرتے ہو تو اس کا فائدہ تمھیں کو ہے اور تم جو خرچ کرو گے خدا کی خوشنودی کے لئے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمھیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۷۳)

اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہ ہو کہ خدا اس کو جانتا ہے۔

لوگوں کی غربت کا نبی کریم ﷺ پر خاص اثر

۱۳۸۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں تھے کہ کچھ لوگ دھاری دار چادریں بیچ سے کاٹ کر گلہ میں ڈالے

ہوئے یا عباء پہنے ہوئے تلوار لٹکائے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے اکثر قبیلہ مضر کے لوگ تھے، ان پر فقر و فاقہ کا اثر دیکھ کر حضور ﷺ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر آئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا، اذان واقامت ہوئی اور نماز پڑھی گئی، نماز کے بعد آپ نے تقریر فرمائی اور فرمایا لوگو تم اس خدا سے ڈرو، جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے، آیت کے آخری حصہ "ان اللہ کان علیکم رقیباً" بیشک اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہا ہے تک (پڑھا) پھر سورۂ حشر کی آیت "یاایھاالذین امنوا اتقواللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد" (اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور ہر ایک دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟) پڑھی،

اسکے بعد لوگوں نے روپیہ پیسہ کپڑا خیرات کیا، کوئی ایک صاع گیہوں لایا، کوئی ایک صاع کھجور ہی لایا، یہاں تک حضور ﷺ نے فرمایا، لائے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، انصار میں سے ایک شخص بھری ہوئی بوری لے کر آئے، جس کا اٹھانا اور سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا، بلکہ ہاتھ جواب دے گئے، پھر تو دینے والوں کا تانتا بندھ گیا، یہاں تک کہ میں نے غلہ اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے، پھر میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک دمک رہا ہے، روئے انور پر خوشی وبشاشت کھل رہی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا، اس کو اسکا اجر تو ملے گا ہی، اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے، اس کا بھی اجر اس شخص کو ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی، اور جس نے اسلام میں برا طریقہ رائج کیا، اس کو اس کا بھی وبال ہوگا، دوسرے جو لوگ اس کو اپنائیں گے، ان کا بھی وبال اس کو ہوگا۔ ان کے وبال میں کوئی کمی کئے بغیر۔ (مسلم)

مالداروں کے لئے وعید

۱۳۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہونچا،

آپ خانۂ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا، رب کعبہ کی قسم وہی خسارہ میں ہیں، میں آیا اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، پھر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے نبیؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے، سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے خوب خرچ کیا، سامنے والوں پر، پیچھے اور دائیں بائیں رہنے والوں پر، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (مسلم)

دو طرح کے لوگوں پر رشک کرنا چاہئے

۱۴۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ رشک تو دو ہی قسم کے آدمیوں پر کرنا درست ہے، ایک ایسا آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی خوب توفیق دی ہو اور ایک ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی کی دولت سے نوازا ہو، اور وہ اسکے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو، اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔ (مسلم)

راہ حق میں خرچ ہونے والا مال اس کا مال ہے

۱۴۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اسکے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم میں سے ہر شخص کو اسی کا مال زیادہ محبوب ہے، آپؐ نے فرمایا، اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے راہ خدا میں خرچ کر دیا، اور اسکے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے چھوڑا۔ (بخاری)

۱۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے ایک کھجور کے برابر بھی پاکیزہ کمائی سے صدقہ کیا، اور اللہ تعالیٰ بھی پاکیزہ کو ہی قبول فرماتا ہے، اور اس کو داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے، پھر (صدقہ کرنے والے کے لئے) اس کو بڑھاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص گھوڑے کے بچّے کو (پال کر) بڑا کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (بڑا ہو جاتا ہے) پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

بے ضرورت مال کو خرچ کرنا

۱۴۳۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی آدم تم اپنا بچا کھچا خرچ کر دو یہ تمھارے لئے بہتر ہے، اور اگر اس کو روک رکھو، تو تمھارے حق میں بُرا ہے، ضرورت بھر روک لو تو قابل ملامت نہیں، خرچ کرنے میں جو قریبی لوگ ہوں ان سے شروع کرو، اوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والا) سے اچھا ہے۔ (مسلم)

جو راہ خدا میں خرچ کر دیا جائے وہی باقی ہے

۱۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک بکری ذبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اس میں سے کیا بچا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اس کا صرف دست باقی ہے، آپ نے فرمایا، دست کے علاوہ سب باقی ہے۔ (ترمذی)

گننے کی ممانعت، خرچ کی ہدایت

۱۴۵۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بخل نہ کرو، کہ تمھارے ساتھ بھی بخل کیا جائے، ایک روایت میں ہے کہ خرچ کرو، دو، دلاؤ، گن گن کر نہ رکھو، کہ تمھارے لئے بھی گنا جائے، حساب نہ لگاؤ کہ تم کو بھی حساب سے دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا

۱۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا ہے، اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی عزّت بڑھاتا ہی رہتا ہے، اور جو بھی اللہ کے لئے تواضع و خاکساری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اونچا کرتے ہیں۔ (مسلم)

افضل ترین صدقہ

۱۴۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ، کون سا صدقہ زیادہ موجب اجر ہے، آپؐ نے فرمایا تم اس حال میں صدقہ کرو، کہ تم تندرست ہو، مال کا شوق و لالچ ہو، فقر کا کھٹکا لگا ہو، مالدار رہنے کی امید بندھی ہو، اور خرچ میں ٹال مٹول نہ کرو، کہ جب موت کا وقت آجائے، تو وصیت کرنے لگو کہ فلاں کا اتنا حصہ، فلاں کا اتنا، حالانکہ وہ فلاں کا ہو چکا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا کی بے وقعتی

۱۴۸۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی، آپ نے سلام پھیرا پھر جلدی سے اٹھے، اور لوگوں کی گردن پھاندتے ہوئے ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے تشریف لے گئے، آپؐ کی اس جلدی سے لوگ گھبرا گئے، کچھ دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے تو محسوس فرمایا کہ آپ کی جلدی سے لوگ حیرت زدہ ہیں، تب آپؐ نے فرمایا، کہ مجھے یاد پڑا کہ گھر میں چاندی یا سونے کی ایک ڈلی رہ گئی ہے، یہ مجھے پسند نہ آیا، کہ وہ ذہن میں الجھن پیدا کرتی رہے، لہٰذا میں نے جا کر اس کو تقسیم کر دینے کی ہدایت کر دی۔ (بخاری)

انسان کے عمل میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے

۱۴۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں کچھ ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ صدقہ لے کر نکلا اور دھوکہ میں ایک چور کو دے دیا، صبح کو لوگوں میں ایک چرچا شروع ہوا کہ چور کو صدقہ دے دیا، اس شخص نے کہا کہ اے اللہ قابل حمد و ستائش تو تیری ہی ذات ہے، میں کچھ ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ صدقہ کا مال لے

کر نکلا، اور ایک زانیہ کو دے دیا، صبح کو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ (فلاں نے) زانیہ کو صدقہ دیا، اس شخص کو غلطی کا علم ہوا تو کہا، خداوند ساری تعریف تجھی کو زیبا ہے، میں نے تو زانیہ کو صدقہ دے دیا، میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا، چنانچہ صدقہ کا مال لے کر نکلا، اور ایک مالدار کو دے دیا، صبح کو پھر اس کا چرچہ ہوا کہ ایک مالدار کو صدقہ دے دیا، اس نے کہا میرے اللہ سب تعریفیں تجھی کو زیبا ہیں، ایک مرتبہ تو چور کو دے دیا، پھر دوبارہ ایک زانیہ کو دے دیا، اور تیسری بار ایک مالدار کو دے دیا، پھر آیا تو اس سے کہا گیا، کہ چور کو صدقہ دینا بر بنائے مصلحت خداوندی تھا، شاید اب وہ چوری سے بچے، زانیہ کو بھی دینا شاید اس کو زنا سے باز رکھنے کا سبب بن جائے، رہا مالدار تو ہو سکتا ہے، اس کو تمھارے اس عمل سے عبرت ہو، اور خدا کے دیئے ہوئے مال سے وہ بھی خرچ کرے۔ (بخاری)

ایثار اور ایک دوسرے کا تعاون و دل داری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر، آیت:۹)

اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود ضرورت ہی ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾ (الدھر، آیت:۸۔۹)

اور باوجودیکہ ان کو خود کھانے کی خواہش (اور ضرورت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔

اور ارشاد ہے

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ﴾ (اللیل، آیت:۱۷۔۲۰)

اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ (اس سے) بچالیا جائے گا جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو اور (اسلئے) نہیں (دیتا کہ) اس پر کسی کا احسان ہے جسکا وہ بدلہ اتارتا ہے بلکہ خداوند تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَیْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾ (آل عمران، آیت: ۹۲)

مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کروگے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکوگے، اور جو چیز تم صرف کروگے خدا اس کو جانتا ہے۔

ضیافت کی اعلیٰ مثال

۱۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور (خدمت اقدس میں) عرض کیا، میں فقر و فاقہ کا مارا ہوں، آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس بھیجا کہ کچھ ہو تو لاؤ، انہوں نے کہلا بھیجا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پیغام حق لیکر بھیجا ہے، پانی کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، اس کے بعد آپ نے دوسری بیوی کے ہاں بھیجا، وہاں سے بھی یہی جواب آیا، آپؐ نے فرمایا، آج کی رات کون اس کی مہمانی کرے گا، حضرات انصار میں سے ایک صاحب نے فرمایا، اللہ کے نبیؐ! میں، چنانچہ (یہ کہکر آپ) اس شخص کو لیکر اپنے خیمہ کی طرف گئے، اور اپنی اہلیہ سے کہا، حضور ﷺ کے مہمان کی ضیافت کرو، اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے اہلیہ سے پوچھا کہ کیا تمھارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، صرف بچوں کا کھانا ہے، انصاری نے اہلیہ سے کہا، بچوں کو کسی طرح بہلادو، اور جب وہ رات کا کھانا مانگیں، تو کسی طرح بہلا پھسلا کر سُلادو، اور جب ہمارا مہمان کھانے کیلئے بیٹھے تو چراغ بجھادینا اور ہم مہمان پر ایسا ظاہر کریں گے کہ گویا ہم بھی کھانے میں شریک ہیں، چنانچہ یہ لوگ (کھانے کیلئے) بیٹھے، اور مہمان نے کھانا کھایا، اور ان دونوں نے بھوکے رہ کر رات گذاردی، جب وہ صبح کو انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، کہ آج کی رات، اپنے مہمان کے ساتھ تم دونوں کے سلوک سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے۔ (بخاری ومسلم)

رسول اللہ ﷺ سائل کو واپس نہیں کرتے تھے

۱۵۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی چادر لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ اللہ کے نبی، آپ کو پہنانے کے لئے یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے، حضور ﷺ نے وہ چادر قبول فرمالی، اس وقت آپ کو اس کی ضرورت تھی، پھر وہی چادر زیب تن فرماکر ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے، ایک شخص نے کہا یہ چادر آپ ہمیں عنایت فرمادیں، یہ تو بڑی خوبصورت ہے، آپؐ نے فرمایا اچھا، پھر آپ مجلس میں بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد واپس تشریف لے گئے، اور چادر تہہ کر کے، اس شخص کو بھیج دی، لوگوں نے اس شخص سے کہا، تم نے یہ اچھا نہیں کیا، آپ نے اس کو زیب تن فرمایا، اور اس وقت آپ اس کے حاجتمند تھے، تم نے آپؐ سے یہ چادر مانگ لی، حالانکہ تمھیں یہ معلوم ہے کہ حضور ﷺ کسی سائل کو واپس نہیں فرماتے، اس شخص نے کہا، میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اسلئے مانگی کہ مرنے کے بعد یہی میرا کفن ہو، حضرت سہل فرماتے ہیں یہی چادر اس کا کفن بنی (بخاری)

زائد چیز دینے کا حکم

۱۵۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، کہ اسی اثناء میں، ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا، اور دائیں بائیں دیکھنے لگا، حضور ﷺ نے فرمایا جسکے پاس کوئی سواری فاضل ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو، اور جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زادراہ ہو، وہ اس کو دے دے جس کے پاس زاد راہ نہ ہو، پھر آپ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا، فرمایا، حتیٰ کہ ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ ضرورت سے زائد چیز میں ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

آپسی محبت کی مثال

۱۵۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، کہ اشعریوں کے اخراجات جنگ جب کم ہو جاتے تھے، اور شہر میں رہنے والے ان کے اہل و عیال کا کھانا پینا بھی کم ہو تا، تو ان کے پاس جو کچھ ہو تا، اس کو ایک کپڑے میں جمع کرتے، اور پھر ایک برتن سے برابر برابر آپس میں تقسیم کر لیتے، وہ ہم میں سے ہیں، اور ہم ان میں سے (بخاری و مسلم)

کھانے کی برکت

۱۵۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور ﷺ نے فرمایا، ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

دوسروں کے ساتھ ہمدردی وبہی خواہی مومن کی شان

قرآن کریم نے حضرت نوح علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے انھوں نے اپنی امت سے کہا:

﴿وَاَنْصَحُ لَكُمْ﴾ (الاعراف، آیت: ۶۲) (اور میں تمھاری خیر خواہی کرتا ہوں)

ہود علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے۔

﴿وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ﴾ (الاعراف،:۶۸) (اور میں تمھارا امانت دار خیر خواہ ہوں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات،:۱۰) (مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں)

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے۔

﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ اور نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

(سورہ الحج، آیت: ۷۷)

خیر خواہی کی اہمیت

۱۵۵۔ حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دین خیر خواہی اور نصیحت کا نام ہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا، ہم نے سوال کیا، اللہ کے نبی! کس کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام کے لئے۔ (مسلم)

خیر خواہی ہر مسلمان کا حق

۱۵۶۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، اور دل میں ہر مسلمان کے لئے جذبہ خیر رکھنے کی حضور ﷺ سے بیعت کی۔ (بخاری و مسلم)

ہر مسلمان کو جذبہ خیر خواہی رکھنا چاہئے

۱۵۷۔ حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں اسلام کی آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے مجھ پر یہ شرط لگائی کہ اس (اسلام) کے ساتھ ہر مسلمان کے لئے جذبہ خیر خواہی رکھنے کی بھی بیعت کریں۔ چنانچہ میں نے اس پر بیعت کی اور اس مسجد کے خدا کی قسم میں تمھارا خیر خواہ ہوں۔ (بخاری)

جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے

۱۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کامل مومن اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپس میں مسلمانوں کے چھ نمایاں حق

۱۵۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب اس سے ملو تو سلام کرو جب وہ دعوت دے تو قبول کرو جب تم سے نصیحت کی درخواست کرے تو اس کو نصیحت کرو اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہو جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جاؤ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

جو جیسا کرے گا ویسا ہی اللہ تعالیٰ اس کو بدلہ دیں گے

۱۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائیں گے اور جو شخص کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کا معاملہ کریگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم)

ظالم کی مدد ظلم سے روکنا ہے

۱۶۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس کی مدد کر سکتا ہوں جب کہ وہ مظلوم ہو اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو باز رکھو۔ ظلم سے روک دو بیشک یہ مدد ہے۔ (ظالم کی) (بخاری)

برائی سے باز رہنا بھی صدقہ ہے

۱۶۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے راوی نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا کیا خیال ہے اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے ہاتھ (کی محنت) سے کھائے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے راوی نے کہا کیا خیال ہے اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کرے کہا اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ (خود) برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

ضرورت مند کی سفارش کرنے پر اجر

۱۶۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تھا تو آپ ﷺ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے سفارش کرو، اور اجر حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کروادیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اچھے کام اور برے کام کو رائج کرنے والوں کا ثواب اور عقاب

۱۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کو ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو گناہ کی دعوت دے گا اس کو ان سب کا گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

مومن، مومن کا آئینہ ہے

۱۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن، مومن کا آئینہ ہے۔ مومن، مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی پشت پناہی کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم میں کا ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر اس میں کوئی گندگی دیکھے تو اس کو دور کرے۔ (ترمذی)

عزت رکھنا بڑا ثواب ہے

۱۶۷۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی کی عزت و آبرو کو بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ (ترمذی)

نیک نیتی سے ہر کام صدقہ ہے

۱۶۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔ تمھارا بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ کسی بھٹکے ہوئے راہی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کمزور نگاہ والے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اپنے گھڑے کا پانی اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دو یہ بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

مرنے کے بعد یہ تین چیزیں فائدہ پہونچاتی ہیں

۱۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مرتا ہے تو اسکے سارے اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین عملوں کے۔ صدقہ جاریہ، یا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

رہنمائی کرنے پر بڑا ثواب ہے

۱۷۰۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو بھلی راہ دکھائے گا۔ اس کو اس کے کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسلم)

باہم صلح اور میل جول کرانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿لَاخَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ، اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ، اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء، آیت: ۱۱۴)

ان لوگوں کی بہت سی سرگوشیاں اچھی نہیں۔ ہاں (اس شخص کی سرگوشی اچھی ہو سکتی ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔

اور ارشاد ہے

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات، آیت: ۱۰)

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (الانفال، ۱)

اور صلح خوب (چیز) ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء، آیت: ۱۲۸)

اور آپس میں صلح رکھو۔

رسول اللہ ﷺ کی جدوجہد صلح کے سلسلہ میں

۱۷۱۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کا آپس میں کچھ اختلاف ہے تو آپ کچھ لوگوں کے ساتھ ان میں صلح کرانے

کیلئے تشریف لے گئے معاملہ طے ہونے میں دیر لگی اور نماز کا وقت آگیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو بکر حضور ﷺ معاملہ طے کرنے میں مشغول ہو گئے ہیں اور نماز کا وقت قریب آگیا ہے کیا آپ امامت فرما سکتے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اگر آپ چاہتے ہیں تو میں نماز پڑھا سکتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۲۔ حضرت سہل بن سعد ہی سے روایت ہے کہ قبا کے لوگوں میں باہم لڑائی ہوئی (بات اتنی بڑھی کہ) پتھر بازی شروع ہو گئی۔ حضور ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو ہم ان میں صلح کرادیں۔ (بخاری)

نرمی و سہولت پر تاکید

۱۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دو لڑنے والوں کی آواز سنی دونوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں ان میں کا ایک دوسرے سے کسی مطالبہ میں کمی کر رہا تھا اور نرمی کی درخواست کر رہا تھا اور وہ قسم کھا کر انکار کر رہا تھا کہ نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نکل کر ان دونوں کے پاس آئے اور فرمایا۔ نیکی نہ کرنے کی قسم کھانے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا اللہ کے نبی میں ہوں یہ جو چاہے میں اس کے لئے راضی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے

۱۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر روز سورج طلوع ہونے کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرادیتا ہے یہ بھی صدقہ ہے سواری پر سوار ہونے میں آدمی کی مدد کرادیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر اسے دے دیتا ہے صدقہ ہے بھلی بات کہنا یہ بھی صدقہ ہے ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھاتا ہے یہ بھی صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

صلح کی خصوصیت

۱۷۵۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں وہ نیک کام کرتا ہے اور بھلی بات کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا مصالحانہ کردار اور ان کے بارے میں پیشین گوئی

۱۷۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اور پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے۔ (بخاری)

آپس کا بگاڑ دین کو برباد کر دیتا ہے

۱۷۷۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو روزہ، نماز، صدقہ سے افضل کام نہ بتادوں حضرات صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ضرور فرمائیں۔ آپ نے فرمایا "باہم صلح کرانا" اور آپس کا بگاڑ دین کو برباد کر دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

چغلخور کے لئے وعید

۱۷۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ چپکے سے لوگوں کی بات سن کر چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے اور چغلخوری کرنے کا عذاب

۱۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے جن کو عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کے بارے میں عذاب نہیں ہو رہا ہے کیوں نہیں۔ وہ بڑی (بات) ہیں۔ ان میں سے ایک تو چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

والدین کے ساتھ حسن سلوک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ اَلاَّ تَعْبُدُوا اِلاَّ اِيَّاهُ، وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلاَهُمَا، فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيْمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ، وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا﴾

(الاسراء، آیت: ۲۳۔۲۴)

اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی (کرتے رہو) اگر ان میں ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب سے کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی (ان کے حال) پر رحم فرما۔

اور ارشاد ہے۔

﴿وَوَصَّيْنَا الاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ، وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ﴾

(لقمان، آیت: ۱۴)

اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے پھر اسے دودھ پلاتی ہے اور دو برس میں دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔

اور ارشاد ہے

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا، وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾
(الاحقاف، آیت: ۱۵)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے تکلیف سے اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے جنا۔

افضل اعمال

۱۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے عرض کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

ماں کا حق سب سے زیادہ

۱۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا پھر اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری ماں اس نے عرض کیا۔ پھر کون آپ نے فرمایا۔ تمھاری ماں اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تمھاری ماں، پھر اس نے پوچھا اسکے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمھارے باپ۔ (بخاری و مسلم)

والدین کے حقوق

۱۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا آپ سے ہجرت اور جہاد کی بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کا

طالب ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمھارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے اس شخص نے جواب دیا۔ ہاں۔ بلکہ دونوں باحیات ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر کے طالب ہو اس شخص نے عرض کیا ہاں۔ میں اجر کا طالب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (بخاری و مسلم)

والدین کی اطاعت جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ

۱۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ذلیل ہو ذلیل ہو ذلیل ہو۔ لوگوں نے پوچھا اللہ کے نبی کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو اور پھر جنت میں داخل نہیں ہو سکا۔ (مسلم)

والد کا حق

۱۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا اپنے والد کا حق ادا ہی نہیں کر سکتا الا یہ کہ باپ غلام ہو اور اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم)

والدین کی اطاعت

۱۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی۔ اور وہ مجھے محبوب تھی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند فرماتے تھے چنانچہ مجھ سے کہا کہ تم اس کو طلاق دے دو میں نے طلاق دینے سے انکار کیا میرے انکار پر عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ سے اس کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس کو طلاق دے دو۔ (ابو داؤد و ترمذی)

والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے دعاء و استغفار

۱۸۶۔ حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ

کے پاس تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا کوئی ایسی نیکی ہے جس کو میں اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی (ان کے حق میں) کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ ان کے لئے دعائے رحمت کرو۔ ان کے لئے استغفار کرو۔ ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرو اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ بہتر سلوک کرو جن کا رشتہ والدین کے سبب ہی سے ہو اور ان کے دوستوں کا اکرام کرو۔ (ابوداؤد)

رضاعی ماں باپ کی عزت واحترام

۱۸۷۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ جعرانہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور حضور ﷺ سے قریب ہو گئی آپ نے اس عورت کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ کی رضاعی ماں ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۸۸۔ حضرت عمر بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو معلوم ہوا ایک دن حضور ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے رضاعی باپ آئے آپؐ نے کپڑے کا ایک حصہ ان کے لئے بچھادیا اور وہ اسی پر بیٹھ گئے پھر آپ کی رضاعی ماں آگئیں آپ نے کپڑے کا دوسرا سرا ان کے لئے بچھادیا وہ اس پر بیٹھ گئیں اس کے بعد آپؐ کے رضاعی بھائی تشریف لائے آپ ان کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ (ابوداؤد)

والدین کے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک

۱۸۹۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ تشریف لے جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا تھا۔ جب سواری پر بیٹھے بیٹھے اکتا جاتے (یعنی اونٹ پر) تو تفریح کے خیال سے گدھے پر سوار ہو جاتے آپ کے پاس عمامہ تھا جس کو باندھا کرتے تھے ایک مرتبہ وہ گدھے پر سوار تھے کہ اسی اثناء میں ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا اس سے حضرت عبداللہ نے فرمایا کیا تم فلاں شخص کے بیٹے فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے گدھا اس کے حوالہ کر دیا اور فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ پگڑی بھی دے دی اور فرمایا اس کو باندھ لو۔ بعض ساتھیوں نے حضرت عبداللہ سے کہا اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے اس اعرابی کو وہ گدھا دے دیا جس پر تفریح کرتے تھے اور وہ پگڑی بھی دے دی جو خود باندھا کرتے تھے۔ (یہ سن کر) حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے محبین کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔ (مسلم)

والدین کے متعلقین کے ساتھ حسن سلوک

۱۹۰۔ حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ

کے پاس تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کیا اللہ کے نبی، کیا کوئی ایسی بھی نیکی ہے جس کو میں اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی (ان کے حق میں) کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعائے رحمت کرو اور استغفار کرو ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرو اور ان رشتوں کو باقی رکھو۔ جو انھیں کے سبب سے ہیں اور ان کے دوستوں کا اکرام کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت خدیجہ کی فضیلت

۱۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج میں جتنا میں حضرت خدیجہ پر رشک کرتی تھی اتنا کسی پر نہیں میں نے ان کو دیکھا نہیں تھا لیکن حضور ﷺ اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور بسا اوقات آپؐ بکری ذبح فرماتے پھر اس کے کئی حصے کرتے اور ان حصوں کو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دیتے کبھی کبھی میں کہتی جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی اور عورت تھی ہی نہیں میری بات سن کر آپ فرماتے۔ خدیجہ کی بابت کیا کہنا ان سے مجھے اولاد ملی۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے حضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی ان کی آواز سے حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہو گئی اور آپ کو ایک کیف محسوس ہوا فرمایا۔ اوہو، ہالہ بنت خویلد۔۔۔۔۔، (مسلم)

حضرات انصار کی فضیلت

۱۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے ساتھ سفر میں نکلا وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا یہ نہ کیجئے انھوں نے جواب دیا کہ میں نے انصار کو دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ حسن سلوک کر رہے ہیں میں نے قسم کھالی تھی کہ انصار میں سے جس کے ساتھ بھی رہوں گا اس کی خدمت کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحمی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ (النساء، آیت:۱)

اے لوگو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے مرد عورت بہت سے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور لحاظ کرو رشتہ داریوں کا۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ﴾ (الرعد، آیت:۲۱)

اور وہ لوگ اسی چیز کو ملاتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کو ملایا جائے۔

صلہ رحمی اور قطع رحمی

۱۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس سے فارغ ہوا تو رشتہ نے عرض کیا۔ کیا قطع رحمی سے پناہ مانگنے کی یہ جگہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں کیا تو راضی ہے کہ تجھے جو جوڑے اسے میں جوڑوں جو تجھے کاٹے اسے میں کاٹوں رشتہ نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہ تیرے لئے ہے۔ پھر رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو۔

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ، وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ، فَاَصَمَّهُمْ، وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ﴾ (القتال، آیت: ۲۲۔۲۳)

کیا یہ ممکن ہے جب تم کو حکومت اور موقع ملے تو تم زمین پر فساد پھیلاؤ اور قطع رحمی کرو۔ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اندھا بہرا کیا۔ (بخاری و مسلم)

جو رشتہ کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا

۱۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رشتہ عرش سے متعلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹے گا۔ (بخاری و مسلم)

قطع رحمی کا بدلہ صلہ رحمی سے

۱۹۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا۔ میرے قرابت دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں وہ میرے ساتھ سختی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جیسا تم کہہ رہے ہو اگر سچ ہے تو تم ان کے منہ میں خاک ڈالتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد برابر تمہارے ساتھ رہے گی جب تک تم اس پر قائم رہو گے۔ (بخاری و مسلم)

بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں

۱۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

رشتہ جوڑنے کی فضیلت

۱۹۸۔ حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور رشتہ جوڑو۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم

۱۹۹۔ حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس مکہ آیا یعنی نبوت کے شروع میں، میں نے ان سے کہا۔ آپ (ﷺ) کون ہیں؟ فرمایا میں پیغمبر ہوں میں نے کہا کہ پیغمبر کیا ہے؟ فرمایا مجھکو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا کیا چیز دے کر بھیجا ہے فرمایا۔ رشتہ جوڑنے کے لئے اور بتوں کو توڑنے کے لئے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ (مسلم)

ننہال والوں کی مدد

۲۰۰۔ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بغیر اجازت کے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی جب میری باری کا دن آیا اور آپ تشریف لائے۔ تو میں نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کر دی آپؐ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا اگر تم اس کو اپنے ننہال والوں کو دے دیتیں تو اس کا تم کو بڑا اجر ملتا۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحمی سے عمر میں برکت

۲۰۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے رزق میں کشائش چاہتا ہو اور اپنی عمر میں ترقی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری و مسلم)

رشتوں کا پاس ولحاظ

۲۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے آہستہ نہیں بلکہ بلند آواز سے سنا ہے۔ آپ فرمار ہے تھے کہ فلاں خاندان کے لوگ میرے دوست نہیں ہیں بلکہ اللہ میرا دوست ہے اور نیک مومن ہمارے دوست ہیں لیکن ان کا رشتہ ہے اس رشتہ کا پاس ولحاظ رکھتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

دہری فضیلت

۲۰۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے عورتو! تم صدقہ کرو۔ چاہے اپنے زیور ہی میں سے کیوں نہ ہو۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن مسعود کے پاس لوٹ کر آئی اور ان سے کہا کہ آپ خالی ہاتھ ہیں (یعنی غریب) اور حضور ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جاکر حضور ﷺ سے پوچھ لیں اگر آپ کو میرا صدقہ دینا درست ہے تو اچھا ہے ورنہ دوسرے لوگوں پر خرچ کروں۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا۔ بلکہ تم ہی جاؤ چنانچہ میں حضور ﷺ کے پاس گئی دیکھتی ہوں کہ حضرات انصار میں سے ایک عورت حضور ﷺ کے دروازہ پر کھڑی ہے اس کے آنے کا مقصد بھی وہی تھا جو میرا، حضور ﷺ بارعب تھے (بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی) چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکل کر ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے کہا۔ آپ حضور ﷺ کے پاس تشریف لے جائیں۔ اور اطلاع کردیں کہ دروازہ پر دو عورتیں کھڑی ہیں۔ آپ سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں اور ان کے زیر کفالت یتیموں پر صدقہ دیں تو جائز ہے یہ نہ بتائیے کہ ہم لوگ کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟ حضرت بلال نے کہا۔ ایک انصاریہ ہیں دوسری زینب ہیں حضور ﷺ نے پھر پوچھا کون سی زینب؟ حضرت بلال نے بتلایا عبداللہ کی بیوی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو دہرا اجر ہے۔ رشتہ کا اجر اور صدقہ کا اجر۔ (بخاری ومسلم)

راہ خدا میں محبوب چیز صرف کرنی چاہئے

۲۰۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کے باغات کے اعتبار سے ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) سب سے زیادہ مال والے تھے اور ان کے باغات میں ان کو بیر حاء سب سے زیادہ پسند تھا۔ وہ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا۔ حضور ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے، جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا ممّا تحبون"۔ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا۔ اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا ممّا تحبون"۔ میرا سب سے زیادہ محبوب مال بیر حاء ہے وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے، میں اللہ کے نزدیک اس کے نیکی اور ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں لہٰذا اے اللہ کے نبی۔ جہاں اللہ کا حکم ہو وہاں صرف فرمایئے، حضور ﷺ نے فرمایا۔ بہت خوب یہ نفع بخش مال ہے میں نے تمہاری بات سن لی میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنے عزیزوں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں یہی کروں گا چنانچہ اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

رشتہ داروں کا زیادہ حق

۲۰۵۔ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا تو صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صرف کرنے میں دہرا اجر ہے۔ صدقہ کا اور صلہ رحمی کا۔

(ترمذی)

گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۱۹)

اور جو لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ (خیر خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپؐ فرما دیجئے جتنا آسان ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۳۳)

جس کا بچہ ہے اس پر لازم ہے (دودھ پلانے والی عورتوں) کا کپڑا، کھانا بھلائی کے ساتھ۔

اور ارشاد ہے

﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ، وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ، لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطلاق، آیت: ۷)

اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرو جتنی گنجائش ہو اور جس پر خرچ تنگ ہو گیا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس چیز کو خرچ کرے جو اس کو اللہ نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا ہے مگر اس کی وسعت کے مطابق۔

اور ارشاد ہے

﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبا، آیت: ۳۹)

تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تم کو اس کا عوض دے گا۔

گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا

۲۰۶۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنے گھر والوں پر اجر طلب کرتے ہوئے خرچ کرے تو یہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیوی کو کھلانے کا ثواب

۲۰۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم اپنے ورثاء کو کھاتا پیتا چھوڑو، یہ اُس سے بہتر ہے کہ تم ان کو ننگا بھوکا چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں، تم اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اس پر اجر کے مستحق ہو گے، حتیٰ کہ اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی رکھو۔ (بخاری و مسلم)

اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب

۲۰۸۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں بنو سلمہ پر خرچ کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ میں ان کو بُری حالت میں نہیں چھوڑنا چاہتی، وہ میری ہی اولاد ہیں، آپ نے فرمایا ہاں، تم ان پر جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمھیں اجر ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر سب سے زیادہ ہے

۲۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم اللہ کے راستہ میں دینار خرچ کرتے ہو، کسی غُلام کو آزاد کرنے میں دینار خرچ کرتے ہو، کسی غریب پر دینار خرچ کرتے ہو اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر تم کو اس پر ملے گا جو تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔ (بخاری)

افضل ترین دینار

۲۱۰۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولی (آزاد کردہ غلام) رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، افضل ترین دینار وہ ہے جس کو آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اور ان جانوروں پر خرچ کیا جائے، جو اللہ کے راستہ میں کام آتے ہیں، اور وہ دینار جو اللہ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں میں خرچ کئے جائیں۔ (مسلم)

اپنے متعلقین کی مدد نہ کرنا بڑا گناہ ہے

۲۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان کا یہ گناہ کافی ہے کہ وہ جس کا کفیل ہو اسکی کفالت سے ہاتھ اٹھالے۔ (ابوداؤد و مسلم)

گھر والوں کی فکر مقدم

۲۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ صدقہ کرو ایک شخص نے کہا اللہ کے رسول! میرے پاس ایک ہی دینار ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے ہی اوپر صدقہ کرلو، پھر اس نے کہا میرے پاس دوسرا بھی ہے آپ نے فرمایا، اس کو اپنے لڑکے پر صدقہ کردو، پھر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اپنے خادم پر صدقہ کردو، پھر اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اچھی طرح سمجھتے ہو کہ اس کو کہاں خرچ کرو۔ (ابوداؤد ونسائی)

۲۱۳۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے اپنے ایک غُلام کو مدبّر بنایا، (یعنی کہا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس شخص سے پوچھا تمھارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے، اس نے کہا نہیں، تو آپؐ نے فرمایا: اس غُلام کو مجھ سے کون خرید تا ہے، چنانچہ نعیم بن عبداللہ عدوی نے اس کو آٹھ

سو درہم میں خرید لیا، رسول اللہ ﷺ وہ آٹھ سو درہم لے کر اس شخص کے پاس تشریف لائے، اور اس کو دے دیا، پھر فرمایا، اپنے آپ سے شروع کرو، پہلے اپنے اوپر صدقہ کرو، پھر اگر بچتا ہے تو بال بچوں پر صدقہ کرو، بال بچوں سے بھی بچتا ہے، تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو، اگر رشتہ داروں سے بھی بچتا ہے، تو پھر دل کھول کر جو بھی سامنے آجائے اس کو دو۔ (مسلم)

۲۱۴۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو نضیر کا کھجور کا باغ فروخت فرماتے اور گھر والوں پر سال بھر کا خرچ روک لیتے تھے۔ (بخاری)

بیوی پر شوہر کے حقوق

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ (النساء، آیت: ۳۴)

مرد، عورتوں پر حاکم و نگراں ہیں اسلئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اسلئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

خیر کے کام میں بھی شوہر کی اجازت ضروری

۲۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شوہر گھر میں موجود ہو۔ سفر وغیرہ میں نہ ہو، تو اس کی اجازت کے بغیر کسی عورت کو روزہ (نفل) رکھنا جائز نہیں۔ ایسے ہی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو آنے کی اجازت دینا درست نہیں۔ (بخاری و مسلم)

بیوی کے لئے شوہر کی اطاعت

۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر شوہر بیوی کو اپنے بستر پر بُلائے اور وہ نہ آئے اور شوہر ناراضگی میں رات گزار دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

شوہر کی ناشکری، بیوی کے لئے عذاب کا سبب

۲۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مجھے جہنم دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ اس میں وہ عورتیں زیادہ ہیں، جو کفر کرتی ہیں، آپؐ سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرو، پھر وہ تمھاری طرف سے ایک بار بھی کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہے گی کہ تم نے میرے ساتھ کوئی بھلائی کی ہی نہیں۔ (بخاری)

شوہر کی خوشی میں بیوی کی نجات

۲۱۸۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہے، وہ جنت میں داخل ہو گئی۔ (ترمذی)

شوہر کا مرتبہ ومقام

۲۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے لئے کسی شخص کو سجدہ کرنا جائز قرار دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

سب سے اچھی عورت

۲۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: سب سے بہتر وہ عورت ہے کہ شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو، کوئی حکم دے تو اس کو وہ بجالائے، اور اس کی عدم موجودگی میں اپنی ذات یا شوہر کے مال میں ایسا تصرف نہ کرے، جس کو شوہر ناپسند کرتا ہو۔ (نسائی)

عورت فتنہ ہو سکتی ہے

۲۲۱۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا مردوں کے اوپر۔

(بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ

۲۲۲۔ حضرت حصین بن محصن سے روایت ہے کہ ان کی ایک پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے ان سے پوچھا کیا تمھارے شوہر ہیں؟ انھوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تمھارا ان کے ساتھ کیا معاملہ رہتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا، میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتی ہوں، سوائے ایسے کام کے جس کو میں خود نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تم اس کے ساتھ کیا کرتی ہو، وہی تمھاری جنت و دوزخ ہے۔ (نسائی)

عورت کو شکر گزار ہونا چاہئے

۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہ دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو، جب کہ وہ اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ (نسائی)

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے

﴿وَ عَاشِرُوهُنَّ بِالمَعْرُوفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾
(النساء، آیت:۱۹)

اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں سے بہت سی بھلائی پیدا کردے۔

اور ارشاد ہے

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾
(البقرۃ، آیت:۱۸۷)

وہ تمھاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوا اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْحَرَصْتُمْ، فَلَاتَمِيْلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾
(النساء، آیت:۱۲۹)

اور تم خواہ کتناہی چاہو عورتوں میں ہر گز برابری نہ کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف تمھارا جھکاؤ ہو جائے اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا ادھر لٹک رہی ہے۔

عورتوں کے سلسلہ میں حضور ﷺ کی وصیت

۲۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمھیں عورتوں کے ساتھ حُسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، تم اس وصیت کو قبول کرلو، عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، پسلی میں سب سے ٹیڑھا اس کا اوپر کا حصہ ہے اگر سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے، اور چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا ان کے ساتھ حُسن سلوک کی نصیحت قبول کرو۔ (بخاری ومسلم)

اچھی عورت بڑی نعمت ہے

۲۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا چند روزہ کام آنے والا سامان زندگی ہے، اور اس کا سب سے بہتر سامان نیک خُو عورت ہے۔ (مسلم)

ہر ایک کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے

۲۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ! کیا مجھے نہیں بتایا گیا، کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو نوافل میں مشغول رہتے ہو، میں نے عرض کیا ہاں! اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو، کبھی روزہ رکھو، کبھی نہ رکھو، رات کا کچھ حصہ نفل میں گزارو، پھر سو جاؤ، تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری)

اچھائی پر نظر رکھے، اور بُرائی سے درگذر کرے

۲۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی مومن کسی مومن عورت سے ناراض نہ ہو، اگر اس کی کوئی بات ناپسند ہو گی، تو دوسری بات پسند آئے گی۔ (مسلم)

عورت کی عزّت

۲۲۸۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کا کوئی شخص اپنی بیوی کو غُلام کی طرح نہ پیٹے، اور پھر وہ رات کے آخر حصّہ میں اس کے پاس جائے۔ (بخاری)

بیویوں کے مابین انصاف نہ کرنے پر سزا

۲۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں انصاف نہ کرے، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا، کہ اس کا ایک پہلو لٹکا ہوا ہوگا۔ (ترمذی)

انصاف کی پوری کوشش ضروری ہے

۲۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ جہاں تک میرے بس میں ہے سب بیویوں کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرتا ہوں جو بات میرے قابو میں نہیں تو ہی اُس پر قادر ہے، اس پر مجھے ملامت نہ فرما، یعنی دل کا کسی ایک کی طرف زیادہ مائل ہونا۔ (ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

عورتوں کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت

۲۳۱۔ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اللہ کے نبیؐ! ہم لوگوں کی بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ، اور پہنو تو اس کو پہناؤ، چہرہ پر نہ مارو، اور اس کو ناشائستہ الفاظ نہ کہو، اس کو گھر کے علاوہ کہیں اور نہ چھوڑو۔ (ابوداؤد)

اخلاق گھر والوں کے لئے بھی ضروری ہیں

۲۳۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے، جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا اخلاق برتتا ہو۔ (ترمذی)

مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے پر حقوق

۲۳۳۔ حضرت عمرو بن الاحوص جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں انھوں

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، لوگو! سن لو تمھارا، تمھاری عورتوں پر حق ہے، اور تم پر تمھاری عورتوں کا حق ہے، تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمھارے بستروں پر ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں، جس کو تم پسند نہیں کرتے ہو، اور تمھارے گھر میں ایسے شخص کو آنے کی اجازت نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو، سن لو تمھارا، ان پر یہ حق ہے کہ تم ان کو اچھا پہناؤ اور اچھا کھلاؤ۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کا فطرت کے مطابق معاملہ

۲۳۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبشی نیزہ بازی کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے آڑ فرمالیا، اور میں دیکھتی رہی، اور برابر دیکھتی ہی رہی، حتی کہ میں خود ہی چلی آئی، تم (اپنی نوعمر بیویوں) نوعمر لڑکیوں کے جذبات کا خیال رکھو، جو کھیل تماشوں کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ (بخاری)

جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو، وہ سب سے اچھا ہے

۲۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے، جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ کی دلداری

۲۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ تو میں آپؐ سے بڑھ گئی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۳۷۔ حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے، کہ میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، میری کچھ سہیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، تو جب رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لاتے، تو وہ گھبرا کر الگ ہو جاتیں، آپؐ ان کو میرے پاس بھیج دیتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کی تعلیم وتربیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا قُوا اَنفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا﴾ (التحریم، آیت:۶)

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ۔

اور ارشاد ہے

﴿ وَامُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا﴾ (طہٰ، آیت:۱۳۲)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔

ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس پر وہ جواب دہ ہوگا

۲۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں کا ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ حاکم رعیت کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد ذمہ دار ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری پر سوال کیا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو صدقہ کے کھجور کھانے کی ممانعت

۲۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کا ایک کھجور اٹھالیا اور اس کو منھ میں رکھ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں۔ اس کو پھینک دو تمھیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

کھانے کے آداب

۲۴۰۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا میرا ہاتھ پلیٹ میں چاروں طرف جاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے! بسم اللہ کرکے کھاؤ۔ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کو نماز کا حکم

۲۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر ان کو سزا دو۔ اور ان کے بستر الگ کر دو (یعنی دس سال) یا زیادہ عمر کے بچے ایک بستر پر نہ سوئیں۔ (ابو داؤد)

بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے

۲۴۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے بچے کو ادب سکھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع صدقہ کرے۔ (ترمذی)

اچھی تہذیب و ادب بہترین تحفہ ہے

۲۴۳۔ حضرت ایوب بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی باپ اپنے بچے کو اچھی تہذیب و ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیتا۔ (ترمذی)

لڑکی اور لڑکے کی برابری سے پرورش دخول جنت کا سبب

۲۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس کے لڑکی ہو اور اس کو وہ زندہ درگور نہ کرے اور اس پر اپنے لڑکے کو بھی ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (ابو داؤد)

لڑکیوں کی پرورش کرنے والوں کا مقام

۲۴۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ گئیں۔ قیامت کے دن میں اور وہ ساتھ آئیں گے۔ اور اپنی انگلیوں کو ملالیا۔ (مسلم)

تین لڑکیوں کی صحیح پرورش کرنے والا جنتی ہے

۲۴۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تہذیب وادب سکھایا اور شادی کر دی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ابوداؤد)

بیٹی کی کفالت صدقہ ہے

۲۴۷۔ حضرت سُراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بہترین صدقہ نہ بتادوں وہ تمھاری بیٹی جس کے اخراجات تمھارے ہی ذمہ ہوں اور تمھارے علاوہ اس کے لئے کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

اولاد میں برابری کا حکم

۲۴۸۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا میں نے اس لڑکے کو اپنا ایک غلام دے دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا اپنے سب لڑکوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟ والد صاحب نے فرمایا نہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ میرے والد خدمت اقدس سے واپس آئے تو یہ ہدیہ واپس لے لیا۔ (بخاری ومسلم)

مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ محبت و نرمی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا﴾
(الکہف، آیت: ۲۸)

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ مستقل لئے رہو۔ اور تمھاری نگاہیں ان میں سے (گذر کر) اور طرف نہ دوڑیں کیا آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار بنا چاہتے ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتي هي احسن حتى يبلغ اشده﴾
(الانعام، آیت: ۱۵۲)

اور تم یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریقے سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی تک پہونچ جائیں۔

اور ارشاد ہے

﴿فاما اليتيم فلا تقهر، واما السائل فلا تنهر﴾ (الضحیٰ، آیت: ۹۔۱۰)

تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

اللہ والوں کی فضیلت

۲۴۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ہم چھ آدمی تھے۔ کفار نے کہا ان لوگوں کو ہٹا دیجئے کہ ہم پر جری نہ ہو جائیں۔ اور ان چھ آدمیوں

میں ابن مسعود ایک آدمی بنو ہذیل کا بلال اور دو آدمی اور تھے جن کا نام نہیں لوں گا۔ حضور ﷺ کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا۔ جو منجانب اللہ منظور تھا۔ چنانچہ فوراً آیت نازل ہوئی۔ "ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھه"۔ (اور جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کو دھتکارو نہیں۔ (مسلم)

اللہ والوں کی فضیلت

۲۵۰۔ حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سفیان، حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال کے پاس آئے، جو کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے ان حضرات نے کہا۔ کہ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ تلواروں نے اپنا پورا جوہر نہیں دکھایا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات سے کہا۔ کہ کیا تم قریش کے بزرگ اور سردار سے اس طرح کی بات کہتے ہو۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا۔ ابو بکر شاید تم نے ان لوگوں کو ناراض کر دیا۔ اگر تم نے ان لوگوں کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے خدا کو ناراض کر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر ان لوگوں کے پاس آئے اور پوچھا میرے بھائیو! کیا آپ لوگ ناراض ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ میرے بھائی خدا آپ کو معاف کرے۔ (مسلم)

کمزوروں کی فضیلت

۲۵۱۔ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد کے اندر یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ دوسروں پر فائق ہیں حضور ﷺ نے فرمایا۔ تمھارے کمزوروں ہی کے سبب تمھاری مدد کی جاتی ہے اور رزق ملتا ہے۔ (بخاری)

یتیم کی کفالت

۲۵۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔ کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے اور تمھاری مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

بیوہ اور مسکین کی خبر گیری پر اجرِ عظیم

۲۵۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی خبر لینے والا، اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی طرح ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا اس عابد کی طرح ہے جو سست نہ ہو پڑے اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

بُری دعوت

۲۵۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بُرا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے کہ ان لوگوں کو روکا جائے جو خود سے آنا چاہیں اور ان لوگوں کو بلایا جائے جو آنے سے انکار کریں (۱) اور جو دعوت قبول نہ کرے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

یتیم کی کفالت

۲۵۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ (اور یہ فرماتے ہوئے) کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں کچھ فرق رکھ کر بتایا کہ اس طرح۔ (مسلم)

لڑکیوں کی پرورش

۲۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو دو لڑکیوں کی پرورش اس وقت تک کرے کہ وہ جوان ہو جائیں۔ تو قیامت کے دن وہ آئے گا۔ میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے انگلیوں کو ملا دیا (۲)۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی کھاتے پیتے آسودہ امراء کو بلائے اور ضرورت مندوں کو غریبوں کو روکا جائے۔

(۲) یعنی اللہ تعالیٰ اس کو مجھ سے بہت قریب رکھے گا۔

لڑکیوں کے ساتھ اچھا سلوک سبب نجات جہنم ہے(۱)

۲۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ وہی میں نے اس کو دے دیا تو اس نے اس کو اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ خود کچھ بھی نہ کھایا۔ اور چلی گئی۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو لڑکیوں میں کسی چیز کے ساتھ آزمایا جائے(۲) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ تو وہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

---

(۱) یعنی لڑکیوں کی پرورش کوئی آسان کام نہیں ہے اور یوں بھی عرب کے لوگ زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ اب جو ان کی پرورش کرے گا وہ اللہ کے لئے کرے گا۔

(۲) یعنی ان کی پرورش اس کے ذمہ ہو۔

پڑوسی کا حق اور اسکے بارے میں وصیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبٰى، وَالْيَتَامٰى، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى، وَالْجَارِ الْجُنُبِ، وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء، آیت:۳۶)

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور بھلائی کرو والدین کے ساتھ۔ اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔

حضرت جبرئیل کی تاکید

۲۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام ہم کو برابر ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو خیال ہوا کہ کہیں اس کو وارث نہ بنادیں۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کی شرط

۲۵۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ مومن نہیں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ کہا گیا کون اے اللہ کے نبی ﷺ؟ فرمایا، جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو

۲۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! پڑوسن اپنے پڑوسن کے لئے کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے (ا)۔ اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

ہمسائے کو تکلیف نہ دے

۲۶۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ (بخاری ومسلم)

دیوار میں لکڑی گاڑنے سے روکنا نہ چاہئے

۲۶۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پڑوسی اپنے پڑوسی کو دیوار وغیرہ میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا بات ہے کہ تم اس سے اعتراض کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں تمھارے شانوں کے درمیان اس کو پھینک دوں گا۔ (یعنی ضرور بیان کروں گا) (بخاری ومسلم)

قریب تر پڑوسی زیادہ مستحق ہے

۲۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں کس کو میں تحفہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے قریب تر ہو۔ (بخاری)

(ا) بعض اوقات بڑے اور خاص تحفہ کے چکر میں سالوں گذر جاتے ہیں اور اس کی توفیق نہیں ہوتی۔

سالن کی زیادتی سے پڑوسی کی مدد

۲۶۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ جب تم کوئی سالن پکاؤ۔ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔ (مسلم)

نیک دوست اور نیک پڑوسی اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں

۲۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بہترین ساتھی اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو۔ بہترین پڑوسی اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو۔ (ترمذی)

غیر منقسم چیز میں حق شفعہ

۲۶۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایسی مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا۔ جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ چاہے وہ جاندار ہو یا باغ ہو۔ وہ جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کر دے بیچنا درست نہیں ہے۔ چاہے وہ شریک خریدے یا وہ چھوڑے۔ اگر اس نے بیچ دیا اور اطلاع نہیں کی تو وہی زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم)

پڑوسی کو بھی شفعہ کا حق ہوتا ہے

۲۶۷۔ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مِسور بن مَخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میں ان کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے حضرت مِسور سے کہا۔ کہ کیا آپ ان سے نہیں کہتے کہ یہ میرا وہ مکان خرید لیں جو ان کے گھر سے ملا ہوا ہے۔ (حضرت عمرو بن شریدؓ نے) کہا۔ میں چار سو سے زیادہ نہیں دوں گا۔ چاہے قسط وار لے لیں یا اکٹھا لے لیں۔ انھوں نے کہا کہ پانچ سو اکٹھا مل رہا تھا۔ میں نے اس کو نہیں بیچا۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا حق ہوتا ہے۔ تو میں آپ کے ہاتھ نہ بیچتا۔ (بخاری)

مہمان نوازی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا، قَالَ : سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ، فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ﴾
(الذاریات، آیت: ۲۴_۲۶)

کیا ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہونچی ہے (یہ قصہ اس وقت کا ہے) جبکہ وہ مہمان ان کے پاس آئے اور ان کو سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے بھی (جواب میں) سلام کیا (اور کہنے لگے) انجان لوگ ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے فربہ بچھڑا پلا ہوا لائے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ، وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ، قَالَ : يَاقَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ، هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ! وَلَاتُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ، اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ﴾
(ھود، آیت: ۷۸)

اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑی ہوئی آئی اور پہلے سے نامعقول حرکتیں کیا ہی کرتے تھے لوط علیہ السلام فرمانے لگے! اے میری قوم یہ میری بیٹیاں موجود ہیں وہ تمھارے نفس کی کامرانی کے لئے اچھی خاصی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو رسوا مت کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی معقول بھلا آدمی نہیں۔

مہمان کی عزت واحترام

۲۶۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (بخاری ومسلم)

تین دن کی میزبانی، اس کا حق

۲۶۹۔ حضرت خویلد بن عمرو (ابوشریح کعبیؓ) سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ ایک دن ایک رات کی مہمانی تو خصوصی اہتمام کے ساتھ کرے، اور کل مہمانی تین دن کی ہے، اس کے بعد مہمان پر جو خرچ ہو وہ صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے درست نہیں کہ وہ میزبان کے یہاں رُکا رہے۔ حتیٰ کہ اس کے لئے پریشانی کا باعث بنے۔ (بخاری ومسلم)

بھوکے رہ کر مہمان کو کھلانا

۲۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا آج رات اس شخص کو کون مہمان بنائے گا، حضرات انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ میں مہمانی کروں گا، اور اس شخص کو لے کر قیام گاہ گئے، اور اپنی بیوی سے پوچھا، تمھارے پاس کچھ ہے، بیوی نے جواب دیا، نہیں، صرف بچوں کا کھانا ہے، انصاری نے کہا، بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو، جب رات کا کھانا مانگیں، تو بہلا کر سُلا دو، اور جب مہمان اندر داخل ہو، تو چراغ بجھا دو، اور مہمان پر ایسا ظاہر کرو کہ جیسے ہم لوگ بھی کھا رہے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزار دی، جب صبح ہوئی تو وہ انصاریؓ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا رات تم دونوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے۔ (بخاری ومسلم)

زائد چیز دوسروں کو دینا

۲۷۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ایک شخص اپنی سواری پر آیا، اور ادھر ادھر دیکھنے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس سواری زائد ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ اور جس کے پاس زاد راہ زائد ہو، وہ اس کو دے دے جس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس طرح سے بہت سے مالوں کا ذکر کیا، ہم لوگ یہ سمجھے کہ زائد مالوں میں ہم لوگوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مسلم)

ایک دن کی مہمانی فرض ہے

۲۷۲۔ حضرت مِقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مہمان کی رات بھر کی مہمانی ہر مسلمان پر فرض ہے، جو اس کے دروازہ پر پہونچ جائے وہ اس پر مثل قرض کے ہے (یعنی اس کی مہمانی اس پر ضروری ہے جس طرح قرضہ کی ادائیگی) چاہے اس کو پورا کرے، اور چاہے اس کو چھوڑ دے۔ (ابوداؤد)

۲۷۳۔ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بھی کسی قوم کا مہمان ہو پھر وہ محروم ہوا، اس کی مدد ہر مسلمان پر ضروری ہے حتیٰ کہ رات بھر کی مہمانی اس کی کھیتی اور مال سے بغیر اجازت لے سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

خوش اخلاقی اور مہربانی کی اہمیت و فضیلت

دوسروں پر رحم کرنے والے ہی اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں

۲۷۴۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو لوگوں پر رحم نہ کھائے گا اللہ اس پر رحم نہ کھائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا (اللہ کی مخلوق پر) رحم کھانے والوں اور (ان کے ساتھ) رحم کرنے والوں پر اللہ کی خاص رحمت ہو گی تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

بدبخت و بدنصیب رحمت سے محروم

۲۷۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، نہیں نکالا جاتا رحمت کا مادہ مگر بدبخت کے دل سے۔ (ابوداؤد)

رحمت کا بدلہ رحمت

۲۷۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

غُلاموں کے بارے میں نرمی

۲۷۸۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک غُلام کو کوڑے سے مار رہا تھا، پیچھے سے میں نے ایک آواز سنی کہ ابو مسعود جان لو، غصہ کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہ سکا (کہ یہ کس کی آواز ہے) جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ ہیں آپ فرما رہے تھے کہ اے ابو مسعود! تم کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ تم جتنا اس غلام پر قادر ہو اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ تم پر قادر ہے، میں نے کہا، اس کے بعد کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔ (مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

مار کے بدلہ غُلام کی آزادی

۲۷۹۔ حضرت زاذان کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، تو وہ اپنے غُلام کو آزاد کر چکے تھے، انھوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی اور چیز اٹھائی اور فرمایا مجھے اتنا بھی اجر نہیں ملا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جس شخص نے (اپنے) کسی غُلام کو چانٹا رسید کیا یا اس کو مارا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ وہ اس کو آزاد کردے۔ (مسلم، ابوداؤد)

خرچہ روکنا گناہ ہے

۲۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا، تو آپ نے اس سے پوچھا کیا تم نے غلام کو اس کا خرچہ دے دیا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا جاؤ اور ان کو (ان کا خرچہ) دے دو (پھر) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کے گناہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کا وہ ذمہ دار ہے اس کا خرچہ روکے رکھے۔ (مسلم)

کثرت سے عفو ودرگذر کی تاکید

۲۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول (ﷺ) کتنی بار خادم کو معاف کریں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہر دن ستر مرتبہ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ظلم کرنے والوں پر اللہ کا عذاب

۲۸۲۔ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ شام میں کچھ کسانوں کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑے کر دئے گئے تھے، اور ان کے سروں پر تیل ڈال دیا گیا تھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ تو جواب دیا کہ ان کو خراج کے سلسلہ میں سزا دی جا رہی ہے تو اس وقت انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں، چنانچہ وہ حاکم کے پاس گئے اور اس سے بیان کیا، حاکم نے حکم دیا، اور وہ لوگ چھوڑ دئے گئے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

جانوروں کے ساتھ نرمی اور رحم کے برتاؤ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ، وَالإِنْسِ، وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ، حَتّٰى إِذَا أَتَوا عَلٰى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ: يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ، لاَ يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ، وَهُمْ لاَيَشْعُرُونَ﴾ (النمل، آیت: ۱۷۔۱۸)

اور سلیمان (علیہ السلام) کے پاس اس کے لشکر میں جن و انسان اور پرندے جمع کئے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں، یہاں تک جب چیونٹیوں کے میدان پر پہونچے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو، اپنے گھروں میں گھس جاؤ، تمھیں سلیمان اور اس کی فوجیں نہ پیس ڈالیں، اور انھیں خبر بھی نہ ہو۔

کتے کو پانی پلانے پر مغفرت

۲۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، اس اثناء میں ایک آدمی راستہ پر چلا جارہا تھا، اسے سخت پیاس لگی چلتے چلتے اس کو ایک کنواں ملا، وہ اس کے اندر اترا، اور پانی پی کر باہر نکل آیا، کنویں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے، جس کی زبان نکلی ہوئی ہے، اور پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے

دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی، اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنے منہ میں تھاما، اور کنویں سے باہر نکل آیا، اور اس پانی کو کتے کو پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور محنت کی قدر فرمائی اور اسی عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ فرمادیا۔

بعض صحابہؓ نے یہ واقعہ سن کر حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا جانوروں (کی تکلیف دور کرنے) میں بھی ہمارے لئے اجر ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں! ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانوروں (کی تکلیف دور کرنے) میں اجر و ثواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

کھیت اور درخت سے پرندہ کا کھانا کارِ ثواب ہے

۲۸۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی مسلم بندہ کسی درخت کا پودہ لگائے یا کھیتی کرے، پھر کوئی پرندہ یا انسان، یا چوپایہ اس درخت یا کھیتی سے کھائیں تو یہ اس بندہ کی طرف سے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

بلّی کو ستانے پر عذاب

۲۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلّی کے سلسلہ میں عذاب دیا گیا، اس نے نہ اس کو کھانے کو دیا اور نہ پینے کو اور نہ ہی اُسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھر لیتی۔ (بخاری و مسلم)

اپنی غرض کی خاطر کسی جاندار کو تکلیف دینا گناہ ہے

۲۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک چڑیا کو لٹکا کر نشانہ بازی کر رہے تھے، چڑیا کے مالک سے یہ طے کر لیا تھا کہ جو تیر نشانہ سے خطا ہو گا وہ تمہارا ہو گا۔ جب انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو منتشر

ہو گئے۔ ابن عمرؓ نے پوچھا یہ کس نے کیا اس پر خدا کی لعنت ہو۔ حضور ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے کسی جانور کو نشانہ کی مشق کرنے کے لئے ہدف بنایا ہو۔ (بخاری و مسلم)

جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنے کی ممانعت

۲۸۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھ کر مارنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

جانوروں کو تکلیف دینے والوں پر اللہ کی لعنت

۲۸۸۔ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے منہ کو داغا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اس کو داغا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (مسلم)

آگ سے جلانا کسی انسان کے لئے مناسب نہیں

۲۸۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے اس اثناء میں ہماری نظر ایک چھوٹی سی چڑیا (غالباً نیل کٹھ) پر پڑی۔ جس کے ساتھ اس کے دو چھوٹے بچے تھے۔ ہم نے ان بچوں میں سے ایک بچے کو پکڑ لیا۔ وہ چڑیا آئی اور ہمارے سروں پر منڈلانے لگی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے آپ نے دریافت کیا کہ کس نے اس کے بچے کو پکڑ کر ستایا ہے؟ اس کا بچہ اس کو واپس کرو۔ اور آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی (یعنی زمین کا ایک حصہ جہاں چیونٹیوں کے بہت سوراخ تھے) ہم نے وہاں آگ لگادی تھی۔ آپ نے پوچھا کس نے ان کو آگ سے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آگ ہم نے لگائی ہے آپ نے فرمایا۔ آگ کے پیدا کرنے والے خدا کے سوا کسی کیلئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی جاندار کو آگ کا عذاب دے۔ (ابوداؤد)

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے باغ تشریف لے گئے۔ باغ میں ایک اونٹ بندھا ہوا تھا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو بلبلایا اور اس کے آنسو جاری ہوگئے رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کوہان اور پچھلے حصہ کو سہلایا۔ پھر فرمایا۔ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم خدا سے اس جانور کے بارے میں ڈرتے نہیں ہو؟ جس خدا نے تم کو اس کا مالک بنایا یہ اونٹ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔ (احمد ابو داؤد)

جانوروں کے سلسلہ میں حضور ﷺ کی ہدایات

۲۹۱۔ حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ اور کہا گیا ہے سہل ابن ربیع ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے ملا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اچھی حالت میں ان پر سواری کرو۔ اور اچھی حالت میں ان کو ذبح کرو۔ اور کھاؤ۔ (ابو داؤد)

۲۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم ہرے بھرے علاقہ میں سفر کرو۔ تو تم جانور کو زمین سے کھانے دو۔ اور جب تم خشک و چٹیل علاقے میں سفر کرو تو تیز چلو۔ اور اس کے کمزور ہونے تک منزل مقصود کو پہونچ جاؤ۔ اور جب کہیں رات گذارو۔ تو راستہ سے ہٹ کر رات گذارو۔ اسلئے کہ وہ چوپایوں کی گذرگاہ اور کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانہ ہے۔ (مسلم)

آداب معاشرت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَاتَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰی اَھْلِھَا﴾ (النور، آیت:۲۷)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے گھر میں نہ داخل ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاِذَا بَلَغَ الاَطْفَالُ مِنکُمُ الحُلُمَ فَلْیَسْتَاذِنُوا کَمَا اسْتَاذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ﴾ (النور، آیت:۵۹)

جب تمھارے لڑکے حد بلوغ کو پہونچ جائیں تو انھیں چاہئے کہ اس طرح اجازت لیں جس طرح ان کے اگلے اجازت لیتے تھے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبَارَکَۃً طَیِّبَۃً﴾ (النور، آیت:۶۱)

جب تم گھر میں جانے لگو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو، یہ دعائے خیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا﴾ (النساء، آیت:۸۶)

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اس کو اس سے بہتر دعا دو یا الٹ کر وہی دعا اس کو دے دو۔

اور ارشاد ہے

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوا، وَلَاتُسْرِفُوا، اِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الاعراف،۳۱)

کھاؤ، پیو اور بیجانہ اڑاؤ اللہ تعالیٰ بیجا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿يٰبَنِي آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيْشًا﴾ (الاعراف، ۲۶:)

اے بنی آدم ہم نے تم پر وہ لباس اتارا جو تمھاری ستر پوشی کرے اور اتارا ہم نے عزت کا پہناوا۔

اور ارشاد ہے

﴿وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ، وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاسَكُمْ﴾ (النحل، آیت:۸۱)

اور تمھارے ایسے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے جو تم کو لڑائی کے ضرر سے بچائیں۔

اور ارشاد ہے

﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا، وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (النبأ، آیت:۱۰۔۱۱)

رات کو پردہ بنایا ہے اور دن کو معاش (کیلئے) بنایا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعہ، آیت:۱۰)

تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے رزق کو تلاش کرو۔

پہچان اور بے پہچان والے کو سلام

۲۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اسلام میں کون سی بات بہتر ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

سلام کے احکام

۲۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہت کو سلام کریں۔ (بخاری و مسلم)

جدا ہونے کے بعد پھر سلام

۲۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اگر درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو پھر اس سے ملے تو اس کو سلام کرے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب جدا ہونے لگے تو پھر سلام کرے۔ (ابوداؤد)

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

۲۹۶۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک کام میں تھوڑے کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ (مسلم)

مصافحہ کا ثواب

۲۹۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے گناہ جدا ہونے سے پہلے بخش دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد)

آنے والے سے معانقہ

۲۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مدینہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ زیدؓ دروازہ پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا آپؐ ان کی طرف چلے اور اپنے کپڑوں کو کھینچتے ہوئے تشریف لے جا رہے تھے پھر آپؐ نے ان کو گلے لگالیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی)

تین بار کی اجازت طلبی

۲۹۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین بار اجازت لینی چاہئے اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ۔ (بخاری ومسلم)

کسی کو اٹھا کر بیٹھنے کی ممانعت

۳۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی کسی کو اٹھا کر اس جگہ پر نہ بیٹھے اور مجلسوں میں وسعت وگنجائش پیدا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے جو جگہ خالی کر دیتا تھا تو وہ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی کسی مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر پلٹے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ (مسلم)

جہاں جگہ پائے بیٹھ جائے

۳۰۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے تو ہم میں کا ہر شخص جہاں پہنچتا وہیں بیٹھ جاتا۔ (ابوداؤد وترمذی)

ساتھ بیٹھنے والے کو علاحدہ نہ کرے

۳۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جائز نہیں کسی شخص کے لئے کہ وہ دو آدمیوں کو الگ الگ کر دے مگر ان کی اجازت سے۔ (ابوداؤد والترمذی)

ایک کو چھوڑ کر دو کو رازدارانہ باتیں نہ کرنی چاہئے

۳۰۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں رازدارانہ گفتگو نہ کریں اِلّا یہ کہ تمھارے ساتھ اور لوگ بھی شامل ہو جائیں تنہا وہ شخص ہو گا تو اسکو ناگواری ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

چھینک کی دعا اور اس کا جواب

۳۰۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کسی کو چھینک آئے تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی جواب میں یَرحَمُكَ الله (تم پر خدا کی رحمت ہو) کہے پھر وہ جواب میں يَهدِيكُمُ الله ويُصلِح بَالَكُم (اللہ تمھیں ہدایت سے نوازے اور تمھاری حالت درست فرمائے) کہے۔ (بخاری)

مریض کی عیادت سے جنت کی بہاروں کا حصول

۳۰۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک واپس نہ آجائے تو جنت کی بہاروں میں ہوتا ہے۔ فرمایا۔ یعنی اس کے میووں کو چنتا رہتا ہے۔ (مسلم)

مریض سے کیا کہا جائے؟

۳۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے: فرمایا۔ " لَا بَأسَ طَهُورٌ اِن شاءَ الله تعالیٰ"۔ (بخاری و مسلم)

اپنے کاموں کو داہنے طرف سے شروع کرو

۳۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہر کام داہنے طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

(بخاری و مسلم)

بسم اللہ کہنا بھول گیا ہو تو!

۳۰۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تو "بِسمِ اللہ اَوَّلَہُ وَ آخِرَہُ" پڑھ لے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضور ﷺ نے کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا

۳۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا، پسند آیا تو کھالیا، ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

ادب اور تہذیب کی تعلیم

۳۱۱۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے زیر پرورش ایک بچہ تھا، میرا ہاتھ پلیٹ میں چاروں طرف جاتا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: لڑکے! بسم اللہ کرو، اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

تین سانس میں پانی پینے کی ہدایت

۳۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیا کرو، اور تین سانس میں پیو اور جب پیو تو "بسم اللہ" کہہ کر اور پی چکو تو "الحمد للہ" کہو۔ (ترمذی)

کھڑے کھڑے کھانے پینے سے ممانعت

۳۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا، حضرت قتادہ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا اور کھانا کھڑے ہو کر کھانا؟ فرمایا: وہ تو اور بھی برا اور ناپسندیدہ ہے۔ (مسلم)

ریشم ودیباج کے استعمال سے ممانعت

۳۱۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا: ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور فرمایا یہ ان کے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور کافر ہیں) دنیا میں ہے، اور تمھارے لئے آخرت میں۔ (بخاری و مسلم)

بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں

۳۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، وہ تمھارا بہترین لباس ہے، اور اسی (سفید کپڑوں) میں اپنے مُردوں کو دفناؤ بھی۔ (ابوداؤد و ترمذی)

دوسرے رنگوں کا جواز

۳۱۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ میانہ قد کے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سرخ دھاری والے جوڑے میں دیکھا، آپؐ اتنے حَسین معلوم ہو رہے تھے، کہ آپؐ سے زیادہ حَسین کوئی چیز کبھی میں نے دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۷۔ حضرت رفاعہ تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز کپڑوں میں ملبوس پایا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۳۱۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن کالا عمامہ باندھے ہوئے حرم پاک میں داخل ہوئے۔ (مسلم)

۳۱۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ ﷺ ایسی چادر زیب تن کئے ہوئے باہر نکلے جو کالے بالوں کی تھی اس پر کجاوے (اونٹ کے) بنے ہوئے تھے۔ (مسلم)

تکبر کی نحوست

۳۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص کپڑے کو تکبر سے گھسیٹتا ہوا چلے گا، قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں ڈالے گا، اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) میرا کپڑا لٹک جایا کرتا ہے جبکہ اس کا خیال رکھتا ہوں (کہ ایسا نہ ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو بر بنائے تکبر ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

اللہ کی نعمت کا اظہار

۳۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ (ترمذی)

مردوں کے لئے سونا اور ریشم حرام ہے

۳۲۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشمی لباس اور سونا میری امت کے مردوں کیلئے حرام ہے اور انکی عورتوں کیلئے حلال ہے۔ (ترمذی)

مجبوری میں ریشمی کپڑے کی اجازت

۳۲۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو خارش کے سبب مکہ مکرمہ میں ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

جمعرات کے دن سفر

۳۲۴۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کو نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کو نکلنا پسند فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تنہا سفر صحیح نہیں ہے

۳۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا سفر کرنے کی جو مشکلات مجھے معلوم ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو کوئی مسافر رات کو تنہا سفر نہ کرے۔ (بخاری)

تین مسافر ہوں تو ایک کو امیر بنالیا جائے

۳۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر میں نکلیں تو ان کو چاہئے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابو داؤد)

عورت کا سفر محرم کے ساتھ ہو

۳۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے درست نہیں کہ ایک دن اور ایک رات کا سفر کسی محرم کے بغیر کرے۔ (بخاری و مسلم)

سفر کا کام ہو جائے تو پھر رُکنا نہیں چاہئے

۳۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کہ وہ کھانے پینے اور سونے کا موقع نہیں دیتا، جب تم میں سے کوئی شخص سفر کا مقصد پورا کر لے، تو اس کو اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹنے میں جلدی کرنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

رات کے وقت گھر نہ لوٹا جائے

۳۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر والوں سے زیادہ دنوں تک غائب رہے تو رات کے وقت گھر نہ لوٹے۔ (بخاری و مسلم)

سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد جائے

۳۳۰۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تھے، تو پہلے مسجد تشریف لے جاتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے سے نیچے والے کو دیکھو

۳۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (دنیاوی خوشحالی میں) اپنے سے نیچے والے کو دیکھو اپنے سے اونچے والے کو نہ دیکھو کہ یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ہیں ان کو حقیر نہ سمجھو (۱)۔ (بخاری و مسلم)

راستہ کے حقوق

۳۳۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم لوگ راستہ پر بیٹھنے سے احتراز کرو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اللہ کے نبی (ﷺ)! بیٹھنا تو ضروری ہے ہم لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اگر بیٹھنا ہی چاہتے ہو، تو راستہ کا حق ادا کرو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اللہ کے نبی (ﷺ)! راستہ کا حق کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، نگاہ کا نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ پہونچانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا، بُرائی سے روکنا۔ (بخاری و مسلم)

نگاہ نیچی رکھنے اور الگ الگ لیٹنے کی تاکید

۳۳۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، مرد، مرد کے جسم کے اس حصہ کو نہ دیکھے جس کا چھپانا اور پردہ کرنا ضروری ہے، اور نہ عورت کے بدن کے اس حصّہ کو دیکھے جس کا چھپانا ستر میں داخل ہے، اور دو مرد ایک بستر میں نہ لیٹیں اور نہ دو عورتیں ایک بستر میں لیٹیں۔ (مسلم)

---

(۱) عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں: کہ میں اغنیاء کے ساتھ رہا، تو مجھے اپنے سے زیادہ کوئی غمگین نظر نہ آیا۔ اپنی سواری سے اچھی سواری دیکھتا، اپنے کپڑے سے اچھے کپڑے دیکھتا، غریبوں کے ساتھ رہا تو سکون ملا۔

دیور سے پردہ کی تاکید

۳۳۴۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم نامحرم عورتوں کے پاس جانے سے دور رہو، حضرات انصار میں سے ایک شخص نے پوچھا: دیور کے سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: دیور تو موت ہے، (یعنی اس کے ساتھ معصیت میں مبتلا ہونے کا زیادہ خطرہ ہے)۔ (بخاری ومسلم)

معصیت (گناہ) سے بچنے کا طریقہ

۳۳۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں، کہ نامحرم عورت جب سامنے آتی ہے، تو شیطان بن کر سامنے آتی ہے، جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس آئے، کہ اس کے پاس وہی ہے، جو اس غیر عورت کے پاس ہے۔ (ترمذی)

نیک لوگوں کی صحبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَاِذْ قَالَ مُوسیٰ لِفَتٰهُ لَآاَبْرَحُ حَتّٰی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا﴾ (الکہف، آیت:۶۰)

اور جب (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے شاگرد سے کہا جب تک میں دو دریا کے ملنے کی جگہ نہ پہونچ جاؤں ہٹنے کا نہیں، خواہ برسوں چلتا رہوں۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ (الکہف، آیت:۲۸)

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔

اچھے اور برے ہمنشیں کی مثال

۳۳۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اور برے ہمنشیں کی مثال ایسی ہے جیسے مشک فروش اور بھٹی جلانے والا، مشک فروش یا تمھیں کچھ دے دے گا یا تم اس سے خرید وگے یا تمھیں اچھی خوشبو تو ملے گی ہی اور بھٹی جلانے والا یا تو تمھارے کپڑے جلادے گا یا کپڑے نہ بھی جلے تو بدبو ہی اس کے پاس ملے گی۔ (فائدہ کچھ نہیں)۔ (بخاری)

۳۳۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نیک

ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک فروش اگر اس سے تم کو کچھ نہ ملے گا تو خوشبو تو ملے گی ہی اور برے ساتھی کی مثال بھٹی جلانے والے کی سی ہے کہ اگر اس سے کپڑے نہ کالے ہوں گے تو دھواں تو لگے گا ہی۔ (ابوداؤد، نسائی)

اچھا انسان اچھا ہی ہوتا ہے

۳۳۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح کان ہیں۔ ان میں جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے ہوتے ہیں وہ اسلام لانے کے بعد اچھے ہوتے ہیں جب کہ ان کو فہم دینی حاصل ہو جائے، تمام روحیں دنیا میں آنے سے قبل ایک جگہ جمع کی گئیں جن دو روحوں کا تعارف ہوا مانوس ہو گئیں، جن دونوں روحوں میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف ہوا۔ (مسلم)

دوست اور ساتھی سے آدمی کی پہچان

۳۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں کا ہر شخص یہ دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

نیک اور شریف انسان کی خدمت کرنی چاہیئے

۳۴۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم صرف مومن سے دوستی کرو اور کھانا متقی و پرہیزگار ہی کو کھلاؤ۔ (ابوداؤد و ترمذی)

اللہ کیلئے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب ہوتی ہے

۳۴۱۔ حضرت ابو ادریس خولانی نے فرمایا میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا اچانک میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جس کے دانت چمکیلے تھے اور اس کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہوتا تو اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے اور اس کا فیصلہ تسلیم کرتے۔ میں نے اس نوجوان کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ دوسرے دن صبح سویرے میں

ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ وہ ہم سے پہلے اٹھ چکے ہیں اور نماز میں مشغول ہیں میں نے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کیا۔ جب پڑھ چکے تو میں ان کے سامنے سے آیا اور سلام کیا۔ پھر میں نے کہا خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں انھوں نے کہا کیا اللہ کے لئے محبت کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں اللہ کے لئے۔ دوبارہ پھر انھوں نے کہا۔ کیا تم اللہ کے لئے محبت کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں اللہ کے لئے پھر انھوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ پھر فرمایا۔ خوشخبری سنو، میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری رضا کے خاطر دو باہم محبت کرنے والے میرے لئے مل بیٹھنے والے میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جلنے والے میری راہ میں مل کر مو خرچ کرنے والے لوگوں پر میری محبت واجب ہو گئی۔ (مؤطا امام مالک)

سب سے قیمتی چیز شوہر کے لئے نیک بیوی ہے

۳۴۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت " والّذین یکنزون الذّھب والفضّۃ" نازل ہوئی تو ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بعض صحابہ نے عرض کیا کہ آیت سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم لوگ اسی کو حاصل کرتے، آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل مال خدا کی یاد میں مشغول رہنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومن عورت ہے جو ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے میں شوہر کی معین (ومددگار) ہو۔ (ترمذی)

دیندار خاتون کو شریک حیات بنانے میں کامیابی ہے

۳۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے، اس کے مال کی وجہ سے، حسب ونسب کی وجہ سے، حسن وجمال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے۔ تم دیندار عورت سے شادی کرو کامیاب رہو گے۔

(بخاری ومسلم)

تواضع وخوش اخلاقی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (القلم،:۴)

اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں۔

اور ارشاد ہے

﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران، آیت: ۱۳۴)

اور جو غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ، وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ (لقمان، آیت: ۱۸)

اور لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیر اور زمین پر اترا کر نہ چل، بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق

۳۴۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ سب سے بہتر اخلاق والے تھے حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیباج اور ریشم بھی نہیں معلوم ہوا۔ نہ ہی حضور ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو سونگھی۔ میں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی اس عرصہ میں مجھے اُف تک نہ فرمایا، نہ میرے کسی کام کے بارے میں فرمایا۔ تم نے کیوں کیا؟ اور

اگر کسی کام کو نہیں کیا تو یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ (بخاری و مسلم)

۳۴۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک معمولی عورت رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جدھر چاہتی لے جاتی۔ (بخاری)

۳۴۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گذرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی۔ (بخاری و مسلم)

نیکی اور برائی کا فرق

۳۴۷۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا نیکی تو حسن اخلاق ہے اور گناہ ہر وہ بات ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ دوسرے کو اس کا علم ہو۔ (مسلم)

اچھے اخلاق کی فضیلت

۳۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے اور نہ بتکلف ہی ایسا فرماتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔ (بخاری و مسلم)

گالی گلوج کرنے والے کو اللہ ناپسند کرتے ہیں

۳۴۹۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن مسلمانوں کے ترازو میں اخلاق سے زیادہ کوئی اور عمل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور ناشائستہ بات کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

دخول جنت اور دخول جہنم کا سبب

۳۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل

لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کا پاس و لحاظ اور خوش اخلاقی پھر دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گا۔ آپ نے فرمایا زبان اور شرمگاہ۔ (ترمذی)

سب سے بہتر وہی ہے جو گھر والوں کے لئے بہتر ہو

۳۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب سے زیادہ مکمل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ (ترمذی)

اخلاق کا اونچا مقام

۳۵۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان اپنے اخلاق سے روزہ دار اور تہجد گزار کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

بحث و مباحثہ میں الجھنا نقصان دہ ہے

۳۵۳۔ حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بحث و مباحثہ میں الجھنے کو ترک کر دیا، خواہ وہ حق ہی پر کیوں نہ ہو، میں اس کے لئے جنت کے آس پاس گھر دلانے کا ضامن ہوں اور جس شخص نے جھوٹ کو ترک کیا خواہ مذاق ہی میں کیوں نہ ہو میں اس کے لئے جنت کے اندر مکان دلانے کا ضامن ہوں اور جس کے اخلاق اچھے ہوں، میں اس کو جنت کے اندر اعلیٰ علیین میں مکان دلانے کا ضامن ہوں۔ (ابوداؤد)

بڑائی بگھارنے والے ناپسندیدہ ہیں

۳۵۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جس کے اخلاق تم میں سب سے اچھے ہوں گے اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے دور تم

میں وہ لوگ ہوں گے، جو بتکلف خوب باتیں کرتے ہیں اور حق سے تجاوز کر جاتے ہیں اور گلا پھاڑ پھاڑ کر بات کرنے والے، بتکلف فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرنے والے، اپنی فضیلت و برتری کو ظاہر کرنے کے لئے زور زور سے باتیں کرنے والے۔ (ترمذی)

تواضع اختیار کرنے اور ظلم و زیادتی سے بچنے کی تاکید

۳۵۵۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع و خاکساری ظاہر کرو تاکہ کوئی کسی پر غرور گھمنڈ کا مظاہرہ نہ کرے، نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔ (مسلم)

معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے

۳۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی عزت بڑھاتا ہے، جو بندہ بھی اللہ کی خاطر تواضع برتتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

بردباری اور نرم دلی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿خُذِ العَفْوَ وَاْمُرْ بِالعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِيْنَ﴾ (الاعراف، آیت: ۱۹۹)

درگذر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا، اَلاَ تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (النور، آیت: ۲۲)

اور انھیں معاف کرنا اور درگذر کرنا چاہئے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں معاف کردے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلاَتَسْتَوِى الحَسَنَةُ وَلاَالسَّيِّئَةُ، اِدْفَعْ بِالَّتِى هِىَ اَحْسَنُ، فَاِذَا الَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ، وَمَا يُلَقَّاهَا اِلاَّالَّذِيْنَ صَبَرُوا، وَمَا يُلَقَّاهَا اِلاَّ ذُو حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾

(حم السجدہ، آیت: ۳۴۔۳۵)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ کوئی برائی کرے تو اسے بھلے طریقہ سے ٹال دو، پھر ناگہاں وہ شخص جو تیرے اور اس کے درمیان دشمنی تھی ایسا ہوگا گویا کہ وہ مخلص دوست تھے اور یہ فضیلت تو بس ان لوگوں کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں اور یہ خوبی ان کے حصہ میں آتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الاُمُوْرِ﴾ (الشوریٰ، آیت: ۴۳)

البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کردیا بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

دو کاموں میں رسول ﷺ آسان بات کو اختیار کرتے تھے

۳۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار کا موقع ہوتا جو گناہ نہ ہوتا تو آسان کام اختیار فرماتے اور اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ ﷺ اس سے دور رہتے اور اپنے نفس کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں کوئی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا۔ (بخاری و مسلم)

حضورؐ کا بدلے سے اجتناب

۳۵۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو اپنے سے نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو نہ غلام کو سوائے اس کے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں اور آپ کو کبھی کسی سے تکلیف پہونچی تو تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ نہ لیتے۔ مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں سے کوئی بے حرمتی کرتا تو آپ اللہ کے لئے بدلہ لیتے۔ (مسلم)

حلم و عالی ظرفی

۳۵۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا۔ آپؐ موٹے کنارے کی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک دیہاتی آپؐ سے ملا اور چادر پکڑ کے بڑی زور سے کھینچا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کے کاندھے پر نشان پڑ گئے۔ بولا۔ اے محمد مجھے اس مال سے دیجئے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے آپؐ نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے اور پھر اس کو دینے کا حکم دیا۔ (بخاری و مسلم)

نرمی سے پیش آنا

۳۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ پکڑنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ چھوڑ دو اسکو اور اس کے پیشاب پر ایک بڑا ڈول پانی کا بہادو۔ اور تم سختی کے لئے نہیں بھیجے گئے ہو۔ اس لئے بھیجے گئے ہو کہ آسانی پیدا کرو۔ (بخاری)

خدا کی دو پسندیدہ خصلتیں

۳۶۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تمھارے اندر دو خوبیاں ہیں اور وہ دونوں ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہیں ایک بردباری اور دوسری متانت۔ (مسلم)

پیغمبروں کا عمل

۳۶۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ ایک نبی کی حکایت بیان فرمارہے تھے حضور ﷺ کے بیان کرنے کا منظر اس وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے (ان پر اللہ کا درود وسلام ہو) فرمایا۔ ان کو ان کی قوم اس قدر مارتی تھی کہ خون آلود کر دیتی تھی اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ ان کو بخش دے یہ جانتے نہیں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نرمی کی حیثیت

۳۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو ہی پسند کرتا ہے نرمی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور اس کے علاوہ کسی چیز پر نہیں دیتا۔ (مسلم)

نرمی زینت کا سامان ہے

۳۶۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا۔ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اکو برا کر دیتی ہے۔ (مسلم)

ذبیحہ کی تکلیف کا خیال

۳۶۵۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے طریقے پر کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو سہولت سے اور جب تم ذبح کرو تو بھلائی کے ساتھ ذبح کرو۔ اپنی چھری تیز کرلو تاکہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو۔ (مسلم)

پہلوان کی پہچان

۳۶۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔ (بخاری ومسلم)

نرمی میں بڑا خیر ہے

۳۶۷۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کو نرمی کا حصہ دیا گیا (حقیقت میں) اس کو خیر کا حصہ دیا گیا، اور جو نرمی کے حصہ سے محروم ہوا وہ (حقیقت میں) بھلائی کے حصہ سے محروم ہوا۔ (ترمذی)

وہ شخص جس پر جہنم حرام ہے

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تم (لوگوں) کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو جہنم (کی آگ) پر حرام کردیا جائے گا یا جس پر جہنم (کی آگ) حرام ہے۔ ہر مانوس، بے آزار، نرم خو، نرم رو۔ (ترمذی)

صبر اور درگذر کرنے والے پر اللہ کا انعام

۳۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ" کے بارے میں منقول ہے (کہ یہاں مراد) غصہ کے وقت صبر اور بدسلوکی کے وقت درگذر ہے۔ جب وہ ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ انھیں محفوظ (اور مامون) رکھے گا اور ان کے سامنے ان کے دشمنوں (اور مخالفوں) کو جھکا دے گا۔ (بخاری)

امانت اور وعدہ کا پاس ولحاظ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَاتَخُونُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُولَ، وَتَخُونُوا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (الانفال، آیت:۲۷)

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسولؐ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ (النساء، آیت:۵۸)

خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاَوْفُوا بِالعَهْدِ اِنَّ العَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الاسراء، آیت:۳۴)

اور عہد کو پورا کرو عہد کے بارے میں ضرور پوچھ ہوگی۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدتُّمْ﴾ (النحل، آیت:۹۱)

اور جب خدا سے عہد کرو تو اس کو پورا کرو۔

اور ارشاد ہے

﴿يَااَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَوْفُوا بِالعُقُودِ﴾ (المائدۃ، آیت:۱)

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔

اور ارشاد ہے

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوا مَالاَ تَفْعَلُوْنَ﴾
(الصف، آیت: ۲۔۳)

تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کرتے نہیں، اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

منافق کی تین نشانیاں

۳۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کو امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

چار خصلتیں صرف منافق کی ہیں

۳۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی ہوگی تو وہ بھی منافق ہی کی خصلت ہے، جب تک اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب بات کہے تو جھوٹ کہے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، امانت میں خیانت کرے اور جب لڑے تو گالی گلوچ کرے۔ (بخاری و مسلم)

امانت کا اٹھ جانا

۳۷۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں۔ اس میں کی ایک میں نے دیکھ لی دوسری کا منتظر ہوں ہم سے آپؐ نے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری، پھر قرآن اترا۔ انھوں نے قرآن و سنت کا علم حاصل کیا۔ پھر آپؐ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا، کہ آدمی ایک نیند لے گا اور امانت اس کے

دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر نشان کی طرح باقی رہے گا۔ پھر ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر چھاپ کی طرح رہ جائے گا۔ جیسے تمھارے پیر پر چنگاری گر جائے اس سے چھالہ پڑ جائے۔ تم اس کو ابھرا ہوا دیکھو گے۔ حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہے، پھر آپؐ نے ایک کنکری اپنے پیر مبارک پر لڑھکا کر دکھایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو بکرؓ نے حضور اکرم ﷺ کے وعدے کو پورا کیا

۳۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! اگر بحرین کا مال آجائے گا تو میں تم کو ایسے ایسے دوں گا، بحرین کا مال نہ آیا حتی کہ حضور ﷺ کی وفات ہو گئی پھر جب بحرین کا مال آیا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا، جس سے حضور ﷺ کا وعدہ ہو، یا آپؐ پر قرض ہو، ہمارے پاس حاضر ہو، چنانچہ میں آیا اور میں نے اس طرح عرض کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے اس طرح فرمایا تھا، تو حضرت ابو بکرؓ نے لپ بھر عطا کیا، میں نے اس کو شمار کیا، تو ۵۰۰ تھے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، اس کا دوگنا لے لو۔ (بخاری و مسلم)

اصل دارومدار نیت پر ہے

۳۷۴۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے بھائی سے وعدہ کیا اور اس کی نیت وعدہ وفا کرنے کی ہے اور پورا نہ کر سکا، اور وقت مقررہ پر بھی نہیں آیا، تو وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

وعدہ، وعدہ ہے چاہے معمولی چیز کا کیوں نہ ہو

۳۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میری والدہ نے مجھ کو بلایا، اس حال میں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے، تو میری والدہ نے مجھ سے کہا، ادھر آؤ میں تم کو کچھ (چیز) دوں گی، حضور ﷺ نے میری والدہ سے فرمایا: تم اس کو کیا

دینا چاہتی ہو؟ میری والدہ نے فرمایا، میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی ہوں، تو حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو وہ جھوٹ میں شمار ہوتا۔ (ابوداؤد)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد توڑنے کا وبال

۳۷۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزوں میں تم جب مبتلا ہو، (اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس سے دوچار ہو تو اس کا انجام اس طرح ہوگا)

جب بھی کسی قوم میں فحش کاری پھیل جاتی ہے اور علی الاعلان ہونے لگتی ہے، تو اس قوم میں طاعون کی وباء پھیل جاتی ہے، اور ایسی تکلیف دہ بیماریاں ہو جاتی ہیں، جو ان کے اسلاف کے زمانہ میں نہ تھیں۔

اور جب ناپ تول میں کمی ہوگی تو قحط سالی، پریشان حالی اور بادشاہ وقت کے ظلم وجور کا نشانہ بنتے ہیں۔

اور زکوۃ دینا بند کر دیتے ہیں، تو بارشوں کا ہونا رک جاتا ہے، اگر جانور نہ ہوں تو بارش ہی نہ ہو۔

اور جب وہ اللہ اور رسول ﷺ کے عہد کو توڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم کے افراد کو دشمن بنا کر ان پر مسلط کر دیتے ہیں، تو وہ ان کے ہاتھوں تک کی چیزیں لے لیتے ہیں۔

جب تک ان کے پیشوا کتاب اللہ سے فیصلہ نہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے، اس میں من مانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو باہم شدید لڑائی جھگڑے میں ڈال دے گا۔ (ابن ماجہ)

صداقت وراستی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ، وکُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (التوبۃ، آیت:۱۱۹)

اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اور ارشاد ہے

﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ لَکَانَ خَیْرًا﴾ (محمد، آیت:۲۱)

اگر وہ اللہ تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلاَّ لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (ق، آیت:۱۸)

وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿ولاَتَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُولاً﴾ (الاسراء، آیت:۳۶)

اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھ کو بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی ان سے پوچھ ہوگی۔

راستی نیکی کی رہبر ہے

۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ تم پر سچائی لازم ہے، اور سچائی نیکی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور نیکی

جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کو ہی اختیار کر لیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت کو پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کی راہ پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہونچا دیتی ہے اور آدمی جب جھوٹ بولنے کا عادی ہوتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم

۳۷۸۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی لمبی حدیث میں ہر قل کی حکایت بیان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں (یعنی نبی کریمؐ) ابو سفیان کہتے ہیں، میں نے کہا حکم دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور جو تمھارے باپ دادا کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو اور ہم کو نماز، سچائی، صلہ رحمی، صدقہ اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سچائی میں برکت

۳۷۹۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو اس وقت تک بیع ختم کر دینے کا اختیار ہے جب تک کہ وہ اس مجلس سے جدا نہ ہوں اور اگر وہ سچ بولے اور بیع کے عیب و ہنر کو بیان کر دیا تو ان دونوں کے لین دین میں برکت ہوگی۔ اور اگر جھوٹ بولے اور عیب کو چھپایا تو ان کے لین دین میں برکت ختم کر دی جائے گی۔

(بخاری و مسلم)

بدترین جھوٹ

۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بدترین جھوٹ یہ ہے کہ آدمی نے جس چیز کو دیکھا نہ ہو اس کے متعلق کہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ (بخاری)

اعلیٰ خیانت

۳۸۱۔ حضرت ابن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تم کو سچا سمجھ رہا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔ (ابوداؤد)

مومن کے بارے میں سوال

۳۸۲۔ حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپؐ سے سوال کیا گیا۔ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا۔ کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ (موطا)

کچھ دینے کے لئے بلانا پھر نہ دینا جھوٹ ہے

۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن مجھ کو میری والدہ نے بلایا اس وقت حضور ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ والدہ نے فرمایا آؤ میں تمھیں دوں۔ تو حضور ﷺ نے میری والدہ سے فرمایا۔ تم نے کیا دینے کے لئے بلایا تھا۔ والدہ نے فرمایا۔ میں نے ایک کھجور دینے کے لئے بلایا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر بلا کر کچھ نہ دیتیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوتا۔ (ابوداؤد)

تفریح طبع کے لئے بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے

۳۸۴۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص برباد ہو۔ جو لوگوں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بات کرتا ہے۔ اس کی بربادی ہو، اس کی بربادی ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

ہر سنی ہوئی بات بیان کرنا جھوٹے ہونے کیلئے کافی ہے

۳۸۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔ (مسلم)

شک والی چیز کے ترک کرنے کا حکم

۳۸۶۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی یہ بات یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس چیز میں تم کو شک ہو اس کو چھوڑ دو اور اس کو اختیار کرو جس میں تم کو شک نہ ہو۔ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں بے اطمینانی ہے۔ (ترمذی)

شرم وحیا اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ﴾ (القصص، آیت: ۲۵)

پھر ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی۔

اور ارشاد ہے

﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ، وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾ (الاحزاب، آیت: ۵۳)

کیونکہ اس سے نبی (ﷺ) کو تکلیف پہونچتی ہے، تو وہ تم سے شرم کرتا ہے، اور حق بات کہنے سے اللہ شرم نہیں کرتا۔

حیا ایمان کی بات ہے

۳۸۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گذرے وہ اپنے بھائی سے شرم وحیا کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ (یعنی اتنی شرم نہ کرنی چاہئے) آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، حیا ایمان میں سے ہے۔ (بخاری ومسلم)

حیا پوری طرح خیر ہے

۳۸۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہیں لاتی۔ (بخاری ومسلم)

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے

۳۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے بڑا درجہ " لا الہ الا اللہ " کہنے کا ہے اور ادنیٰ درجہ راستہ کی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔ (بخاری و مسلم)

حیا کا ثمرہ جنت ہے

۳۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان کا مقام جنت میں ہے۔ اور فحش گوئی بدعہدی ہے اور بدعہدی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ (ترمذی)

حیا، ہر چیز کو سنوار دیتی ہے

۳۹۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے حیائی جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے

۳۹۲۔ حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر دین کا کوئی شعار و وصف امتیاز ہوتا ہے اسلام کا امتیازی وصف "شرم و حیا" ہے۔ (مؤطا امام مالک)

نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ حیا والے تھے

۳۹۳۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ پردہ نشیں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ اگر آپ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپؐ کے چہرۂ مبارک سے پہچان لیتے کہ آپ اس کو ناپسند فرمار ہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بے حیائی برے لوگوں کی علامت ہے

۳۹۴۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں کو پہلی نبوت کی جو باتیں پہنچی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم میں سے اگر کسی کو شرم نہ ہو تو جو چاہو کرو۔ (یعنی جو انسان بے شرم ہوتا ہے اس کو برے سے برے کام کرنے میں کوئی حجاب نہیں)۔ (بخاری)

ایمان کی دو شاخیں

۳۹۵۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرم کرنا، اور باتیں کم کرنا ایمان کی دو شاخیں ہیں، فحش گوئی اور زیادہ بولنا نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

حیا کی تشریح و تفسیر

۳۹۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ سے شرم کرو۔ جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبیؐ۔ یقیناً ہم شرم کرتے ہیں اور اس (نعمت حیا) پر اللہ تعالیٰ کے ثناں خواں ہیں آپؐ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ ایسی حیا جو اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہو کہ سر اور اس میں جو افکار و خیالات پیدا ہوتے ہیں سب کی نگہداشت رکھو۔ پیٹ اور جو کچھ اس میں بھرا ہوا ہے اس سب کی نگرانی رکھو(۱)۔ اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرلو۔ جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دست بردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے مقابلے میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لئے پسند و اختیار کرے گا۔ تو جس نے یہ سب کچھ کیا تو سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی)

(۱) یعنی برے خیالات و وساوس وغیرہ سے بچنا اور حرام و ناجائز غذا سے حفاظت اور شرمگاہ وغیرہ کی حفاظت۔

مصیبت و آزمائش میں صبر و رضا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمْوَالِ وَالأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ، وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (البقرۃ:۱۵۵۔۱۵۶)

اور ہم تمھیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں مصیبت پہونچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اور ارشاد ہے

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر، آیت:۱۰)

بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

اور ارشاد ہے

﴿وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الأُمُورِ﴾ (الشوریٰ، آیت:۴۳)

اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

آہ و بکا کی ممانعت

۳۹۷۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا بچہ جانکنی کے عالم میں ہے آپ تشریف لائیں آپ ﷺ نے انھیں

جواب سلام کہلوایا اور فرمایا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو کچھ اس نے دیا اس کے نزدیک ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر ہے صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو، صاحبزادی نے دوبارہ قسم دلا کر کہلایا آپؐ ضرور تشریف لائیں آپؐ اٹھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور دیگر حضرات چلے بچہ حضور ﷺ کے پاس لایا گیا آپؐ نے بچہ کو گود میں بٹھا لیا۔ بچہ موت و حیات کی کشمکش میں تھا یہ منظر دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں آپؐ کی آنکھوں میں یہ دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دی ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

صبر مصیبت کے وقت ہی معتبر ہے

۳۹۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گذر ہوا۔ جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپؐ نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے آپؐ سے کہا دور ہو، تم پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی نہ تم اس کی تکلیف کو جانتے ہو، جب اس عورت کو بتایا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے تو وہ دربار نبوت میں حاضر ہوئی وہاں اس کو کوئی دربان وچپراسی نظر نہ آیا اس نے عرض کیا اللہ کے نبی ﷺ میں نے پہچانا نہیں تھا (اس لئے شان اقدس میں گستاخی ہوئی) آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی معتبر ہے جو صدمہ پہونچنے کے وقت کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

پریشانیاں گناہوں کا کفارہ ہیں

۳۹۹۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو بھی تکلیف و بیماری رنج و افسوس اور پریشانی و غم پہونچتا ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی غلطیوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن اور فاجر کی مثال

۴۰۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے اس نرم پودے کی سی ہے کہ ہوا جس رخ سے بھی آتی ہے اس کو موڑ دیتی ہے پھر جب ہوا رکتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے (۱) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ سخت سیدھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اس کو توڑ دیتا ہے (۲)۔ (بخاری)

نابینا کے صبر کا بدلہ جنت ہے

۴۰۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دونوں محبوب چیزوں کے ذریعہ آزماتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو ان دونوں کے بدلے میں اس کو جنت دیتا ہوں۔ دونوں محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

مومن کے ہر معاملہ میں خیر

۴۰۲۔ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی خوب ہے اس کا ہر معاملہ خیر ہی خیر ہوتا ہے۔ مومن کے سوا کسی اور کو یہ بات حاصل نہیں۔ اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے حق میں خیر ہی خیر ہے اس کو رنج و تکلیف پہونچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں خیر ہی خیر ہوتا ہے۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی ایسے ہی مسلمان پر جو مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے، اطاعت اور فرمانبرداری کرتا رہتا ہے، جب مصیبت اور آزمائش کا دور ختم ہو جاتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور اس وقت بھی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا رہتا ہے۔

(۲) یعنی منافق کی اطاعت و فرمانبرداری کا بھرم مصیبت اور آزمائش میں کھل جاتا اور نفاق ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ اپنے انجام کو پہونچ جاتا ہے۔

دنیا میں سزا بندے کے ساتھ بھلائی ہے

۴۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب بندے کے حق میں خیر چاہتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں (اس کے گناہ کی) سزا دے دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ برائی کا فیصلہ چاہتا ہے تو اس کے گناہ پر اس کو چھوڑ دیتا ہے پھر قیامت کے دن پوری پوری سزا دیتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا جتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے اتنا ہی بڑا اجر ملتا ہے اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت فرماتا ہے ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے جو اس آزمائش میں اللہ کے فیصلے پر راضی رہتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں اور جو واویلا مچاتا ہے اور ناراضگی ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

جان و مال کے نقصان پر صبر

۴۰۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ مومن مرد و عورت برابر جان و مال اور اولاد کی آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان پر کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔ (ترمذی)

لوگوں سے ملنے جلنے والا افضل ہے

۴۰۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر کرتا ہے تو وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں ہے اور ان کی ایذاء رسانیوں پر صبر کی منزل سے نہیں گذرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

احسان شناسی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فَاذْکُرُوْنِی اَذْکُرْکُمْ، وَاشْکُرُوا لِی وَلَاتَکْفُرُوْنِ﴾ (البقرۃ، آیت:۱۵۲)

پس مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو، اور ناشکری نہ کرو۔

اور ارشاد ہے

﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ (ابراہیم، آیت:۷)

اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِیْنَ﴾ (یونس، آیت:۱۰)

ان کی دعا کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ، آیت:۱۱)

اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو۔

مومن کا معاملہ ہی عجیب ہے

۴۰۶۔ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندۂ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ میں خیر ہی خیر ہے اگر اس کو خوشی اور راحت و آرام پہونچے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اگر اس کو دکھ و

رنج پہونچتا ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے سراسر خیر (اور موجب برکت) ہوتا ہے۔ (مسلم)

کھانے پینے پر اللہ کی حمد بیان کرنا

۴۰۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی اور خوش ہوتا ہے کہ وہ کھائے تو اللہ کی تعریف کرے اور پئے تو اللہ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

شکر گذار ہونا

۴۰۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی طویل نماز پڑھی کہ پاؤں مبارک میں ورم آگیا آپ ﷺ سے عرض کیا گیا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑائی

۴۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے اس کو پناہ دو اور جو اللہ کے واسطے سے مانگے اس کو عطا کرو اور جو اللہ کے نام سے امان طلب کرے اس کو امان دو۔ جو تمھارے ساتھ اچھا سلوک کرے تم اس کا بدلہ دو اگر بدلے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے حق میں اتنی دعا کرو کہ تم کو یہ محسوس ہو کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا۔ (ابوداؤد و نسائی)

حسن سلوک کا بدلہ تعریف اور شکر بھی ہے

۴۱۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات مہاجرین نے

حضور ﷺ سے عرض کیا کہ سارا اجر تو انصار لے گئے۔ ہم نے ان سے بہتر کسی مال والے کو خرچ کرنے والا نہیں دیکھا۔ کم مال والوں میں ان سے زیادہ دلداری اور ہمدردی کرنے والا نہیں دیکھا۔ انھوں نے ہم سب کے بار کو پورا پورا سنبھال لیا آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ ان کی تعریف نہیں کرتے ہو؟ اور ان کے لئے دعا نہیں کرتے ہو؟ حضرات مہاجرین نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے اس عمل سے ان کے حسن سلوک کا بدلہ ہو گیا۔ (ابوداؤد و نسائی)

احسان کا بدلہ

۴۱۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کو کوئی عطیہ دیا گیا پھر وہ مالدار ہو گیا تو چاہئے کہ وہ عطیہ دینے والے کو اس کا صلہ دے اگر وہ غریب ہی رہا تو اس دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے (تو اس طرح سے) اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کو چھپایا خاموش رہا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد والترمذی)

جزاک اللہ کی اہمیت

۴۱۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ حسن سلوک کیا گیا اور اس نے اس حسن سلوک کرنے والے سے جزاک اللہ کہہ دیا اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

لوگوں کا شکر ادا کرنا چاہئے

۴۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہو سکتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرتا ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

اعتماد و بھروسہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (الانفال، آیت: ۲)

ایمان والے وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب اس کی آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب (پروردگار) پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اور ارشاد ہے

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ عَلَيْهِمْ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾
(آل عمران، آیت: ۱۵۹)

پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اور ارشاد ہے

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ﴾
(الفرقان، آیت: ۵۸)

اور تم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تسبیح و حمد بیان کرتے رہو۔

اور ارشاد ہے

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾
(الطلاق، آیت: ۳)

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے۔

آپؐ کی توکل کی تعلیم

۴۱۴۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مشرکین کے قدم دیکھے ہم غار میں تھے اور وہ ہمارے سروں پر میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ان میں کا ایک بھی اپنے قدم کے نیچے دیکھے تو وہ ہم کو دیکھ لے گا آپؐ نے فرمایا۔ اے ابو بکرؓ تم کو ایسے دو کے متعلق کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

بغیر حساب و کتاب کے جنت والے

۴۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے وہ بندگان خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے اور بد شگونی نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری)

توکل کی خصوصیت

۴۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو کہا" حسبنا الله و نعم الوكيل "اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تمھارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور بڑی تیاری کی ہے ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور انھوں نے کہا" حسبنا الله و نعم الوكيل" (بخاری)

بھروسہ کی اہمیت اور اس کا مقام

۴۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ ایسے داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے (یعنی اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنے والے جیسے چڑیاں کچھ جمع نہیں کرتیں) صبح کو وہ بھوکے پیٹ نکلتی ہیں اور شام کو بھرے پیٹ واپس آتی ہیں۔ (مسلم)

۴۱۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر کما حقہ بھروسہ کرو تو تم کو وہ اس طرح سے رزق عطا کرے جیسے چڑیوں کو عطا کرتا ہے صبح خالی پیٹ نکلتی ہیں اور شام کو آسودہ اور بھرے پیٹ واپس ہوتی ہیں۔ (ترمذی)

اللہ والوں کی برکت

۴۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے ان میں ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور دوسرے کاروبار کرتے تھے کاروبار کرنے والے بھائی نے اپنے دوسرے بھائی کی جو بارگاہ نبوی میں حاضر رہتے تھے شکایت کی کہ یہ کاروبار میں ہاتھ نہیں بٹاتے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہو سکتا ہے تم کو اسی کی وجہ سے روزی ملتی ہو۔ (ترمذی)

تقویٰ و پرہیزگاری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ، وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران، آیت: ۱۰۲)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہئے اور نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن، آیت: ۱۶)

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو۔

اور ارشاد ہے

﴿إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا، وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ﴾ (الانفال، آیت: ۲۹)

اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھیں شان امتیازی عطا فرمائے گا اور تم سے گناہوں کو جھاڑ دے گا اور تم کو بخش دے گا۔

اور ارشاد ہے

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق، آیت: ۲-۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔

اور ارشاد ہے

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ﴾ (الحجرات، آیت: ۱۳)

بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے

دنیا کی دو آزمائشیں

۴۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میٹھی اور سبز ہے (یعنی دنیا بڑی پیاری اور پر کشش ہے) اللہ تم کو اس میں جانشیں بنائے گا اور دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو پہلا فتنہ بنی اسرائیل میں عورتوں کی ذات سے پیدا ہوا۔ (مسلم)

نیکی ہر حال میں سود مند ہے

۴۲۱۔ حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر حال میں اللہ سے ڈرو کوئی برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کرو وہ اس کو مٹادے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی)

جنت و جہنم میں لے جانے والی چیزیں

۴۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز لوگوں کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز لوگوں کو جنت میں لے جانے والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا پاس و لحاظ اور اچھے اخلاق۔ (ترمذی)

مشتبہ چیزوں سے بچنا ضروری ہے

۴۲۳۔ حضرت معاذ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا حلال کھلا اور واضح ہے اور حرام بھی کھلا اور صاف ہے ان دونوں کے درمیان کچھ

چیزیں مشتبہ ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہے کہ حرام ہے) پس جو شخص (اپنے کو) ان مشتبہ چیزوں سے بچالے گا تو اس نے اپنی عزت و آبرو کو بچالیا اور جو مشتبہ چیزوں میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوا جیسے شاہی چراگاہ کے قریب چرانے والا خطرہ میں ہوتا ہے کہ کہیں اس کا جانور اسکے اندر نہ داخل ہوجائے سن لو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے سن لو اللہ کی چراگاہ حرام و حلال کے امکانات ہیں اور سن لو جسم کے اندر ایک لوتھڑا ہے جب تک وہ صحیح و درست رہے گا سارا جسم درست رہے گا اور وہ خراب ہو جائے گا تو سارا کا سارا جسم خراب ہو جائے گا اور سن لو! وہ دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

دل اچھے اور برے کو بتاتا ہے

۴۲۴۔ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے کہا۔ جی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (کسی کام کے اچھے یا برے ہونے کے متعلق) اپنے دل سے پوچھو جس کام سے عقل اور دل مطمئن ہوں۔ وہ بھلائی و نیکی ہے اور جس سے نفس منشرح نہ ہو اور دل میں کھٹکے وہ گناہ (برا) ہے چاہے لوگ فتویٰ دیں اور درست کہیں۔ (بخاری و مسلم)

متقی ہونے کیلئے بعض جائز کاموں کو چھوڑنا

۴۲۵۔ حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے اس کو جس میں کوئی حرج نہیں ہے (صرف) اس ڈر سے کہ کہیں اس میں حرج ہو۔ (ترمذی)

شک سے اجتناب

۴۲۶۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات یاد ہے جس میں شک ہو اس کو چھوڑ دو، اس چیز کی طرف (اس کو اختیار کرو) جس میں شک نہیں۔

(ترمذی)

نیک کاموں میں جلدی اور استقامت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا یَكُوْنُوا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (الحدید، آیت:۱۶)

کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت اور جو دین حق نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں ان سے پہلے کتاب (آسمانی) ملی تھی، پھر ان پر مدت لمبی ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَكُوْنُوا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ (النحل، آیت: ۹۲)

اور اس عورت کی طرح نہ بنو جو اپنا سوت محنت کے بعد کات کر توڑ ڈالے۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ﴾ (الحجر، آیت:۹۹)

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے۔

پسندیدہ عمل استقامت ہے

۴۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اعمال میں

اعتدال واستقامت اختیار کرو یہ سمجھ لو کہ تم میں سے کسی کا عمل اس کو جنت میں نہیں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ عمل پسند ہے جس پر مداومت کی جائے چاہے وہ تھوڑا ہو۔
(بخاری)

رسول اللہ ﷺ کے معمولات

۴۲۸۔ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا کہ عمل کے بارے میں آپ کا کیا معمول رہا کرتا تھا کیا آپؐ نے اپنے کچھ معمولات کو دنوں کے ساتھ خاص کر رکھا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے وہ مستقل کرتے تھے اور تم میں کون وہ کر سکتا ہے جو اللہ کے رسولؐ کر لیتے تھے۔ (بخاری)

تہجد کی قضا

۴۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ درد و تکلیف یا کسی اور وجہ سے جب آپ کی تہجد کی نماز چھوٹ جاتی تھی تو آپؐ دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم)

رات کا معمول چھوٹنے کا بدل

۴۳۰۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس کا رات کا معمول چھوٹ جائے اور پھر وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پورا کرلے تو ویسا ہی اجر ملے گا جیسا کہ رات میں پڑھا ہو۔ (مسلم)

زیادہ ثواب حاصل کرنے کے شرائط

۴۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول کون سا صدقہ زیادہ موجب اجر ہے؟ آپؐ

نے ارشاد فرمایا۔ تم صدقہ کرو اس حال میں کہ تم تندرست و توانا ہو (مال کی) لالچ ہو فقر کا اندیشہ ہو، مالداری کی چاہت ہو اور تم (اس کام کو) ٹالے نہ رہو۔ کہ جب تم کو موت آنے لگے تو تم کہو کہ فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا وہ تو (اب اس صورت میں) فلاں کا ہو ہی گیا۔

(ترمذی)

سات خطرناک چیزیں

۴۳۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ سات چیزوں سے پہلے اعمال خیر میں جلدی کرو۔ یا تو ایسے فقر سے دوچار ہونے والے ہو جو سب کچھ بھلا دے گا یا ایسی مالداری کے منتظر ہو جو تمھیں سرکشی میں ڈال دے گی یا ایسی بیماری آنے والی ہو جو نکما بنا دے گی یا عقل و خرد کھو دینے والا بڑھاپا یا اچانک موت یا دجال کا انتظار کر رہے ہو جو بدترین شئے ہے، یا قیامت کے منتظر ہو قیامت تو بہت ہیبت ناک و ناقابل برداشت ہے۔ (ترمذی)

پیچیدہ حالات میں استقامت کا طریقہ

۴۳۳۔ حضرت ابوامیہ شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم اس آیت (علیکم انفسکم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو جواب میں انھوں نے کہا کہ تم نے ایک واقف باخبر سے اس کا مطلب معلوم کیا میں نے حضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ نیک مشورے کرو اور برائی سے بچو جب دیکھو کہ لالچ کا دور دورہ ہے اور لوگ خواہشات نفس کے غلام بن چکے ہیں۔ دنیا کو اولیت حاصل ہے ہر شخص اپنے افکار و خیالات کو سب سے بڑھ کر سمجھتا ہے تو تم اپنے آپ کی فکر کرو۔ عوام سے کنارہ کش رہو تمھیں سخت اور مشکل حالات سے واسطہ پڑنے والا ہے جن میں دین پر صبر و استقامت اتنا ہی مشکل ہوگا جتنا ہاتھ میں آگ کا انگارہ لینا ہے اس نازک زمانہ میں دین پر عمل کرنے والے کو اس جیسے پچاس عمل کرنے والے آدمیوں کا اجر ملے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عبادت وطاعت میں اعتدال

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿طٰهٰ مَآاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى﴾ (طہٰ، آیت: ۱۔۲)

ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔

اور ارشاد ہے

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ، آیت: ۱۸۵)

اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا۔

اور ارشاد ہے

﴿يَآاَهْلَ الْكِتٰبِ لَاتَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ، وَلَاتَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾ (النساء، آیت: ۱۷۱)

اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو اور اللہ کی شان میں سوائے پکی بات کے کچھ نہ کہو۔

اور ارشاد ہے

﴿لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرۃ، آیت: ۲۸۶)

اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا۔

حق والے کا حق ادا کرنا

۴۳۴۔ حضرت ابو جحیفہ (اور وہ وہب بن عبداللہ ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارگی کردی، ایک دن حضرت سلمانؓ

حضرت ابودرداء کے گھر تشریف لائے، ان کی بیوی کو دیکھا بہت معمولی کپڑوں میں تھیں کہا، تمھارا کیا حال ہے؟ کہا تمھارے بھائی کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں، اتنے میں حضرت ابودرداء آگئے، ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا، حضرت ابودرداء نے حضرت سلمان سے کہا میں روزے سے ہوں تم کھاؤ، حضرت سلمان نے کہا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا۔ تو انھوں نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداءؓ کھڑے ہوئے، حضرت سلمانؓ نے کہا سو جاؤ وہ سو گئے، پھر کھڑے ہوئے، پھر کہا ابھی سوؤ جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھو، پھر دونوں نے نماز پڑھی، حضرت سلمان نے کہا تمھارے رب کا تم پر حق ہے، تمھارے نفس کا تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے، پس ہر ایک کا حق اس کے حق کے مطابق ادا کرو، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اور اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ (بخاری)

صومِ وصال کی ممانعت

۴۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ میں کہتا ہوں جب تک زندہ رہوں گا روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہی نے یہ کہا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ کے نبی میں نے یہ بات کہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے، روزہ بھی رکھو کھاؤ پیو بھی، سوؤ بھی، نوافل بھی پڑھو، مہینے میں تین دن روزے رکھو کہ ایک نیکی پر دس گنا ثواب ملتا ہے، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہو جائے گا، میں نے عرض کیا اللہ کے نبی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اچھا ایک دن روزہ رکھو، ایک دن چھوڑ دو، حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح روزہ رکھتے تھے، اس سے بہتر روزہ نہیں ہو سکتا، وہ کہتے ہیں، اگر میں نے مہینہ میں تین روزے رکھنے والی حضور ﷺ کی بات مان لی ہوتی تو میرے لئے میرے اہل و عیال مال و منال سے بھی بہتر ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

پابندی اور اعتدال اسلام کی دو پسندیدہ چیزیں

۴۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے عبادت کے متعلق پوچھنے کے لئے تین آدمی ازواج مطہرات کے گھر آئے، جب ازواج مطہرات نے آپ کے معمولات عبادت کو بتلایا تو ایسا معلوم ہوا جیسے ان لوگوں نے اس کو کم سمجھا، اور کہا، کہاں ہم لوگ؟ اور کہاں حضور ﷺ؟ آپؐ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیئے گئے ہیں، ان میں سے ایک صاحب نے کہا، میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے صاحب نے کہا میں تو ہمیشہ روزہ سے رہا کروں گا، اور روزہ کبھی نہ چھوڑوں گا، تیسرے صاحب نے کہا، میں عورتوں سے الگ رہوں گا، کبھی شادی نہیں کروں گا، اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا، تم ہی لوگ یہ سب باتیں کررہے تھے، سنو! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، تم میں سب سے زیادہ اللہ کی رضا کا پاس ولحاظ رکھتا ہوں، لیکن میں کبھی روزہ رکھتا ہوں، اور کبھی نہیں رکھتا، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، جو ہمارے طریقہ سے منہ موڑے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری ومسلم)

جسم کو بیجا تکلیف دینے کی ممانعت

۴۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ حضور ﷺ تقریر فرما رہے تھے، کہ اسی اثناء میں ایک شخص پر آپؐ کی نظر پڑی جو کھڑا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ ابواسرائیل ہیں، انھوں نے نذر مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑے رہیں گے نہ بیٹھیں گے نہ سائے میں رہیں گے، اور نہ کسی سے بات کریں گے ہمیشہ روزہ سے رہیں گے حضور ﷺ نے فرمایا ان سے کہو بات کریں سایہ میں رہیں بیٹھیں اور اپنا روزہ پورا کرلیں۔ (بخاری)

۴۳۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور ﷺ گھر میں داخل

ہوئے، تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی ہے، آپ نے دریافت فرمایا، یہ کیسی رسّی ہے، بتایا گیا کہ حضرت زینب کی رسّی ہے، جب (عبادت میں) سستی محسوس کرتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کھول دو، تم لوگوں کو چاہئے کہ نشاط ہو تو نماز پڑھو، اور سستی معلوم ہو تو سو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

جتنا بس میں ہو اتنا ہی کرنا چاہئے

۴۳۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ تشریف لائے، اور اس وقت ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ) کے پاس ایک عورت موجود تھی، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، یہ فلاں عورت ہے، جن کی نمازوں کا چرچا ہو رہا ہے، (یعنی یہ کہ وہ بہت نمازیں پڑھتی ہیں)، آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو، تم اتنا کرو جتنا کر سکتے ہو، اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) نہیں اکتائے گا، تم (عبادت سے) اکتا جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کو وہی دینداری پسند ہے جس میں مداومت (پابندی) ہو۔ (بخاری و مسلم)

نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے

۴۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھنے میں نیند آنے لگے تو وہ سو جائے، حتیٰ کہ نیند ختم ہو جائے، (تب نماز پڑھے) اگر تم میں سے کسی نے نیند کی حالت میں نماز پڑھی، تو کیا معلوم کہ استغفار کرنا شروع کرے، اور نیند کے سبب زبان سے بددعا نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

غلو سے پرہیزگاری

۴۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دین آسان ہے، جو شخص بھی دین میں سختی (غلو) کرے گا، دین اس پر غالب آجائے گا یعنی وہ ہمت ہار کے بیٹھ

رہے گا، اور اس کا غلو چل نہ سکے گا، تم ٹھیک راہ پر یا اس کے قریب چلتے رہو، ثواب کی خوشخبری (اچھے عمل پر) حاصل کرو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں (جو نشاط کے اوقات ہوتے ہیں) عبادت کرو۔ (بخاری)

حضور ﷺ کی عبادت

۴۴۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نمازیں حضور ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، آپؐ کی نمازیں معتدل ہوا کرتی تھیں، (نہ بہت لمبی اور نہ مختصر) آپؐ کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا۔ (مسلم)

نبی ﷺ کی اتباع محبوب عمل ہے

۴۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ کچھ لوگ بعض ان اعمال (یعنی اعتدال) کو نہیں اپناتے جو میں کرتا ہوں، خدا شاہد ہے کہ میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری)

نشاط کے وقت عبادت کرنی چاہئے

۴۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے اور نماز پڑھ رہا ہو، تو چاہئے کہ وہ آرام کر لے، تاکہ نیند اس سے دور ہو جائے، بیشک تم میں سے جب کوئی نماز اس حال میں پڑھ رہا ہوتا ہے کہ وہ اونگھ رہا ہوتا ہے تو وہ نہیں جانتا کہ وہ استغفار کر رہا ہے، کہ وہ اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کی فضیلت(۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ (سورہ بقرہ ۲)

یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کوئی شک نہیں (کہ کلام خدا ہے، خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اور ارشاد ہے :

﴿وَقُرْءٰناً فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ﴾ (سورہ اسراء ۱۰۶)

اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سناؤ۔

اور ارشاد ہے :

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ (مزمل آیت:۴)

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھا کرو

اور ارشاد ہے :

﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَاناً﴾ (سورہ انفال ۲)

اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

---

(۱) قرآن مجید کی عظمت کیلئے بس اتنا کافی کہ وہ اللہ کا کلام ہے بلکہ اس کی حقیقی صفت ہے جو اس کی ذات عالی کے ساتھ قائم ہے، یہ اللہ پاک کا بے انتہا کرم اور اس کی عظیم ترین نعمت ہے کہ اس نے رسول امین کے ذریعہ وہ کلام ہم تک پہنچایا اور ہمیں اس لائق بنایا کہ اس کی تلاوت کر سکیں اور اپنی زبان سے اس کو پڑھ سکیں پھر اس کو سمجھ کر اپنی زندگی کا رہنما بنا سکیں اب جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں تو ان کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر افلاک و ثریا پر پہنچا دیتا ہے اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے ان کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔ قرآن مجید مٹی کو اکسیر بناتا ہے اور جو اس کی ناقدری کرتا ہے وہ اکسیر ہوتا ہے تو اس کو مٹی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کا بے لاگ قانون ہے، یہ دودھاری تلوار ہے اگر اس کا صحیح استعمال نہیں ہوا ناقدری کی گئی تو قوموں کا کام تمام کر سکتی ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿لو انزلنا هذا القرآن على جبلٍ لرأيته خاشعاً متصدعاً من خشية الله﴾ (الحشر:۲۱)

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔

اور ارشاد ہے:

﴿ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر﴾ (سورہ قمر:۱۷)

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔

قرآن کی فضیلت

قرآن مجید قیامت میں سفارش کرے گا

۵۴۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھا کرو۔ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ (مسلم)

اٹک اٹک کر پڑھنے والوں کیلئے دہرا اجر

۵۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو اٹک اٹک کر مشکل سے پڑھتا ہے اس کیلئے دونا اجر ہے۔ (۱) (بخاری و مسلم)

(۱) مطلب یہ ہے کہ اللہ کے جو بندے قرآن کو اللہ کا کلام یقین کرتے ہوئے اس سے شغف رکھیں اور کثرت تلاوت اور اہتمام کی وجہ سے قرآن پاک سے ان کو خاص مناسبت اور مہارت حاصل ہو جائے انکو انبیاء و رسل کی یا حامل وحی فرشتوں کی معیت و رفاقت حاصل ہوگی اور جن ایمان والے بندوں کا حال یہ ہو کہ وہ قرآن کو رواں نہ پڑھ سکتے ہوں بلکہ اٹک اٹک کر پڑھتے ہوں اور اس کے باوجود اجر و ثواب کی امید پر تلاوت کرتے ہوں ان کو تلاوت کے اجر کے ساتھ مشقت کا بھی ثواب ملے گا اس لئے ان کو اپنی حالت کی وجہ سے شکستہ دل نہیں ہونا چاہئے۔ (معارف الحدیث)

قرآن مجید پڑھنے والا مومن

۵۴۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج(۱) کی سی ہے، اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی لذیذ، اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور سی ہے کہ اس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ نہایت لذیذ بہت میٹھا اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان(۲) سی ہے کہ خوشبو اچھی، ذائقہ کڑوا، اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ (۳) سی ہے، کہ ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رشک کا موقع

۵۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رشک صرف دو موقعوں پر مناسب ہے۔ رشک اس شخص پر آئے جس کو اللہ تعالیٰ نے کلام پاک کا علم عطا فرمایا، وہ اس پر دن رات عمل کرتا ہے، دوسرا موقع رشک کا یہ ہے کہ ایک شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے سرفراز فرمایا، اور وہ اپنی دولت کو رات دن بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت ﷺ کی قرآن مجید پڑھنے کی فرمائش

۵۴۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے عرض کیا، میں آپ کو قرآن سناؤں؟ آپؐ ہی پر تو قرآن نازل ہوا ہے، آپؐ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبان سے سنوں، تو میں نے سورہ نساء

---

(۱) ایک قسم کا خوشبودار میٹھا لیموں ہوتا ہے۔

(۲) جو قرآن مجید سے فائدہ نہیں اٹھاتے اس کے خلاف کرتے ہیں۔ (۳) اندرائن۔

شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا "فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً" فرمایا اب بس میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ؐ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

درس و مذاکرہ

۵۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اس کا درس دیتے ہیں، معنی بیان کرتے ہیں تو ان پر سکینت اترتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔ (مسلم)

سورہ فاتحہ کی فضیلت

۵۴۸۔ حضرت ابو سعید رافع بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کہ میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تم کو قرآن مجید کی بڑی عظمت والی سورہ تعلیم کروں گا، پھر جب آپ نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن مجید کی بڑی سورہ تعلیم کروں گا، آپ ؐ نے فرمایا، "الحمد للہ رب العالمین" یہی سبع المثانی(۱) اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے دے گئی ہے۔ (بخاری)

آیۃ الکرسی

۵۴۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابو المنذر! تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب میں سے کونسی آیت بڑی عظیم الشان ہے،

---

(۱) سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے، یہ ایسی عظیم الشان ایسی برکت والی سورہ ہے کہ اس درجہ کی سورت پہلی آسمانی کتاب میں نہیں نازل کی گئی اور قرآن مجید میں بھی اس درجہ کی کوئی سورت نہیں، یہ پورے قرآن کے مضامین پر حاوی ہے اس لئے اس کو ام القرآن بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کئی نام آئے ہیں۔

میں نے عرض کیا، الله لا إله إلا هو الحي القيوم(۱)"یعنی "آیۃ الکرسی" حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا، اے ابوالمنذر! علم تجھ کو مبارک ہو۔ (مسلم)

جھوٹے شخص سے سچی بات معلوم ہوئی

۵۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت میرے ذمہ کی، پس ایک شخص آیا اور غلہ بھر کے لے جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا، اور کہا کہ میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاونگا اور پوری حدیث ذکر کی پھر کہا میں نے عرض کیا کہ اس نے کہا جب تم بستر پر سونے کے ارادے سے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، تو اللہ تعالیٰ نگہبانی فرمائے گا اور صبح تک شیطان کا تمہارے پاس سے گزر نہیں ہوگا، آپ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا مگر بات سچ کہہ رہا ہے وہ شیطان ہے (۲)۔ (بخاری)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں

۵۵۱۔ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لیا کرے، تو وہ اسکے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

جہاں تلاوت قرآن نہ ہو وہ گھر قبرستان ہے

سورۂ بقرہ

۵۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے گھروں

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیات قرآنی میں آیۃ الکرسی سب سے زیادہ باعظمت ہے اور یہ اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید تنزیہ اور صفات کمال اور اس کی شان عالی کی عظمت رفعت جس طرح بیان کی گئی ہے وہ اس میں منفرد اور بے مثال ہے (معارف الحدیث)۔

(۲) آیۃ الکرسی رات کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت اور نگہبانی میں آجاتا ہے اور شیاطین کے تصرف سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

کو قبرستان نہ بناؤ،(۱) شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے، جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

تلاوت کرنے والوں کے لئے سفارش

۵۵۳۔ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آگے آگے ہوں گی، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان کیں ہیں۔ جن کو میں ابھی تک نہیں بھولا، آپ نے فرمایا وہ دونوں سورتیں بادل کے دو ٹکڑے ہوں گے یا دو گھرے سائبان ہوں گے ان دونوں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو گا یا وہ پرندوں کے دو جھتوں کے مانند ہوں گے جو ایک لائن سے اڑ رہے ہوں، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔ (مسلم)

قیامت میں قرآن کی شفاعت ووکالت

۵۵۴۔ حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا، (خاص کر) زہراوین یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں "البقرۃ" اور "آل عمران" پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سائے میں لئے اس طرح آئیں گی، جیسے کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں، یا سائبان ہیں، یا صف باندھے پرندوں کے پرے ہیں، یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی، (آپ نے فرمایا) پڑھا کرو،، سورہ بقرہ، کیونکہ اس کو حاصل کرنا بڑی برکت والی بات ہے، اور اس کو چھوڑنا، بڑی حسرت و ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم)

(۱) مطلب یہ کہ تم مردوں کی طرح نہ رہو جیسے وہ پڑے رہتے ہیں تم بھی پڑے رہو کہ نہ خدا کا ذکر کرو، نہ عبادت کرو، نہ قرآن پڑھو۔

سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں

۵۵۵۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا(۱)، اور ایک روایت میں ہے کہ سورہ کہف کی آخر کی دس آیتیں۔ (مسلم)

قرآن مجید پڑھنے سے سکینت کا نزول

۵۵۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورۂ کہف پڑھتا تھا، اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا، بس ایک دم اس کو ابر نے ڈھانپ لیا، اور وہ ابر جتنا نزدیک ہوتا تھا، گھوڑا اس کو دیکھ کر کودنے اور بھاگنے لگتا تھا، جب صبح ہوئی، تو اس آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں آکر اس کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا، یہ سکینہ تھا(۲)، جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ (بخاری ومسلم)

سورہ فتح کی فضیلت

۵۵۷۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے پھر آپؐ نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيناً کی تلاوت فرمائی۔ (بخاری)

---

(۱) اسکی توجیہ شارحین حدیث نے لکھی ہے کہ سورہ کہف کے ابتدائی حصہ میں جو تمہیدی مضمون ہے اور اسکے ساتھ اصحاب کہف کا جو قصہ بیان فرمایا گیا ہے اس میں ہر دجالی فتنہ کا پورا توڑ موجود ہے، جو بھی ان آیتوں کی اس خاصیت و برکت پر یقین کرتے ہوئے اپنے دل ودماغ میں محفوظ کرے گا اور اسکی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو دجالی فتنوں سے محفوظ رکھے گا ایک حدیث میں خاص طور سے جمعہ کے دن اس کی تلاوت کی ترغیب ہے۔

(۲) سکینہ خاطر جمعی اور تسکین قلب کو کہتے ہیں۔

سورہ ملک

۵۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن شریف میں ایک سورہ تیس آیت کی ہے، اس نے اپنے پڑھنے والوں کے لئے ایسی شفاعت کی کہ وہ بخش ہی دیا گیا، وہ "تبارك الذی بیده الملك" ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

سورہ اخلاص

۵۵۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کو بار بار "قل هو الله احد" پڑھتے ہوئے سنا، تو اس نے صبح کو رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، (گویا وہ اس کو کم سمجھتا تھا اس لئے چھوٹی سمجھ کر بار بار پڑھتا تھا) آپ نے فرمایا، قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

معوّذتین (۱)

۵۶۰۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رویات ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے، جو اس رات اتری ہیں ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھا، یہ "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" ہیں۔ (مسلم)

۵۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر دم کر لیا کرتے تھے جب آپ کا درد بہت بڑھ جاتا تو میں معوذات پڑھتی اور اس کی برکت کی امید میں آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرتی۔ (بخاری)

---

(۱) یہ دونوں سورتیں سنت کے مطابق پڑھ کر دم کی جائیں اور معمول بنالیا جائے، تو ہر طرح کے شیطانی اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

دم کرنے کا صحیح طریقہ

۵۶۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آپؐ آرام فرمانے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے، (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملائے جاتے ہیں) پھر ہاتھوں پر پھونکتے، اور "قل ھو اللہ احد" اور" قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھتے پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیرتے سر مبارک اور چہرۂ مبارک اور جسد اطہر کے سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے، اس کے بعد باقی جسم پر (جہاں تک آپؐ کے ہاتھ جاسکتے وہاں تک ہاتھوں کو پھیرتے) یہ آپؐ تین دفعہ کرتے۔ (بخاری)

خدا کا ذکر (۱)

﴿فَاذْكُرُونِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِيْ وَلاَ تَكْفُرُوْنَ﴾ (سورہ اعراف ۲۰۵)

سو تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلاَ تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ (نور، ۳۶ ـ ۳۷)

اپنے رب کو اپنے جی میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، اور دھیمی آواز سے صبح وشام اور نہ ہو غافلوں میں۔

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لاَّ تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾

(سورہ الاحزاب ۴۱ ـ ۴۲)

(وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور وہاں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور) ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہیں (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا سے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

---

(۱) اہل ایمان کو تاکید کے ساتھ اللہ کے ذکر کا حکم دیا گیا اس کو بھولنے اور اس کی یاد سے غافل ہونے سے شدت کے ساتھ منع کیا گیا، فلاح وکامیابی اللہ کے ذکر کی کثرت کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ اور اہل ذکر کی تعریف کی گئی ہے اور اس کے صلہ میں ان کے ساتھ رحمت ومغفرت کا خاص معاملہ کئے جانے کی بشارت ہے۔

اللہ کے ذکر کو ہر چیز کے مقابلے میں عظمت وفوقیت حاصل ہے اور اس کائنات میں وہ ہر چیز سے بالاتر اور بزرگ تر ہے، بلکہ اونچے سے اونچے اعمال صالحہ کا مقصد اور ان کی روح ذکر اللہ ہے، اس لئے ہدایت فرمائی گئی کہ ہر اچھے اور اعلیٰ کام کا اختتام اللہ کے ذکر پر ہونا چاہئے۔

اسی طرح قلوب کو نورانی بنانے اور اوصاف ردیہ کو اوصاف حمیدہ میں تبدیل کر دینے میں سب طاعات وعبادات سے زیادہ زود اثر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ابن القیم)

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْراً كَثِيْراً وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلاً﴾ (سورہ احزاب ۴۱-۴۲)	اے ایمان والو! اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح پڑھو۔
﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَاتُلْهِكُم اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾ (المنافقون:۹)	مومنو! تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کردے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

بندے کے گمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا معاملہ

۵۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں تنہائی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔(۱) (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کی یاد سے ترقی

۵۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفرّدون سبقت لے گئے۔ صحابہؓ نے پوچھا مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم)

---

(۱) مطلب یہ ہے کہ بندہ میرے بارے میں جیسا یقین قائم کرے گا میرا معاملہ اس کے ساتھ بالکل اسی کے مطابق ہوگا اور جب بندہ مجھے خلوت میں اس طرح یاد کرتا ہے کہ اس کے اور میرے سوا کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی تو میری عنایت بھی اس کے ساتھ اسی طرح مخفی رہتی ہے اور وہ خاص الخاص مقام قرب رکھتے ہوئی بھی پہچانا نہیں جاتا اور مستور الحال رہتا ہے اور جب بندہ جلوت میں اور دوسروں کے سامنے میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر فرشتوں میں کرتا ہوں جس کے بعد وہ بندہ فرشتوں میں محبوب و مقبول ہو جاتا ہے اس کے بعد دنیا میں بھی اس کو قبول عام اور محبوبیت عامہ حاصل ہو جاتی ہے۔ (معارف الحدیث)

۵۶۵۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ کے نبی شرعی احکامات تو ہم پر بہت سے لازم ہیں کوئی ایسی خاص الخاص بات بتادیں جس کی میں پابندی کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر سکوں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ذکر سے زبان کو تر رکھو۔ (ترمذی)

لا إلٰہ إلا اللہ کی فضیلت

۵۶۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا إلٰہ إلا اللہ ہے۔(۱) (ترمذی)

سبحان اللہ کی فضیلت

۵۶۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں۔ اور میزان میں بہت بھاری ہوں گے۔ اور رحمان کو بہت پیارے ہیں وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔ (بخاری ومسلم)

لاحول ولا قوۃ إلا باللہ کی فضیلت

۵۶۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟ میں نے کہا اللہ کے نبی کیوں نہیں، آپ ضرور بتائیں! آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ (بخاری ومسلم)

---

(۱) اہل دل اور عارفین کا اس پر اتفاق ہے کہ باطن کو پاک کرنے اور دل کو ہر طرف سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرنے میں سب سے زیادہ مؤثر اسی کلمہ کا ذکر ہوتا ہے، ایک کافر و مشرک بھی اس کو اخلاص اور معانی کے استحضار کے ساتھ کہے تو سارے مشرکانہ اور کافرانہ اعمال یک لخت ختم ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے آج ہی زندگی کے میدان میں قدم رکھا ہے حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کی تین خصوصیتیں بطور خاص ذکر فرمائی ہیں پہلی خاصیت یہ ہے شرک جلی کو ختم کر دیتا ہے دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ شرک خفی کو بھی ختم کر دیتا ہے اور تیسری خصوصیت یہ ہے کہ بندہ اور معرفت الٰہی کے درمیان حجابات کو سوخت کر دیتا ہے اور حصول معرفت اور قربت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۵۶۹۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا، جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ دس مرتبہ پڑھا تو اس شخص کے برابر ہو گیا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں چار شخصوں کو آزاد کیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

۵۷۰۔ حضرت جویریہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ کہے، اگر ان کا موازنہ ان کلمات سے کیا جائے جو تم نے پورے دن میں کہے ہیں۔ تو ان چار کلمات کا وزن بڑھ جائے۔ سبحان الله وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته۔ (مسلم)

خوش نصیب مالدار

۵۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فقراء، مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ، مالدار لوگ بلند درجے اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ نماز ہم بھی پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں۔ اور روزے میں بھی وہ ہمارے برابر ہیں، لیکن ان کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اپنے مال کی وجہ سے حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں کہ تم پہلوں کے برابر ہو جاؤ اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ۔ اور تم سے افضل کوئی نہ ہوگا جب تک وہی عمل نہ کرے گا۔ عرض کیا ہاں ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار تسبیح، تحمید اور تکبیر کہہ لیا کرو (سبحان الله، الحمد الله، الله اكبر)۔ (بخاری و مسلم)

سونے سے پہلے پڑھنے کی فضیلت

۵۷۲۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب تم دونوں اپنے بستر پر جایا کرو (یعنی لیٹو) تو ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد اللہ کہہ لیا کرو۔

ایک روایت میں ہے سبحان اللہ ۳۴ بار اور ایک میں ہے کہ اللہ اکبر ۳۴ بار۔ (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ کے پیارے نام

۵۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔ایک کم سو۔جو شخص ان ناموں کو یاد رکھے (حفظ یاد ہوں یا گنے یا معنی کا دھیان رکھے)(۱) وہ جنت میں جائے گا۔

هُوَ اللّٰهُ ۱	الَّذِيْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ الـرَّحْمٰنُ ۲		الـرَّحِيْـمُ ۳
وہ اللہ	ایسا ہے کوئی معبود حق نہیں سوا اسکے، بڑا مہربان		نہایت رحم والا
اَلْمَلِكُ ٤	اَلْقُدُّوْسُ ٥	اَلسَّلَامُ ٦	اَلْمُؤْمِنُ ٧
بادشاہ	سب عیبوں سے پاک	ہر آفت سے سالم	امن دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ ٨	اَلْعَزِيْزُ ٩	اَلْجَبَّارُ ١٠	اَلْمُتَكَبِّرُ ١١
حفاظت کرنے والا	غلبہ والا	درستی کرنے والا یا ستمی حکم کرنے والا	بڑائی کرنے والا
اَلْخَالِقُ ١٢	اَلْبَارِئُ ١٣	اَلْمُصَوِّرُ ١٤	اَلْغَفَّارُ ١٥
پیدا کرنے والا	ٹھیک بنانے والا	صورت بنانے والا	بڑا گناہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ ١٦	اَلْوَهَّابُ ١٧	اَلرَّزَّاقُ ١٨	اَلْفَتَّاحُ ١٩

(۱) یہ نام برائے نام نہیں، اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان خوبیوں، قدرتوں، کمالات اور اوصاف کا مالک ہے اس کو اپنی مخلوق سے کیسا تعلق ہے وہ ان پر کتنا مہربان ہے۔
رب اور بندہ کے تعلق کو سمجھنے کے لئے بھی خدا کی صفات سے واقفیت ضروری ہے، اس لئے تعلقات ہمیشہ اوصاف کے تابع ہوتے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے صفات وافعال اور اس کے انعامات کا اتنی کثرت سے ذکر اور اعادہ و تکرار اور اس قدر شرح وبسط کے ساتھ بیان کا اصل راز یہی ہے، اسی لئے یہ فرمایا گیا جو ان ناموں کو اعتقاد میں حافظہ میں اور عمل میں جمع کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔
اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام تو صرف قرآن مجید میں ہیں حدیثوں کے اندر صفاتی اسماء بعض علماء نے تلاش کئے تو تعداد دوسو تک پہونچ گئی۔

غالب مخلوقات پر	بلا عوض دینے والا	رزق دینے والا	کھولنے والا یعنی دروازے رحمت اور علم کے
اَلْعَلِیْمُ ۲۰	اَلْقَابِضُ ۲۱	اَلْبَاسِطُ ۲۲	اَلْخَافِضُ ۲۳
بہت علم والا	سمیٹنے والا	پھیلانے والا	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ ۲۴	اَلْمُعِزُّ ۲۵	اَلْمُذِلُّ ۲۶	اَلسَّمِیْعُ ۲۷
بلند کرنے والا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا	بہت سننے والا
اَلْبَصِیْرُ ۲۸	اَلْحَکَمُ ۲۹	اَلْعَدْلُ ۳۰	اَللَّطِیْفُ ۳۱
بہت دیکھنے والا	فیصلہ کرنے والا	بہت انصاف کرنیوالا	پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا یا مہربان
اَلْخَبِیْرُ ۳۲	اَلْحَلِیْمُ ۳۳	اَلْعَظِیْمُ ۳۴	اَلْغَفُوْرُ ۳۵
خبر رکھنے والا	بردبار	بہت بڑی شان والا	بہت گناہ بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ ۳۶	اَلْعَلِیُّ ۳۷	اَلْکَبِیْرُ ۳۸	اَلْحَفِیْظُ ۳۹
قدرداں	سب سے برتر	سب سے بڑا	بہت حفاظت کرنیوالا
اَلْمُقِیْتُ ۴۰	اَلْحَسِیْبُ ۴۱	اَلْجَلِیْلُ ۴۲	اَلْکَرِیْمُ ۴۳
قوت والا یا روزی پہنچانے والا	کافی حساب لینے والا	بزرگی والا	کرم والا
اَلرَّقِیْبُ ۴۴	اَلْمُجِیْبُ ۴۵	اَلْوَاسِعُ ۴۶	اَلْحَکِیْمُ ۴۷
نگہبان	دعا قبول کرنے والا	گنجائش والا	حکمت والا
اَلْوَدُوْدُ ۴۸	اَلْمَجِیْدُ ۴۹	اَلْبَاعِثُ ۵۰	اَلشَّهِیْدُ ۵۱
محبت والا	بزرگی والا	پیغمبر بھیجنے و مردے کو زندہ کرنے والا	حاضر

اَلحَقُّ ۵۲	اَلوِکِیلُ ۵۳	اَلقَوِیُّ ۵٤	اَلمَتِینُ ۵۵
سچا	کارساز	زور آور	مضبوط
اَلوَلِیُّ ۵٦	اَلحَمِیدُ ۵۷	اَلمُحْصِی ۵۸	اَلمُبْدِئُ ۵۹
مدد کرنے والا یا نصرت والا	تعریف والا	احاطہ کرنے والا	ابتداءً پیدا کرنیوالا
اَلمُعِیدُ ٦٠	اَلمُحْیِی ٦١	اَلمُمِیتُ ٦٢	اَلحَیُّ ٦٣
دوبارہ پیدا کرنیوالا	زندہ کرنے والا	موت دینے والا	زندہ
اَلقَیُّوْمُ ٦٤	اَلوَاجِدُ ٦٥	اَلمَاجِدُ ٦٦	اَلوَاحِدُ ٦٧
قائم رہنے والا یا قائم رکھنے والا	تونگری والا	بزرگی والا	یکتا صفات والا
اَلاَحَدُ ٦٨	اَلصَّمَدُ ٦٩	اَلقَادِرُ ٧٠	اَلمُقْتَدِرُ ٧١
یگانہ ذات والا	سب کا مقصود	قدرت والا	قدرت کا ظاہر کرنیوالا
اَلمُقَدِّمُ ٧٢	اَلمُؤَخِّرُ ٧٣	اَلاَوَّلُ ٧٤	اَلاٰخِرُ ٧٥
بڑھانے والا	ہٹانے والا	سب سے پہلا	سب سے پچھلا
اَلظَّاهِرُ ٧٦	اَلبَاطِنُ ٧٧	اَلوَالِی ٧٨	اَلمُتَعَالِیْ ٧٩
کھلا ہوا اپنی صفات سے	چھپا ہوا اپنی ذات سے	مالک	بہت برتر
اَلبِرُّ ٨٠	اَلتَّوَّابُ ٨١	اَلمُنْتَقِمُ ٨٢	اَلعَفُوُّ ٨٣
محسن	رحمت سے متوجہ ہونے والا	بدلہ لینے والا	بہت معاف کرنیوالا
اَلرَّؤُفُ ٨٤	مَالِكُ المُلْكِ ٨٥ ذُوالجَلَالِ وَالاِکْرَامِ	اَلمُقْسِطُ ٨٦	اَلجَامِعُ ٨٧
بہت مہربان	جلال والا اور اکرام والا	انصاف کرنے والا	اکٹھا کرنے والا

اَلْغَنِیُّ ۸۸	اَلْمُغْنِی ۸۹	اَلْمَانِعُ ۹۰	اَلضَّارُّ ۹۱
خود غنی	دوسروں کو غنی کرنیوالا	نہ دینےوالا کسی مصلحت سے	ضرر پیدا کرنے والا
اَلنَّافِعُ ۹۲	اَلنُّوْرُ ۹۳	اَلْهَادِی ۹۴	اَلْبَدِیْعُ ۹۵
نفع دینے والا	ظہور والا	ہدایت کرنے والا	ایجاد کرنیوالا یا بے مثل
اَلْبَاقِی ۹۶	اَلْوَارِثُ ۹۷	اَلرَّشِیْدُ ۹۸	اَلصَّبُوْرُ ۹۹
سب سے پیچھے رہنے والا	سب کا وارث	مصلحت بتلانے والا	تحمل والا

◆

◆ ◆

◆ ◆ ◆

◆ ◆

◆
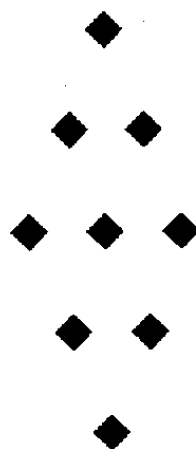
دعاء(۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (سورہ بقرہ ۱۸۶)

اور جب تم سے میرے بندے میری بابت سوال کریں تو کہہ دو کہ میں قریب ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

اور ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (سورہ مومن ۶۰)

اور ہمارے تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا، اور جو لوگ میری عبادت سے متکبرانہ روگردانی کریں گے، ان کو ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں جانا ہوگا۔

---

(۱) بندوں کے مقامات میں سب سے بلند عبدیت کا مقام ہے اور سیدنا حضرت محمد ﷺ اس مقام کے امام یعنی اس وصف خاص میں سب پر فائق ہیں اور دعا چونکہ عبدیت کا جوہر اور خاص مظہر ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت بندے کا ظاہر و باطن عبدیت میں ڈوبا ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کے احوال و اوصاف میں غالب ترین وصف اور حال دعا کا ہے آپ نے دعا کو دین کا ایک مستقل شعبہ بنا دیا بلکہ بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبوت محمدی نے دعا کے شعبہ کا جس طرح احیاء و تجدید اور اس ترقی و تکمیل فرمائی ہے وہ اس سے پہلے دیکھنے میں آئی نہ اس کے بعد۔

محمد ﷺ نے محروم و مجوب انسانیت کو دوبارہ دعا کی دولت عطا فرمائی اور بندوں کو خدا سے ہم کلام کر دیا، آپ نے ہمیں دعا کرنا بھی سکھایا دعا میں انسانوں کی طرف سے انسانی ضروریات کی بھی ایسی مکمل نیابت کی کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو ہر زبان و مکان میں ان دعاؤں میں اپنے دل کی ترجمانی اپنے حالات کی نمائندگی اور اپنے اطمنان کا سامان ملے گا اور بہت سی وہ ضرورتیں ملیں گی، جن کی طرف آسانی سے ہر انسان کے ذہن کا جانا مشکل ہے۔

تفصیل دعا کی بڑی اور مفصل کتابوں میں دیکھنا چاہئے۔

اور ارشاد ہے :

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ﴾ (سورہ نمل ۶۲)

بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہونچتا ہے جبکہ اس کو وہ پکارتا ہے، اور وہ تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

دعا عبادت ہے

۵۷۴۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت(۱) ہے۔ (ترمذی)

۵۷۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر (یعنی آنے والی آفات بلیات) کے فیصلہ کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔ (ترمذی)

دوسروں کے لئے دعا اپنے لئے دعا ہے

۵۷۶۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کی غیبت (یعنی اس کے پیچھے) میں اس کے لئے دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے، کہ تجھ کو بھی یہی بھلائی ملے، جو تو اس کے لئے مانگ رہا ہے۔ (مسلم)

دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۶۷۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہاری دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اگر جلدی نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی(۲)۔ (بخاری ومسلم)

---

(۱) کوئی یہ خیال نہ کرے اگر دعا قبول ہو گئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کوشش کا پھل مل گیا اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش رائیگاں گئیں بلکہ دعا بذات خود ایک اہم عبادت ہے، جس کا ثواب آخرت میں ملے گا محض وسیلہ اور کوشش نہیں۔

(۲) بندہ جلد بازی اور مایوسی کی وجہ سے دعا کی قبولیت کا استحقاق کھو دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ ہمیشہ مانگتا رہے یقین کر کے کہ ارحم الراحمین کی رحمت دیر وسویر ضرور اس کی طرف متوجہ ہو گی ورنہ آخرت میں دعا کرنے کا ثواب تو ملے گا ہی۔

قبولیت دعا کا وقت

۵۷۸۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا، اے حضرت! کون سے وقت دعا قبول ہوتی ہے، فرمایا پچھلی رات کو اور ہر فرض نماز کے بعد۔ (ترمذی)

جامع دعائیں

۵۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے ماسوا چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہی دعاء ہوتی تھی، "اللّٰھم رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اے اللہ ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (بخاری و مسلم)

مصیبت کے وقت کی دعا

۵۸۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ رنج و مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے، "لاإِلٰـهَ إِلا اللهُ العَظِيمُ الحَلِيْمُ" لا إِلٰهَ إِلا اللهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ لا إِلٰهَ إِلا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيْمِ. اللہ بزرگ بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بڑے عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور عزت والے عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ (بخاری و مسلم)

دعاء و استعاذہ

۵۸۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے، "اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ العِجْزِ وَالكَسَلِ وَالجُبْنِ وَالهَرَمِ، وَالبُخْلِ،

وَأَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ اے اللہ میں عاجز ہونے سستی کرنے، اور بزدلی، اور بڑھاپے، اور بخل سے، اور قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

۵۸۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ العِجْزِ وَالكَسْلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ، وَالهَرَمِ، وعَذَابِ القَبْرِ، اللّٰهُمَّ اتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرٌ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَاتَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَايُسْتَجَابُ لَهَا، "اے میرے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں، کم ہمتی سے اور سستی اور کاہلی اور بزدلی سے، اور بخیلی اور کنجوسی سے اور انتہائی درجہ کے بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے اے میرے اللہ میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اور اس کا تزکیہ فرما، اور اس کو مصفی بنادے تو ہی سب سے اچھا تزکیہ فرمانے والا ہے تو ہی اس کا والی اور مولیٰ ہے، اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع مند نہ ہو، اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اور ایسے نفس سے جس کو سیری نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

۵۸۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے، "اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ المُقَدِّمُ وَاَنْتَ المُؤَخِّرُ لَآإِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ" اے اللہ میں نے تیری فرمانبرداری کی، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تیری ذات پر میں نے بھروسہ کیا، اور تیری طرف رجوع ہوا، اور تیری مدد کے ساتھ میں مخالفوں سے جھگڑا، اور تیری طرف سے اپنا مقدمہ پیش کیا، تو میرے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے، تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، (یعنی اپنی رحمت) اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، نہ قوت اور نہ طاقت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ (بخاری و مسلم)

دین و دنیا کی بھلائی

۵۸۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے،

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِی دِینِی، الَّذِی هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِی، وَاَصْلِحْ لِی دُنْیَایَ الَّتِی فِیهَا مَعَاشِی وَاَصْلِحْ لِی آخِرَتِی، الَّتِی فِیهَا مَعَادِی، وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِی، فِی کُلِّ خَیْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِی مِنْ کُلِّ شَرٍّ"،

اے اللہ میرا دین درست کر کہ وہ میرے بچاؤ کا سامان ہے، اور میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگی ہے، اور میری آخرت درست کر کہ وہی میرا ٹھکانہ ہے، اور میری زندگی زیادہ کر، ہر بھلائی کے ساتھ اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب کر۔ (مسلم)

بہتر دعا

۵۸۶۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طریقوں سے دعائیں کیں، لیکن ہمیں اس میں سے کچھ حصہ یاد نہیں رہا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں کیں، مگر ہم کو کچھ بھی یاد نہ رہا، آپ نے فرمایا، میں تم کو ایسی دعا نہ بتادوں، جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو، پھر آپؐ نے فرمایا: کہو! اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلاَغُ وَلَا حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إلا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"،

اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی ہیں، اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی، اور تجھ ہی سے اعانت طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی مراد کو پہونچانے والا ہے، اور نہ قوت ہے، نہ طاقت مگر اللہ کی مدد سے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ

۵۸۷۔ حضرت عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا، "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ اَنِّی اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً اَحَدٌ" اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (تو) ایک ہے، معبود برحق جو بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

یہ کلمات سن کر آپ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے اس نام کا واسطہ دے کر مانگا، کہ اس کا واسطہ دے کر مانگنے پر وہ دیتا ہے، جب اس نام کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

مصائب اور مشکل وقت کی دعا

۵۸۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذوالنون (اللہ کے پیغمبر یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہونچ گئے تھے، تو اس وقت اللہ کے حضور میں ان کی دعا اور پکار یہ تھی، "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ" میرے مولا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک اور مقدس ہے، میں ہی ظالم اور پاپی ہوں، جو مسلمان بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں ان کلمات کے ذریعہ اللہ سے دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔ (ترمذی)

اولاد کے حق میں بددعا کی ممانعت

۵۸۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم اپنی جانوں، مالوں، اور اولاد کو بددعا مت دو، ایسا نہ ہو کہ قبولیت کی ساعت ہو، تو تمہاری بددعا

قبول ہو جائے۔(۱)   (مسلم)

خاص سونے کے وقت کی دعائیں

۵۹۰۔ حضرت حذیفہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو آرام فرمانے کے لئے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور پھر اللہ کے حضور یہ عرض کرتے، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰ، اے اللہ تیرے ہی نام پر مجھ کو جینا ہے اور تیرے ہی نام پر مجھ کو مرنا ہے، اور جب سو کر اٹھتے تو پڑھتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ، حمد و شکر اس اللہ کے لئے ہے جس نے موت طاری کرنے کے بعد ہم کو جلایا، اور بالآخر ہمیں اسی کے پاس جانا ہے۔   (بخاری)

صحبت کے وقت کی دعا

۵۹۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو وہ یہ کلمات ادا کرے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے حفاظت فرما تو جو لڑکا یا لڑکی ہو گی اس کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔   (بخاری و مسلم)

صبح کے وقت کی دعا

۵۹۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح ہوتی تھی تو یہ ارشاد فرماتے تھے، اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نُحْيِي وَبِكَ نَمُوْتُ، اے اللہ تیری قدرت سے ہم نے صبح کی، اور تیری ہی قدرت سے ہم نے شام گزاری، اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہے، اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں۔   (بخاری)

(۱) بعض اوقات ایسی قبولیت دعا کے ہوتے ہیں کہ جو دعا یا بد دعا منہ سے نکلتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے اس لئے ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی ہی زبان سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا نقصان نہ کریں۔

استنجا کے وقت کی دعا

۵۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو کہتے اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الخُبثِ والخَبَائِثِ، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیثوں سے اور خبیثنیوں سے۔ (بخاری)

کھانے سے فراغت کے بعد کی دعا

۵۹۴۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دستر خوان اٹھاتے تو فرماتے، الحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنیً عَنْہُ رَبَّنَا، سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں ایسی تعریف جس کی کوئی حد نہیں، ایسی تعریف جو پاک ہے ریاء وغیرہ سے، جو مبارک ہے، ایسی حمد جو چھوڑی نہیں جا سکتی اور نہ پوری ہو سکتی ہے اور نہ اس سے استغنا کیا جا سکتا ہے۔ (بخاری)

کپڑا پہننے کی دعا

۵۹۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر فرماتے تھے خواہ وہ عمامہ ہو یا قمیص یا چادر، اللّٰھُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ أَسْأَلُكَ خَیْرَہُ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہُ، اے اللہ تیری ہی تعریف ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، اور تجھ سے میں اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی جس کے لئے اس کو بنایا گیا ہے، اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ہر بری چیز سے حفاظت کی دعا

۵۹۶۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے، بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ یُظْلَمَ عَلَیْنَا اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا، میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں اللہ ہی پر مجھ کو بھروسہ ہے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرے قدم بہکیں اور ہم غلط راہ پر پڑیں، یا ہم کسی پر ظلم وزیادتی کریں، یا ہمارے ساتھ ظلم وزیادتی کی جائے، یا ہم کسی کے ساتھ جہالت کریں یا کوئی ہمارے ساتھ جہالت کرے۔ (ترمذی)

سفر کی دعا

۵۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا، جب آپ سفر پر جاتے وقت اونٹ پر سوار ہوتے تو پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، اس کے بعد کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ، پاک ومقدس ہے وہ ذات جس نے ہماری سواری کے لئے اپنی مخلوق کو مسخر کر دیا اور خود ہمیں اس کی طاقت نہ تھی کہ اپنی ذاتی تدبیر وطاقت سے ایسا کر لیتے، اور ہم بالآخر اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ ہم استدعا کرتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکوکاری اور پرہیزگاری کی اور ان اعمال کی جو تیری رضا کا باعث ہوں، اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان کر دے اور اس کی طوالت کو اپنی قدرت سے مختصر کر دے، اے اللہ بس تو ہی ہمارا رفیق اور ساتھی ہے اس

سفر میں اور ہمارے پیچھے تو ہی ہمارے اہل وعیال، مال و جائیداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والا ہے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت اور زحمت سے اور اس بات سے کہ اس سفر میں کوئی رنجیدہ بات دیکھوں، اور اس سے کہ سفر سے لوٹ کر اہل وعیال، مال و جائیداد میں کوئی بری بات پاؤں۔

اور جب آپ سفر سے واپس ہوتے تب بھی یہ دعا کرتے اور اخیر میں ان کلمات کا اضافہ کرتے، آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ہم واپس لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد و ستائش کرنے والے ہیں۔ (صحیح مسلم)

سفر پر جانے والے کو وصیت اور اس کو دعا

۵۹۸۔ حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، کہ میرا ارادہ سفر کا ہے، حضور مجھے کچھ وصیت اور نصیحت فرمائیں؟

آپ نے فرمایا، پہلی وصیت تو یہ ہے کہ اللہ کا خوف اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی فکر کو لازم پکڑلو، اور دوسری بات یہ یاد رکھو کہ اثنائے سفر میں جب کسی بلندی پر پہونچنا ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر جب وہ آدمی روانہ ہو گیا تو آپ نے دعا دی، اَللّٰھُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ، اے اللہ اس کیلئے طول مسافت کو سمیٹ کر مختصر کردے، اور سفر کو اس کیلئے آسان کردے۔ (ترمذی)

مسافر کو رخصت کرنے کا طریقہ

۵۹۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کرنا چاہتا تو اس سے فرماتے کہ مجھ سے قریب ہو جاؤ، میں تم کو اس طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو رخصت فرمایا کرتے تھے، پھر فرماتے اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ، اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارا دین، تمہاری امانت، اور تمہارے انجام کو۔ (ترمذی)

مصیبت و آفت رسیدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

۶۰۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو پریشانی میں دیکھے پھر یہ کہے، الحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً، اللہ کی حمد ہے، جس نے تمہاری مصیبت سے مجھے عافیت اور مخلوقات میں بہتوں پر مجھے فضیلت دی، تو وہ اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا۔ (ترمذی)

آندھی کے وقت کی دعا

۶۰۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آندھی آتی تھی، تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، اے اللہ تجھ سے اس کی بھلائی اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی، اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں، اے اللہ تجھ سے اس کی برائی اور جو اس میں ہے اس کی برائی اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی)

بارش کے وقت کی دعا

۶۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو اللہ سے دعا فرماتے، اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعاً" اے اللہ بھرپور اور نفع بخش بارش ہو (بخاری ومسلم)

نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

۶۰۳۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے، تو اس طرح دعا کرتے "اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالأَمْنِ وَالإِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ" اے اللہ یہ چاند ہمارے لئے امن وایمان اور سلامتی واسلام کا چاند ہو، اے چاند! تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی)

عیادت کے وقت کی دعا

۶۰۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض گھر والوں کی عیادت فرماتے، داہنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا الٰہی تکلیف دور فرما، اے لوگوں کے پالنے والے اس کو شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے، کہ کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ (بخاری و مسلم)

جھاڑ پھونک کا مسنون طریقہ

۶۰۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو ان کلمات سے نہ جھاڑوں جس کو پڑھکر رسول اللہ ﷺ جھاڑا کرتے تھے، انھوں نے کہا ہاں، "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشَافِی اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا اے لوگوں کو پالنے والے اور تکلیف دور کرنے والے اس کو شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ (بخاری)

۶۰۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کچھ بیمار ہوئے تو جبریل امین آئے، اور کہا اے محمد (ﷺ) تم کو تکلیف ہو گئی ہے۔ تو جبرئیل امین نے یہ دعا پڑھ کر جھاڑا، "بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَحَاسِدٍ، اَللّٰہُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ" میں اللہ کے نام سے تم کو جھاڑتا اور دم کرتا ہوں، ہر اُس چیز سے جو تمہیں ایذاء پہونچائے اور ہر نفس اور حاسد کے شر سے اللہ تم کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے تمہیں جھاڑتا اور پھونکتا ہوں۔ (مسلم)

موذی جانور کے کاٹنے کی دعا

۶۰۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول (ﷺ) مجھے گذشتہ رات بچھو نے ڈنک مار دیا، بہت تکلیف ہوئی آپ نے فرمایا، اگر تم نے شام کے وقت یہ الفاظ کہہ لئے ہوتے، "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" (اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان کے شر سے بچنے کے لئے پناہ چاہتا ہوں اللہ کے بے نقص کلمات کے ذریعہ) تو تم کو نقصان نہ ہوتا۔ (مسلم)

ہر چیز سے حفاظت کے لئے دعا

۶۰۸۔ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا شام کو اور صبح کو (یعنی دن شروع ہونے اور رات شروع ہونے پر) تم "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" اور "معوذتین" تین بار پڑھ لیا کرو، ہر چیز کے لئے تمہارے لئے یہ کافی ہوں گی۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۶۰۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین دفعہ یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اس کو مضرت نہیں پہونچے گی، اور کسی حادثہ سے دوچار نہیں ہوگا، "بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

قرض اور تنگ حالی سے نجات کی دعا

۶۱۰۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک مکاتب ان کے پاس آیا، اور اس نے کہا میں زر کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو رہا ہوں، آپ اس میں میری مدد کر دیجئے، آپ نے فرمایا، میں تم کو وہ دعائیہ کلمات نہ بتادوں، جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائے تھے، اگر تم پر کسی بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا، تو اس دعا کی برکت سے اور اللہ کے حکم سے وہ ادا

ہو جائے گا، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ الٰہی مجھے حلال طریقہ سے اتنی روزی دے جو میرے لئے کافی ہو، اور حرام کی ضرورت نہ ہو، اور اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ (ترمذی)

۶۱۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتادوں کہ اگر تم اس کو پڑھ لیا کرو، تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم کو دور کردے، اور تمہارا قرض ادا کردے، ابو اُمامہ نے عرض کیا، ضرور اے اللہ کے نبی بتادیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم صبح وشام یہ دعا پڑھ لیا کرو، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وأَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، اے اللہ میں فکر وغم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے ظلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابو اُمامہؓ کہتے ہیں میں نے یہ دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ہمارا غم دور کردیا، اور قرض ادا کردیا۔ (ابو داؤد)

استغفار کی برکت

۶۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نکالتا ہے، اور ہر غم کو دور کرتا ہے، اور روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسکو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

تکلیف کے وقت حضور ﷺ کا طریقہ کار

۶۱۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آپ سے کسی تکلیف کی شکایت کرتا، یا اس کو پھوڑا اور زخم ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی سے اس طرح فرماتے اور سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی پھر اٹھائی، بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا

لِيُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا، اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض لوگوں کے لعاب دہن کے ساتھ بحکم خداوندی ہمارے مریضوں کو شفا دیتی ہے۔ (مسلم)

درد کے وقت کی دعا

۶۱۴۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انھوں نے اسلام لانے کے بعد سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا، تمہارے جسم میں جہاں درد ہوتا ہے، وہاں اپنا ہاتھ رکھو، اور تین بار بسم اللہ کہو، اور سات بار أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ (مسلم)

۶۱۵۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک اندھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ مجھے بینائی عطا کردے، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے دعا کروں، اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میری بینائی کا چلا جانا میرے لئے مصیبت بن گیا ہے، آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یہ دعا کرو، **اللهم إني اسئلك واتوجه إليك، بنبيك محمد (ﷺ) نبي الرحمة يا محمد إني اتوجه إلى ربي بك أن يكشف لي عن بصري، اللهم شفعه في وشفعني في نفسي،** (اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (ﷺ) کے واسطے سے جو نبی رحمت ہیں، اے محمد (ﷺ) میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، آپ کے واسطے سے اے اللہ تو ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما، اور میری سفارش میرے نفس کے بارے میں قبول فرما) وہ لوٹا تو بینائی واپس آچکی تھی۔ (ترمذی و نسائی)

استخارہ کی دعا اور اس کا طریقہ

۶۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے، تو دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے، "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ، اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ، اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ" اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعہ، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیری بڑی مہربانی سے، اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے، اور مجھے قدرت نہیں، تو جانتا ہے، میں جانتا نہیں، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق میں دین ودنیا اور میرے انجام دیر سویر کے لحاظ سے بہتر ہے، تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے، اور اس کو میرے لئے آسان کردے، پھر مبارک فرما، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین ودنیا اور میرے انجام دیر سویر کے لحاظ سے اچھا نہیں ہے، تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے باز رکھ، اور میرے لئے بہتری مقدر فرما، پھر مجھے اس پر راضی کردے۔ (بخاری)

توبہ واستغفار(۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوحاً﴾ (سورہ تحریم ۸)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔

اور ارشاد ہے:

﴿تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورہ نور ۳۱)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف سب مل کر توبہ کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

اور ارشاد ہے

﴿وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْراً رَّحِیْماً﴾ (سورہ نساء ۱۱۰)

جو کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے اور اللہ سے بخشش چاہے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

اور ارشاد ہے

﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرِ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ (سورہ بقرہ ۲)

اور وہ لوگ جو برا کام کر بیٹھتے ہیں۔ یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

---

(۱) توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی یا ناپسندیدہ عمل بندے سے سرزد ہو جائے اس کے برے انجام کے خوف کے ساتھ اس پر اسے دلی رنج و ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اس سے بچے رہنے اور دور رہنے کا اور اللہ کی فرمانبرداری اور اس کی رضا جوئی کا عزم اور فیصلہ کرے اور اگر کسی کا حق دبا رکھا ہے تو اس کو اس کے حوالہ کرے۔ (معارف الحدیث)

اور ارشاد ہے

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (سورہ انفال ۳۳)

اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا جب تک تم ان میں ہو، اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا، جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔

توبہ کی اہمیت

۶۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری)

۶۱۸۔ حضرت اغر بن یسار مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے دل میں بھی غفلت کا اثر ہو جاتا ہے۔ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

۶۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کو سو مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (اے اللہ مجھے معاف کر دے، اور میری توبہ قبول فرمالے۔ بلاشبہ تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے)۔ فرماتے ہوئے شمار کیا۔ (ابوداؤد)

گنہگار کیلئے توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں

۶۲۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے، اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے یہاں تک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکلے۔ (مسلم)

۶۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ (جان کی) خرخراہٹ نہ شروع ہو۔ (ترمذی)

توبہ کرنے والا گنہگار سب سے بہتر ہے

۶۲۲۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمام بنی آدم خطاوار ہیں، خطاواروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے رہتے ہیں۔(ترمذی)

گناہ دل کو سیاہ کرتا ہے اور توبہ دل کو صاف کرتی ہے

۶۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب بندہ کوئی غلطی کرتا ہے تو یہ غلطی اس کے دل پر ایک کالا دھبہ ڈال دیتی ہے۔ پھر جب وہ غلطی سے باز آجاتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر پھر غلطی کرتا ہے (اور توبہ کی توفیق نہیں ہوتی) تو دل کی سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ حتی کہ دل پر چھاجاتی ہے۔ یہی "ران" کہلاتا ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے۔ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں۔ ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔(ترمذی)

توبہ باعث خیر و برکت

۶۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا۔ اور ہر غم سے خلاصی دے گا۔ اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہوگا۔(ابوداؤد)

۶۲۵۔ حضرت بلال بن یسار بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، چاہے وہ جنگ سے بھاگ آیا ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

توبہ کی سب سے بہتر دعا

۶۲۶۔ حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِی وأَنا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءَ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِی فَإِنَّهُ لاَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ ۔ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ عاجز و ناتواں سے ہو سکے گا تیرے کئے ہوئے (ایمانی) عہد و میثاق کے وعدے پر قائم رہوں گا تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا، اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے نافرمانیاں کیں اور گناہ کئے، اے مالک و مولا تو مجھے معاف کردے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

جس بندے نے اخلاص کے ساتھ دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا، اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ پر درود (۱) بھیجنے کا ثواب

﴿ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (احزاب)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

درود کی فضیلت

۶۲۷۔ حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحم فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۱) ''صلوٰۃ وسلام'' دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور میں کی جانے والی بہت اعلیٰ اور اشرف درجہ کی ایک دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک سے اپنی ایمانی وابستگی اور وفاکیشی کے اظہار کے لئے آپ کے حق میں کی جاتی ہے اور اس کا حکم ہم بندوں کو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک میں دیا گیا ہے اور بڑے پیارے اور مؤثر انداز میں دیا گیا ہے إن اللہ وملئکته يصلون على النبى يايها الذين آمنو صلوا عليه وسلموا تسليما۔

حکم اور خطاب کا یہ انداز قرآن پاک میں صرف صلوٰۃ وسلام کے اس حکم ہی کے لئے اختیار کیا گیا ہے، دوسرے کسی اعلیٰ سے اعلیٰ عمل کے لئے بھی نہیں کیا گیا کہ خدا اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں تم بھی کرو۔

اس بنا پر آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی پر خاص الخاص عنایت نوازش اور بڑا پیار دلار ہے وہ ان کی مدح وستائش کرتا اور عظمت وشرف کے بلند ترین مقام تک ان کو پہونچانا چاہتا ہے اور فرشتے بھی ان کی تکریم وتعظیم اور مدح وثناء کرتے ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بیش از بیش الطاف وعنایات اور رفع درجات کی دعائیں کرتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ایسا ہی کرو اور آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص الخاص لطف وعنایت، محبت، مراتب اور درجات کی بلندی، پورے عالم کی سیادت وامامت اور مقام محمود ومقبولیت شفاعت کی دعا کیا کرو اور آپ پر سلام بھیجا کرو۔ (تلخیص معارف)

درود پر خوشخبری

۶۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی)

عدم درود پر ذلت

۶۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ ذلیل ہو، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (۱)۔ (ترمذی)

قبر پر جشن منانے کی ممانعت

۶۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر پر جشن نہ مناؤ (۲) اور مجھ پر درود بھیجو، تمہارا درود مجھ کو پہونچتا ہے تم چاہے جہاں ہو۔ (ابوداؤد)

وسیلہ کی دعا کی اہمیت

۶۳۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو تم بھی وہی کلمات دہراؤ، اور جب اذان ختم ہو جائے تو مجھ پر درود بھیجو، جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں

(۱) امت کے فقہاء اس پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا ہر فرد امت پر فرض ہے جس کے لئے کسی وقت اور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا ہے اور اس کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پڑھ لے اور پھر اس پر قائم رہے، لیکن امت پر آپ کے احسانات کا ادنیٰ شکر ہر امتی پر یہ ہے کہ جب نام نامی اسم گرامی پڑھے یا سنے تو صلوٰۃ و سلام بھیجنا چاہئے، صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

(۲) اللہ کے رسول ﷺ نے جب اپنی قبر مبارک کو جشن گاہ بنانے سے منع فرمایا تو کیا دوسرے بزرگوں کی قبروں پر عرس وغیرہ کا جواز نکل سکتا ہے، ایک حدیث میں یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجی گئی ہے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ اور جشن گاہ بنا لیا تھا۔

بھیجتا ہے۔ اس کے بعد میرے لئے وسیلہ مانگو، وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے، جو اللہ کے ایک بندے کو ملے گا، اور امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا۔ تو جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔ (ترمذی)

درود کے لئے جمعہ کے دن کی فضیلت

۶۳۲۔ حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دن جمعہ ہے تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، تمہارا درود مجھ کو پیش کیا جائے گا، صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہمارا درود آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا آپ کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہو گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

جتنا زیادہ درود بھیجا جائے اتنا ہی اچھا ہے

۶۳۳۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ کے نبی میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں تو آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو، میں نے عرض کیا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے ہی حق میں بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا نصف؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے ہی حق میں بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر دو تہائی کرلوں؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے ہی لئے بہتر ہو گا۔ تو انھوں نے کہا تب تو سب درود آپ ہی پر بھیجا کروں گا، آپ نے فرمایا تو تمہارے سارے غم دور ہوں گے اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔(۱) (ترمذی)

---

(۱) حضرت ابی بن کعب اللہ تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگا کرتے تھے ان کے دل میں آیا کہ دعاؤں کے اوقات میں کچھ وقت رسول اللہ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کر دوں اس بارے میں انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، آپ نے وقت کی تحدید نہیں فرمائی بلکہ ان ہی کی رائے پر چھوڑ دیا اور اشارہ فرمادیا کہ اس کے لئے جتنا وقت دو گے تمہارے لئے بہتر ہو گا، آخر میں انھوں نے طے کیا کہ میں وہ سارا وقت جس میں اپنے لئے اللہ سے دعائیں کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے ہی میں صرف کرونگا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت سنائی تھی، تمہارے سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور تمہارے گناہ وقصور معاف ہو جائیں گے۔

درود میں ان الفاظ کی فضیلت

۶۳۴۔ حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ان لوگوں نے عرض کیا اللہ کے نبی! آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ (اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپؐ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۵۔ حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی! ہم کو آپ بتائیں کہ آپ کو سلام کس طرح کریں اور درود کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ (اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ (بخاری)

۶۳۶۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب تم لوگ رسول اللہؐ پر درود بھیجو تو اچھی طرح درود بھیجو، تمہیں معلوم نہیں کہ شاید یہ رسول اللہؐ پر پیش کیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان سے کہا ہمیں آپ سکھا دیجئے تو انھوں نے کہا تم لوگ کہو۔ اللهم اجعل صلاتك

ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك إمام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة. اللهم ابعثه مقاما محمودا يغبطه به الأولون والآخرون. اللهم صل علىٰ محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد. اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد۔ (اے اللہ اپنا درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں نازل فرما سید الرسل امام المتقین خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول محمدؐ پر جو خیر کے امام اور خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے اور رحمت کے رسول ہیں۔ اے اللہ! تو انھیں مقام محمود تک پہونچا، جس پر اگلے پچھلے سب رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور آپ کی آل پر درود نازل فرمایا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ! تو برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ پر اور آپ کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے)۔ (ابن ماجہ)

تفصیلی فہرست

صحابہ کرام کی محبت .... ۵۶۔۶۴

بچوں کی تعلیم و تربیت .... ۱۳۰۔۱۳۲

صداقت وراستی ۱۷۶ـ۱۷۹

قرآن کی فضیلت .... ۲۰۴۔۲۱۲